تذکرۂ

"ساداتِ بخاری و شیرازی"

خیبر پختونخوا، پاکستان

سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے
مُعزز آباؤ اجداد اور اولاد کا مفصل تذکرہ و شجرہ ہے۔

(مؤلف)

سید ولایت شاہ شیرازی،
گاؤں اُغز بانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام،
جمعۃ المبارک، ۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ہجری
بمطابق ۳۰ اکتوبر ۲۰۲۰۔

مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱.	پیش لفظ	۴
۲.	شجرۂ طیبہ سادات بخاری و شیرازی، ضلع بٹگرام، مانسہرہ، ملاکنڈ اور دیر، خیبر پختونخوا، پاکستان	۸
۳.	شجرۂ طیبہ میں تمام آباؤاجداد پر سیریل نمبر 1 سے سیریل نمبر 47 تک مُختصر مضمون	۱۴
۴.	سادات شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کی سو (۱۰۰) عظیم شخصیات کا مُختصر تعارف	۵۱
۵.	آخر دُعاء اور ختم تذکرۂ ساداتِ بخاری و شیرازی	۱۷۹
۶.	تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا	۱۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدۂ مُحترمہ کے نام

جنہوں نے دن رات محنت، مشقت کر کے اور سختیاں جھیل کر مجھے پالا، اچھا بُرا سمجھایا، حلال حرام کی تمیز سکھائی، امانت، دیانت اور انصاف کا سبق سکھایا، مُشکل وقتوں میں سہارا بنیں، حوصلے کا ذریعہ رہیں اور آنے والے دِنوں کی خوشخبریوں کی پیامبر بنیں- اللہ تعالیٰ اِن کو خوشیوں بھری لمبی عمر عطاء فرمائے اور دُنیا اور آخرت کی تمام خوشیوں سے اِن کی جھولی بھر دے- آمین! اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ ہمیں ان کے زریعے ملنے والی جنت کا آپ کے در پر آنے والے قبولیت کے شرف کا مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

ماں جن کے قریب ہوتی ہے
دُشمن ان کے حبیب ہوتے ہیں

ماں ایسا رشتہ ہے جس کا کوئی بدل نہیں
دُکھ کیا ہے پوچھو اس سے جس کی ماں نہیں

تیری کرامت ہے یہ زندگی میری
تیری خدمت میں ہے بندگی میری

سید ولایت شاہ شیرازی،

(جمعۃ المبارک، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۲ ہجری
بمطابق ۳۰ اکتوبر ۲۰۲۰)-

"پیش لفظ۔"

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ-امابعد! قومی خدمت ایک فطری جزبہ ہے- ہر انسان اپنی بساط کے مطابق قوم کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے- اسی جذبہ کے پیش نظر میں نے بھی فیصلہ کیا کہ اپنی قوم "سادات شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان" کی تاریخ لکھوں۔ مجھے اس دوران بہت سے دُشوار مراحل سے گزرنا پڑا کیونکہ میں ایک ایسی تصنیف مرتب کرنا چاہتا تھا جو ہر لحاظ سے مکمل اور نا قابل اعتراض ہو- جو صحیح معنوں میں حقائق اور تحقیق پر مبنی ہو۔ دوسرا دُشوار مرحلہ اُردو کمپوزنگ سے لاعلمی تھی۔ اس لئے میں نے یہ کتاب انگریزی میں مرتب کی۔ لیکن بعد ازاں یہ محسوس کیا گیا کہ اتنی مفید معلومات پر مبنی اس کتاب کا اُردو ترجمہ ناگزیر ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ میں نے دوبارہ سے کمر کس لی اور کتاب کا اُردو ترجمہ شروع کر دیا- اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور بزرگوں کی دُعاؤں سے میں اپنے اس مقصد میں کافی حد تک کامیاب ہوا اور آج کتاب ہٰذا تکمیل کے آخری مراحل میں ہے جس سے تمام سادات بھائی مستفید ہو سکیں گے کہ ہمارے آباؤاجداد کون تھے؟ اُن کے کارہائے نُمایاں کیا ہیں؟ کہاں پیدا ہوئے اور کہاں آسودۂ خاک ہیں؟ اس بات کا ذکر کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ سادات شیر ازی مانسہرہ، بٹگرام اور ملاکنڈ ڈویژن اصل میں سادات بخاری ہیں۔ اُن کے آباؤاجداد شجرہ میں سیریل نمبر ۱۹ سے لیکر سیریل نمبر ۲۴ تک سب بخاری سادات کہلاتے ہیں۔ بعد میں اُن کی اولاد میں سے ایک صاحب، سید رحمت ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (جن کا شجرہ میں ۲۵واں نمبر ہے) نے کشمیر سے شیراز، ایران ہجرت کی جہاں آپؒ کی اولاد کی سات پشتیں گزر گئیں۔ پھر اُن کی اولاد میں سے ایک اور صاحب، سید شیر محمد ولی شاہ باباؒ رحمۃ اللہ علیہ (جن کا شجرہ میں ۳۳واں نمبر ہے) شیراز، ایران سے ہمایون بادشاہ کی فوج کے ساتھ ہندوستان آئے اور یہیں آباد ہوئے۔ اسی نسبت سے برصغیر پاک وہند میں آپؒ کی اولاد سادات شیر ازی کے نام سے مشہور و معروف ہوئی۔

شجرۂ طیبہ سادات بخاری و شیر ازی، ضلع بٹگرام، مانسہرہ، ملاکنڈ اور دیر پائیں، خیبر پختونخوا، پاکستان کا یہ شجرۂ طیبہ صدیوں پرانا ہے۔ تاہم اس میں نئے ناموں کی اپڈیشن ہوتی رہتی ہے- ہمارا یہ شجرۂ طیبہ پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے مسنون دعاؤں کی ایک مشہور کتاب حصن حصین کے ایک صفحہ کے حاشیہ پر عربی رسم الخط میں ۱۶۴۸ عیسوی کو تحریر فرمایا ہے جو چنار کوٹ (مانسہرہ) میں آج بھی موجود ہے- اس کے علاوہ شجروں کی مختلف کاپیاں سید غلام رحمانی القادری رحمۃ اللہ علیہ، باغ کنڈی شریف، دیر پائیں، سید حسین شاہ، سنگل کوٹ، مولانا عبد القدوس شاہ رحمۃ اللہ علیہ، اغزبانڈہ، پروفیسر سید عبد الباری، طوطہ کان، ملاکنڈ، ایڈوکیٹ سید معروف شاہ شیر ازی اور سید پیر حیات شاہ رحمۃ اللہ علیہ، چنار کوٹ (مانسہرہ) کے گھر آج بھی موجود ہیں- ان تمام کاپیوں میں کسی بھی نام وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے- ہم اللہ کے فضل سے حسینی سادات ہیں- ہمیں کسی کی سند، سرٹیفکیٹ یا مہر کی کوئی ضرورت نہیں ہے- آپ سب کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ ہمارا سادات شیر ازی آف

سرگودھا، سیالکوٹ، ٹھٹہ، پاڑاچنار یا ڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ سے کوئی قریبی تعلق نہیں ہے- وہ حضرت امام محمد الدیباج ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد ہیں اور ہم حضرت امام موسیٰ کاظم ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد ہیں- ہم اپنے دوسرے تمام سادات بھائیوں، شیرازی، گیلانی، مشہدی، ترمذی، گردیزی، سبزواری، واسطی اور بنوری وغیرہ (جو آج کل برصغیر پاک وہند کی مختلف جگہوں میں آباد ہیں) کو انتہائی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیوں کہ ہم سید یا تو حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں یا حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں- ہمارا خون مبارک ایک ہے اور ہم سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں- آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ اہل بیت کے تمام دوستوں اور خیر خواہوں کو دُنیا اور آخرت میں کامیاب اور سرخرو فرمائے- آمین یارب العالمین!

سادات شیرازی کے اپنے محترم آباؤ اجداد کے ساتھ عقیدت اور محبت کا اس قدر اظہار ہے کہ ان کے زیادہ تر بچوں کے نام سید محمد شاہ، سید علی شاہ، سید حسن شاہ، سید حسین شاہ، سید عباس شاہ، سید جعفر شاہ، سید ناصر شاہ، سید نعمت ولی شاہ، سید رحمت ولی شاہ، سید مبارک ولی شاہ، سید ابرہیم شاہ اور سید ہارون شاہ ہیں اور اسی طرح ان کی بچیوں کے نام بھی بی بی خدیجہ، بی بی آمنہ، بی بی صفیہ، بی بی فاطمہ، بی بی زینب اور بی بی کلثوم ہیں- اللہ تعالیٰ سب سادات حضرات کو یہ توفیق عطاء فرمائے کہ وہ اپنے بچوں کے نام اپنے محترم آباؤ اجداد کے خوبصورت ناموں پر رکھیں- آمین!

تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کے دو حصے ہیں- "حصہ اوّل" میں تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی ہے جس میں سادات بخاری و شیرازی کا شجرۂ طیبہ اور اس میں تمام آباؤ اجداد اور ان کا مُختصر تعارف درج ہے کہ وہ کون تھے؟ کہاں اور کب پیدا ہوئے؟ اُن کے کارہائے نُمایاں کیا ہیں اور وہ کہاں کہاں آسودۂ خاک ہیں؟ وغیرہ- "حصہ دوئم" میں سادات شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کی اُن سو (۱۰۰) عظیم شخصیات پر مُختصر مضمون لکھے گئے ہیں جو عِلمی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے مشہور اور معروف گزری ہیں یا ماشاءاللہ حیات ہیں- ویسے تو اُن میں سے اکثر پر بڑی بڑی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں لیکن میں نے اُن کی سوانح حیات پر اِکتفا کیا ہے تاکہ ہماری موجودہ اور آنے والی نوجوان نسل اُن کے بارے میں آگاہ ہو جائے کہ سادات شیرازی، خیبر پختونخوا میں کیسی کیسی عظیم ہستیاں گزری ہیں جو عِلمی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے سب سے بڑھ کر تھیں جنہوں نے خلقِ خُدا کی خِدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اُن کی ان گراں قدر خِدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، ان شاء اللہ- میں نے اُن عظیم شخصیات پر مضمون لکھتے وقت اُن کی سوانح حیات پر زیادہ زور دیا ہے کہ وہ کون تھے؟ اُن کی تعلیمی قابلیت کیا تھی اُن کے والدین اور بچوں کے نام کیا تھے اور اُن کی تاریخ پیدائش اور وفات کیا تھی اور وہ کہاں کہاں آسودۂ خاک ہیں وغیرہ- اسی طرح وہ ہمیشہ ہمیں

یاد رہیں گے -میں نے یہ تمام مضامین بہت خُلوص، محبت اور پیار سے لکھے ہیں-انہیں لکھتے وقت بہت کوشش اور تحقیق سے کام لیا ہے- میں نے کتاب ہٰذا کی تصنیف و تالیف میں زیادہ تر معلومات روحانی رابطہ او تڑون از قاضی عبدالحلیم اثر افغانی، تذکرۂ سادات شیر ازی از قاضی سید غلام رحمانی القادری رحمۃ اللہ علیہ، باغ کنڈی شریف، ضلع دیر پائیں اور سرحد میں مغلِ اعظم کا اسلامی مشن اور شجرۂ طیبہ سادات شیر ازی ازایڈووکیٹ سید معروف شاہ شیر ازی، چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ وغیرہ سے حاصل کی ہے- میں زندہ رہوں یا نہ رہوں ان سے میرے سادات بھائی بہت مستفید ہوتے رہیں گے، انشاءاللہ تعالیٰ-مجھے یہ لکھتے ہوئے بہت رونا آیا کہ کل ان میں سے اکثر حضرات زندہ تھے لیکن آج وہ اس فانی دُنیا میں نہیں ہیں-ہم بھی آج جمعۃ المبارک، ۱۲ربیع الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۳۰اکتوبر ۲۰۲۰ کو زندہ ہیں اور کل ہم بھی اس فانی دُنیا میں نہیں ہوں گے- اللہ تعالیٰ اُن سب بزرگوں کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اور ہمیں بھی اپنے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے اور آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلّم کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے -آمین یارب العالمین!

بنواُمیہ اور بنوعباس کے بعض ظالم حکمرانوں کے دورِ حکومت میں اہلِ بیت کو طرح طرح کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا- ان کے بچوں کو شہید کیا جاتا رہا- ان کو اپنے گھروں سے بے دخل کیا جاتا رہا- ان کی بے عزتی ہوتی رہی- ان کو مختلف ناموں سے پُکارتے رہے- یہاں تک کہ نماز کے خطبوں میں حضرت علی علیہ السلام کے خلاف گستاخانہ زبان یعنی سب وشتم کروائے گئے جسے بعد میں حضرت عمربن عبد العزیزرحمۃ اللہ علیہ کے دورِ حکومت میں ختم کیا گیا- ان مظالم کی وجہ سے اہل بیت اوران کی اولاد مُطہرہ اپنے آبائی مُلک موجودہ سعودی عرب میں نہ ہونے کے برابر ہیں اور دُنیا کے مُختلف ممالک میں جاکر آباد ہوئے- ان میں برصغیر پاک و ہند سرفہرست ہے جس کی مُختصر تفصیل یوں ہے:

سادات بخاری: ان کے جد امجد، شیخ المشائخ جلال الدین احمد قتال بخاری رحمۃ اللہ علیہ سامرہ، عراق سے ہجرت کر کے بخارا آئے اور بخارا سے آپؒ کے ایک پڑپوتے، حضرت سید جلال الدین، ابوالبرکات حسن میر سُرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۳۵ ہجری کو بخارا سے ہجرت کر کے اوچ شریف، پنجاب آئے اور یہیں آباد ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں سادات بخاری کے نام سے مشہور ومعروف ہیں-بعد میں آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند کے کئی شہروں اور قصبوں میں پھیل گئی جن میں پشاور، کوہاٹ، بٹگرام، مانسہرہ، دیر پائیں اور ملاکنڈ وغیرہ شامل ہیں-

سادات ترمذی: ان کے جد امجد، سید قمبر علی شاہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جو ترمذ، ازبکستان سے ہجرت کرکے برصغیر پاک وہند آئے- اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں ترمذی سادات کے نام سے مشہور و معروف ہیں جو زیادہ تر خیبر پختونخوا، پاکستان میں آباد ہیں-

سادات گیلانی: مفتی غلام سرور لاہوری اپنی کتاب خزینۃ الاصفیاء میں لکھتے ہیں کہ سید عبدالمجید جیلانی جو مشہور صوفی سید اسماعیل جیلانی کے والد صاحب تھے پہلے گیلانی سید تھے جو ۸۰۲ ہجری بمطابق ۱۴۰۰ عیسوی کو گیلان، ایران سے ہجرت کرکے برصغیر پاک وہند آئے- اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں سادات گیلانی کے نام سے مشہور ہیں- جو زیادہ تر پشاور، کشمیر اور ملتان، پاکستان میں آباد ہیں- سید علی گیلانی رحمۃ اللہ علیہ عظیم حریت رہنما وفات سری نگر کشمیر بروز بدھ، ۲۳ محرم الحرام ۱۴۴۳ ہجری، یکم ستمبر ۲۰۲۱ کا تعلق گیلانی سادات سے تھا -

سادات سبزواری: یہ پیر سید شاہ شمس الدین سبزواری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں جو سبزوار، ایران سے ہجرت کرکے برصغیر پاک وہند آئے- اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں سادات سبزواری کے نام سے مشہور و معروف ہیں جو زیادہ تر کراچی، پاکستان میں آباد ہیں-

سادات شیرازی بلگرام، مانسہرہ، ملاکنڈ اور دیر پائیں، خیبر پختونخوا، پاکستان: یہ سید شیر محمد ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں جو ہمایون بادشاہ کی فوج کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے تاکہ عادل شاہ سوری، ابن سلیم شاہ سوری، ابن فرید خان المعروف شیر شاہ سوری کے ہاتھوں ہندوستان کی چھینی ہوئی حکومت واپس لے سکیں- اس کے بعد سید شیر محمد ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ واپس شیراز نہیں گئے اور ہندوستان میں ہی مستقل سکونت اختیار کی- اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں سادات شیرازی کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

جوانوں کو مِری آہ سحر دے پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا! آرزو میری یہی ہے مِرا نور بصیرت عام کر دے- اقبال

وما توفیقی الا باللہ-

سید ولایت شاہ شیرازی،

(جمعۃ المبارک، ۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۳۰ اکتوبر ۲۰۲۰)-

"حصہ اوّل"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شجرۂ طیبہ سادات بخاری و شیرازی، ضلع بٹگرام، مانسہرہ، ملاکنڈ اور دیر، خیبر پختونخوا، پاکستان)۔

(۱) : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم۔

(۲) : حضرت فَاطِمَۃ ٱلزَّھْرَا سلامُ اللہ علیہا ورضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۲) : حضرت علی المرتضیٰ سلامُ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) : حضرت امام حسین سلامُ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالی عنہ۔

(۴) : حضرت امام علی زین العابدین سلامُ اللہ علیہ۔

(۵) : حضرت امام محمد باقر سلامُ اللہ علیہ۔

(۶) : حضرت امام جعفر صادق سلامُ اللہ علیہ۔

(۷) : حضرت امام موسیٰ کاظم سلامُ اللہ علیہ۔

(۸) : حضرت امام علی رضا سلامُ اللہ علیہ۔

(۹) : حضرت امام محمد تقی سلامُ اللہ علیہ۔

(۱۰) : حضرت امام علی نقی سلامُ اللہ علیہ۔

(۱۱) : حضرت ابو علی، جعفر ثانی عسکری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۲) : حضرت ابو عبد اللہ، علی اصغر الاشتر رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۳) : حضرت ابو احمد شہاب الدین، عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۴) : حضرت ابویوسف، ابو محمود، شیخ المشائخ احمد قتال بخاری رحمۃ اللہ علیہ : آپؒ نے عراق سے بخارا ہجرت کی اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔

(۱۵) : حضرت ابو محمد ناصر الدین، محمود اصغر مختار اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۶) : حضرت ابو الفتح، صفی الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۷) : حضرت سید ابو علی، جعفر رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۸) : حضرت سید علی المؤئید رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۹) : حضرت سید جلال الدین، ابو البرکات حسن میر سُرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ نے ۶۳۵ ہجری کو بخارا سے اوچ شریف، پنجاب ہجرت کی اور یہیں آباد ہوئے۔ اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں سادات بخاری کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

(۲۰) : حضرت سید سلطان احمد کبیر بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۱) : حضرت سید جلال الدین، حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۲) : حضرت سید ناصر الدین محمود بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۳) : حضرت سید نظام الدین شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۴) : حضرت سید نعمت ولی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۵) : حضرت سید رحمت ولی شاہ بخاری و شیرازی رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ نے کشمیر سے شیراز، ایران ہجرت کی اور اُدھر ہی مستقل سکونت اختیار کی۔

(۲۶) : حضرت سید احمد ولی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲۷) : حضرت سید عباس ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ -۔

(۲۸) : حضرت سید مہر ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ -

(۲۹) : حضرت سید عمر ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ -

(۳۰) : حضرت سید مبارک ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳۱) : حضرت سید نعمت ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ -

(۳۲) : حضرت سید رحمت ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳۳) : حضرت سید شیر محمد ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ ہمایون بادشاہ کی فوج کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے تاکہ عادل شاہ سوری، ابن سلیم شاہ سوری، ابن فرید خان المعروف شیر شاہ سوری کے ہاتھوں ہندوستان کی چھینی ہوئی حکومت واپس لے سکیں- اس کے بعد سید شیر محمد ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ واپس شیراز نہیں گئے اور ہندوستان میں ہی مستقل سکونت اختیار کی-۔ اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں سادات شیر ازی کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

(۳۴) : حضرت پیر سید محمد ابراہیم شاہ شیر ازی المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ کا شجرۂ نسب مبارک سید ناصر الدین محمود، ابن سید جلال الدین حسین مخدومِ جہانیاں جہاں گشت بخاری (اوچ شریف) سے ہوتا ہوا حضرت امام حسین سلامُ اللہ علیہ تک اکتسویں(۳۱) پشت پر جا پہنچتا ہے-

(۳۵) : حضرت پیر سید حسن شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ -

(۳۶) : حضرت سید ہارون شاہ المعروف سید بابا رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳۷) : حضرت سید محمد احمد شاہ شیر ازی المعروف حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ -

(۳۸) : حضرت سید پیر سعادت شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ کے لشکر کے ساتھ ۱۶۵۰عیسوی کو سوات سے موجودہ ضلع مانسہرہ آئے اور اُدھر ہی مستقل سکونت اختیار کی۔

(۳۹) : حضرت سید معاذالدین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ-

(۴۰) : حضرت سید محبوب شاہ شیرازی المعروف ملابابا رحمۃ اللہ علیہ-

(۴۱) : حضرت سید امیر آصف شاہ شیرازی المعروف لنڈئی بابا رحمۃ اللہ علیہ-

(۴۲) : حضرت سید رحمت ولی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴۳) : حضرت سید محمد شفیع اللہ شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ-

(۴۴) : حضرت سید ہارون شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴۵) : سید ولایت شاہ شیرازی حَفِظَہُ اللہُ -

(مِصنف کتابٰ ہٰذا" تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی ، خیبر پختونخوا، پاکستان)"

(۴۶-۱) : سیدہ بی بی فریدہ شیرازی حَفِظَہَا اللہُ-

(۴۶-۲) : سید عمر فاروق شیرازی حَفِظَہُ اللہُ-

(۴۶-۳) : سید شاہد فاروق شیرازی حَفِظَہُ اللہُ-

(۴۶-۴) : سیدہ بی بی فریال شیرازی حَفِظَہَا اللہُ -

(۴۶-۵) : سید حیدر فاروق شیرازی حَفِظَہُ اللہُ-

(۴۷) : سیدہ ماہ نور شیرازی حَفِظَہَا اللہُ -

میرے محترم سادات بھائیو! اگر ہم اپنے شجرۂ طیبہ پر ایک نظر ڈالیں تو صاف نظر آتا ہے کہ ہمارا شجرۂ طیبہ حضرت جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری، ابن سید سلطان احمد کبیر، ابن سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہم (اوچ شریف ملتان) سے ہوتا ہوا حضرت امام حسین علیہ السلام سے جاملتا ہے- اسی نسبت سے ہم برصغیر پاک وہند میں سادات بخاری کے نام سے مشہور ومعروف ہیں- بحیثیت سادات بخاری ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بخاری سادات بھائیوں کے ساتھ جہاں کہیں بھی ہیں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں، ان کے ساتھ رشتے کریں اورانہیں یہ احساس دلائیں کہ ہمارا شجرہ طیبہ ایک ہے ہمارا خون مبارک ایک ہے اور ہم آپس میں بھائی ہیں- ہمارے آباؤ اجداد میں سے ایک جد امجد، سید رحمت ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ جن کا شجرے میں پچیسواں (۲۵) نمبر ہے کشمیر سے شیراز ہجرت کر گئے اور شیراز ہی میں آپؒ کی اولاد کی سات (۷) پشتیں گزر گیں- پھر آپؒ کا ایک پڑپوتا، سید شیر محمد ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ جن کا شجرے میں تینتیسواں (۳۳) نمبر ہے ہمایون بادشاہ کی فوج کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے تاکہ عادل شاہ سوری، ابن سلیم شاہ سوری، ابن فرید خان المعروف شیر شاہ سوری کے ہاتھوں ہندوستان کی چھینی ہوئی حکومت واپس لے سکیں- اس کے بعد سید شیر محمد ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ واپس شیراز نہیں گئے اور ہندوستان میں ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کی اولاد ہندوستان میں شیرازی سادات کے نام سے مشہور ومعروف ہوئی جو آج کل برصغیر پاک وہند میں مختلف جگہوں میں آباد ہے جن میں بٹگرام، مانسہرہ، ضلع ملاکنڈ، ضلع دیرپائیں، کراچی اور کویٹہ وغیرہ شامل ہیں- سادات بخاری جو ضلع چارسدہ میں آباد ہیں سادات محمد شاہی کے نام سے مشہور ہیں- ترمذی سادات بھی بٹگرام، مانسہرہ اور تورغر میں تین ناموں سے مشہور ہیں- سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو سید جلالی، پیر امام شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو پیر امامی اور سید نجم الدین بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو نجم الدینی کہتے ہیں- ہمارا شجرۂ طیبہ صدیوں پرانا ہے تاہم اس میں نئے ناموں کی اپڈیشن ہوتی رہتی ہے- ہمارا یہ شجرہ طیبہ پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے دعاؤں کی ایک مشہور کتاب حصن حصین نامی کتاب کے ایک صفحہ کے حاشیہ پر عربی رسم الخط میں ۱۶۴۸ عیسوی کو تحریر فرمایا ہے جو چنار کوٹ میں آج بھی موجود ہے- اس کے علاوہ شجروں کی مختلف کاپیاں سید غلام رحمانی القادری رحمۃ اللہ علیہ، باغ کنڈی شریف دیرپائیں، سید میاں محمد شاہ، ابن سید محمد بادشاہ آف کمالہ، تحصیل ادینزئی، ضلع دیرپائیں، سید حسین شاہ شیرازی، سنگل کوٹ، مولانا عبد القدوس شاہ رحمۃ اللہ علیہ، اغزبانڈہ، پروفیسر سید عبد الباری، طوطہ کان ملاکنڈ، ایڈووکیٹ سید معروف شاہ شیرازی اور سید پیر حیات شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، چنار کوٹ (مانسہرہ) کے گھر آج بھی موجود ہیں- ان تمام کاپیوں میں کسی بھی نام وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے- ہم اللہ کے فضل سے حسینی سادات ہیں- ہمیں کسی کی سند، سرٹیفیکیٹ یا مہر کی کوئی ضرورت نہیں ہے- آپ سب کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ ہمارا سادات شیرازی آف سرگودھا، سیالکوٹ، ٹھٹہ، پاڑا چنار یا ڈیرہ اسماعیل

خان وغیرہ سے کوئی قریبی تعلق نہیں ہے- وہ حضرت محمد الدیباج ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد ہیں اور ہم حضرت امام موسیٰ کاظم ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد ہیں- ہم اپنے دوسرے تمام سادات بھائیوں، شیرازی، گیلانی، مشہدی، ترمذی، گردیزی، سبزواری، واسطی اور بنوری وغیرہ جو آج کل برصغیر پاک وہند کی مختلف جگہوں میں آباد ہیں کو انتہائی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیوں کہ ہم سید یا تو حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں یا حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں- ہمارا ایک مبارک خون ہے اور ہم سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں- آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ اہل بیت کے تمام دوستوں اور خیر خواہوں کو دُنیا اور آخرت میں کامیاب اور سرخرو فرمائے اور جو ان سے بغض یا دُشمنی رکھتے ہیں ان کو دُنیا اور آخرت میں ذلیل اور رُسوا کرے- آمین یارب العالمین !

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) : حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم-

(۶۳۲-۵۷۱)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم، آخری پیغمبر، سید المرسلین:

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنت جَمِیعُ خِصَالِہٖ صَلّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا اسم مبارک محمد، کنیت ابو القاسم اور القاب رسول اللہ، رحمت اللعالمین، خاتم النبیین، ختم المرسلین وغیرہ ہیں- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والد ماجد کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہؓ تھا- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بروز پیر، ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ عیسوی کو مکہ مکرمہ میں قبیلہ قریش میں پیدا ہوئے اور ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ہجری بمطابق ۸ جون ۶۳۲ عیسوی کو رحلت فرمائی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں مدینہ منورہ میں آسودۂ خاک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا روضہ اطہر مسجد نبوی کے اندر واقع ہے- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پیدائش سے چھ ماہ پہلے وفات پا چکے تھے اس لئے پرورش کا ذمہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے دادا حضرت عبد المطلب نے لیا تھا- ولادت کے بعد سات روز تک حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا جو ابو لہب، بن عبد المطلب کی باندی تھیں- عرب کے دستور کے مطابق آٹھویں روز قبیلہ بنی سعد کی ایک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کئے گئے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو مکہ مکرمہ کے نواح میں قبیلہ بنو سعد کے گاؤں لے گئیں- حضرت حلیمہ سعدیہؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو ہر چھ ماہ بعد مکہ مکرمہ لاتی تھیں- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم چار برس کی عمر تک بنی سعد میں رہے- چھ برس کے تھے کہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا- بعد ازاں پرورش اور تربیت پہلے دادا حضرت عبد المطلب نے کی- جب آٹھ برس کے تھے تو دادا بھی وفات پا گئے- اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنے چچا حضرت ابو طالب کے سایہء عاطف میں آ گئے- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے چچا کے ساتھ بصرہ اور شام کے کئی تجارتی سفر کئے۔ بارہ سال کی عمر میں تجارت کے سلسلے میں شام گئے تو وہاں ایک عیسائی راہب بحیرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دیکھا تو حضرت ابو طالب کو بتایا کہ نبوت کی جو علامات تورات اور انجیل میں درج ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں موجود ہیں۔ پندرہ برس کے ہوئے تو جنگ فجار میں حصہ لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے تجارت کو اپنا پیشہ بنا لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلّم ۲۵ برس کے ہوئے تو آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلّم کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو گیا جو کہ ایک بیوہ خاتون تھیں اور عمر چالیس برس تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عمر مبارک ۲۵ سال تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اولاد میں سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں- حضرت قاسمؓ، حضرت عبد اللہؓ، حضرت ابرہیم، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ اور حضرت اُم کلثومؓ۔ تمام بچے حضرت خدیجۃ الکبری کے بطن سے تھے۔ صرف حضرت ابرہیم جو حضرت ماریہ قبطیہ کے صاحب زادے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بہت دیانتدار اور امین تھے اس لئے بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم صادق اور امین کے نام سے مشہور تھے-جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم چالیس برس کے ہوئے تو ایک دن حسبِ معمول مکہ مکرمہ کے قریب واقع غارِ حرا میں عبادت کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی وساطت سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو نبوت کے منصب پر سرفراز کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کہا۔ اقرأ باسم ربک الذی خلق۔۔۔۔۔۔(یعنی پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے ہر شے کو پیدا کیا اور انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا)- اس طرح سورۂ علق کی یہ آیات پہلی وحی کے الفاظ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی نبوت پر سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت زید بن حارثؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ بن عفانؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ، حضرت عبدارحمن بن عوفؓ، حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور حضرت زبیر بن العوامؓ ایمان لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جب اسلام کی تبلیغ شروع کی تو مکہ مکرمہ کے قریش نے اس کی شدید مخالفت کی اور مسلمانوں پر ظلم و تشدد شروع کیا-اس کے نتیجہ میں چند مسلمان ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ بعد ازاں آن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے بھی حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ مدینہ کی جانب ہجرت کی۔ یہ واقعہ ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۶۲۲ عیسوی میں پیش آیا۔ مدینہ پہنچنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے قباء کے مقام پر قیام کیا اور وہاں مسجد قباء کی بنیاد رکھی جو کہ مسلمانوں کی پہلی مسجد تھی۔ بعد ازاں مدینہ پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مہاجرین و انصار میں رشتہ مواخات قائم کر دیا۔ اس طرح دور رِسالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قیادت میں مدینہ کی مسلم ریاست کی بنیاد رکھ دی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سیرت اور کردار کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بیک وقت ایک بے مثال قائد، بلند پایہ منتظم اور بہادر سپہ سالار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قیادت میں مسلمانوں نے نہ صرف کفار مکہ کو شکست دیکر ۸ ہجری میں مکہ فتح کر لیا بلکہ اس سے پہلے اور بعد میں دیگر کئی قبائل کو اپنا مطیع بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قیادت میں ہونے والے غزوات میں غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق، غزوۂ خیبر اور غزوۂ حنین نُمایاں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ۱۰ ہجری میں حج بیت اللہ ادا کیا جو کہ حجۃ الوَداع کہلاتا ہے۔ اس حج کے دوران ایک لاکھ ۲۴ ہزار صحابہ کرامؓ موجود تھے۔ جن میں ۴۰ ہزار ہم رکاب تھے۔ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ازواجِ مطہرات درج ذیل تھیں۔(۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بنت خویلد (۲) حضرت سودہؓ بنت رافع (۳) حضرت عائشہؓ بنت حضرت ابو بکر صدیقؓ (۴) حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمر فاروقؓ (۵) حضرت زینب بنت جحش (۶) حضرت اُمِ سلمیٰؓ (۷) حضرت زینب بنت خزیمہؓ (۸) حضرت جویریہؓ (۹) حضرت اُم حبیبہؓ بنت ابوسفیان (۱۰) حضرت میمونہؓ بنت الحارث (۱۱) حضرت صفیہ بنت حیی (۱۲) حضرت ماریہ قبطیہؓ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اولاد کا سلسلہ حضرت فاطمہ الزہرا کے صاحبزادوں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے جاری ہے۔ جو حسنی یا حسینی سادات کے نام سے مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے طفیل دنیا میں کامیابی و کامرانی اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت نصیب فرمائے - آمین یارب العالمین!

(۲) :سیدۃ النساء حضرت فَاطِمَۃ اَلزَّھرَا سلامُ اللہ علیہا و رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

آپ سلامُ اللہ علیہا و رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نامِ مبارک فاطمہ، کنیت اُم الحسنؓ، اُم الحسینؓ، اُم الحسنینؓ، اُم لائمہ اور لقب زہرا ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی چوتھی اور آخری صاحبزادی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بے شمار القابات ہیں۔ جن میں زہرا، سیدۃ النساء العٰلمین، عذرا، بتول، خاتون جنت، زاہدہ، سیدہ، طاہرہ، زکیہ، رافیہ، طیبہ، کاملہ، صادقہ، صالحہ، عاصمہ، ساجدہ وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ آپؓ ۲۰ جمادی الآخر بعثت سے پانچ برس پیشتر بمطابق ۲۷ جولائی ۶۰۴ عیسوی کو مکہ المکرمہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں اور ۳ جمادی الثانی ۱۱ ہجری بمطابق ۲۸ اگست ۶۳۲ عیسوی کو مدینہ منورہ میں ۲۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہیں۔ سیدہ فاطمہ الزہراؓ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے غزوۂ بدر کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا دیا۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ اور ۲ ہجری تھی۔ اس وقت آپؓ کی عمر پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ تھی جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی عمر ۲۱ سال تھی۔ (مدارج النبوۃ) روایت میں آیا ہے کہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش لئے دربار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں حاضر ہوئے لیکن فطری حیاء اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ادب و لحاظ میں حرفِ مدعا زبان پر نہ لا سکے بلکہ سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے خود ہی دریافت فرمایا کہ آج خلافِ معمول خاموش ہو۔ گویا فاطمہؓ سے نکاح کی درخواست لے کر آئے ہو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کی بے شک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے پوچھا تمہارے پاس مہر ادا کرنے کے لئے بھی کچھ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نفی میں جواب دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میں نے غزوۂ بدر میں جو زِرہ دی تھی وہی حقِ مہر میں دے دو۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم کی تعمیل

کی اور زرہ فروخت کر دی جسے حضرت عثمان غنیؓ نے چار سو اسی درہم میں خرید لی اور پھر یہی زرہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطورِ ہدیہ واپس کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا دو تہائی خوشبو وغیرہ پر اور ایک تہائی سامانِ شادی اور دیگر اشیاء خانہ داری پر خرچ کرو۔ پھر تمام انصار و مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بلایا جب تمام صحابہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم منبر شریف پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ "اے گروہ مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالیٰ عنھم ابھی جبریل امین علیہ السلام میرے پاس یہ اطلاع لے کر تشریف لائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور میں فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا نکاح اپنے بندۂ خاص علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا اور مجھے حکم ہوا ہے کہ عقدِ نکاح کی تجدید کر کے گواہان کے روبرو ایجاب و قبول کراؤں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے خطبہ پڑھا اور حضرت علیؓ سے ایجاب و قبول کروایا اور دُعائے خیر و برکت فرمائی اور ایک طبق چھوارے حاضرینِ محفل میں تقسیم فرمائے۔ سیدہ فاطمہؓ کا مہر چار سو مثقال چاندی مقرر ہوا۔ زرہ کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک بھیڑ کی کھال اور ایک یمنی چادر تھی جو آپؓ نے سیدہ فاطمہ الزہراؓ کی نذر کر دی۔ چونکہ نکاح سے قبل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس رہتے تھے۔ لہٰذا اب شادی کے بعد گھر کی ضرورت پڑی۔ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس متعدد مکانات تھے جن میں کئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو تحفہ کر چکے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ سیدہ فاطمہؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الگ گھر کی ضرورت ہے انہوں نے ایک مکان انہیں ہدیہ کر دیا۔ رخصتی سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے سیدہ فاطمہ الزہرا کا ہاتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دے کر فرمایا "اے علیؓ پیغمبر کی بیٹی تجھے مبارک ہو" اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، اے فاطمہؓ تیرا شوہر بہت اچھا ہے۔ پھر دونوں کے لئے دعائے خیر فرمائی اور خود دروازے تک چھوڑنے آئے۔ حضرت اسماء بنت عمیس اور بعض روایتوں کے مطابق حضرت سلمیٰ، اُم رافع یا اُمِ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئیں۔ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے نئے گھر پہنچ گئیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ان کے گھر تشریف لے گئے ایک برتن میں پانی منگوایا دونوں دستِ مبارک اس میں ڈالے اور حضرت علیؓ اور سیدہ فاطمہؓ پر وہ پانی چھڑکا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا "میں نے اپنے خاندان میں بہترین شخص سے تمہارا نکاح کیا ہے"۔ دونوں کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت محسنؓ، حضرت زینبؓ اور اُم کلثومؓ۔ آپؓ حضرت مریم علیہا السلام کے سوا ہر دو جہاں خواتین کی سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے طفیل دنیا میں کامیابی و کامرانی اور آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۲) : حضرت علی المرتضیٰ سلامُ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ:

آپؓ کا نام علی، لقب حیدر و مرتضیٰ، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب۔ آپؓ کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بہت قریب ہے۔ آپؓ کے والد حضرت ابوطالب اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے والد ماجد حضرت عبداللہ دونوں بھائی ہیں۔ آپؓ کی والدہ فاطمہ بنت اسدؓ تھیں۔ آپؓ نجیب الطرفین ہاشمی ہیں۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں ہاشمی سرداروں کی تمام خصوصیات موجود اور چہرے سے عیاں تھیں۔ عبادت وریاضت کے آثار بھی چہرے پر نُمایاں تھے۔ بچپن میں نہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ رہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہی کی آغوش محبت میں پرورش پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے آپؓ کے ساتھ بالکل فرزند کی طرح برتاؤ کیا اور اپنی دامادی کا شرف بھی عطاء فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی خاتون جنت سیدہ فاطمتہ الزہراؓ کے ساتھ آپؓ کا نکاح ہوا اور ان سے آپؓ کی اولاد ہوئی۔ آپؓ ۲۳جون ۶۵۶عیسوی کو خلیفہ مقرر ہوئے اور لوگوں نے فرداً فرداً آپؓ کی بیعت کی۔ آپؓ ۱۳رجب المرجب ۲۱بی ایچ بمطابق ۱۵ستمبر ۶۰۱عیسوی کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور تین ماہ کم پانچ سال تک تختِ خلافت پر فائز رہے۔ آپؓ عبدالرحمان ابن ملجم کے ہاتھوں زخمی ہونے کے بعد ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز ہوگئے اور ۲۲لاکھ مربع میل کے وسیع وعریض خطے پر نظام خلافت کو قائم کرنے کے بعد کوفہ کے نزدیک مقامِ نجف اشرف میں آسودۂ خاک ہوئے۔ آپؓ کے تین بھائی اور تین بہنیں تھیں۔ حضرت طالب، حضرت عقیل، حضرت جعفر طیار، حضرت ریتہ، حضرت ہمانہ اور حضرت فاختہ جو اُمِ ہانی کے نام سے مشہور تھیں۔ آپؓ کے چھ بیٹے کربلا میں شہید ہوئے۔ حضرت امام حسینؓ، حضرت عباس، حضرت عثمان، حضرت جعفر، حضرت عبداللہ اور حضرت عبداللہ اصغر۔ آپؓ کی دس ازواجِ مطہرات تھیں۔ اُن کے نام بمع اولاد کی تفصیل کچھ یوں ہے: ۱- حضرت فاطمتہ الزہرا: آپؓ حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت محسنؓ، حضرت زینب کبریٰ اور اُم کلثومؓ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۲۔ حضرت خولہؓ بنت جعفر حنفیہ: آپؓ حضرت محمد اکبر جو محمد حنفیہ کے نام سے مشہور تھے کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۳۔ حضرت فاطمہؓ بنت ہزام القلابیہ: آپؓ حضرت عباسؓ، جعفر، عثمان اور حضرت عبداللہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۴۔ حضرت اُم حبیبہ بنتِ ربیعہ: آپؓ حضرت عمر اکبر، عباس اصغر اور رقیہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۵۔ حضرت اُم سعید بنت اُروہ: آپؓ رقیہ کبریٰ، رقیہ صغریٰ، زینب صغریٰ، اُم کلثوم صغریٰ، اُم الکریم، اُم مسلمہ اور رملہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۶۔ حضرت اُم شعیب مخزومیہ: آپؓ اُم المحسن اور رملہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۷۔ حضرت لیلیٰؓ بنت مسعود نہشلیا: آپؓ عبداللہ اور ابوبکر کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۸۔ حضرت عمامہ بنت ابوالعاص: آپؓ حضرت محمد الاوسط کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۹۔ حضرت محیط بنت امراؤلقیس: آپؓ حضرت خدیجہ، تمیمہ اُم ہانی کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ۱۰۔ حضرت اسماء بنتِ عُمَیس: آپ حضرت یحییٰ، حضرت عون اور حضرت محمد آصف کی والدہ ماجدہ تھیں۔ نوٹ:۔ سادات

شیر ازی بٹگرام، مانسہرہ اور ملاکنڈ ڈویژن آپؓ کے بیٹے حضرت امام حسینؓ کی اولاد میں سے ہیں اور حسینی سادات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپؓ کے طفیل جنت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۳) : حضرت امام حسین سلامُ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ:

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دین است حسین، دین پناہ است حسین
سر دادنہ داد دست، در دست یزید
حقا کے بنائے لا الہ است حسین

آپؓ کا اسمِ گرامی حسین سلامُ اللہ علیہ ورضی اللہ تعالیٰ عنہ اورالقاب سید الشباب اہل الجنہ اور سید الشہداء ہیں۔ آپؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپؓ ۵ شعبان ۴ ہجری بمطابق ۱۰ اکتوبر ۶۲۶ عیسوی کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور بروز جمعہ ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری بمطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ عیسوی کو کربلا میں شہید کئے گئے اور کربلا ہی میں آپؓ کا مزار مبارک واقع ہے۔ آپؓ کی پانچ ازواج مطہرات تھیں۔ شہر بانو، اُمِ رُباب، اُم لیلیٰ، اُم اسحاق اوراُم قدیہ۔ آپؓ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں: علی زین العابدین ابن شہر بانو، علی اکبر ابن لیلیٰ، علی اصغر ابن رُبابہ، جعفر ابن قدیہ، فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ، سکینہ بنت اُم اسحاق اورسُکینہ بنت رُباب۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلَم نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلَم کے پاس آکر بیٹھ گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلَم نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کو اپنے ایک گھٹنے پر اور دوسرے کو اپنے دوسرے گھٹنے پر بھٹایا اور فرمایا "کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو اسے ان دونوں سے پیار کرنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا! اے اللہ تعالیٰ میں ان دونوں سے پیار کرتا ہوں، تو اُن سے پیار کیجئے اور جو اِن سے پیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُن سے پیار کرتا ہے اور وہ جنت میں جائے گا اور جو اِن سے پیار نہیں کریگا، اللہ تعالیٰ اُس سے پیار نہیں کریگا اور وہ جنت میں نہیں جائے گا۔۱۹ بنی ہاشم کو حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کربلا میں دشمنانِ اسلام نے شہید کیا۔ اُن کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ حسینؓ ابن علی، عثمان ابن علی، جعفر ابن علی، عباس ابن علی، عبد اللہ ابن حسنؓ، عبد اللہ الاکبر ابن حسنؓ، قاسم ابن حسنؓ، علی اکبر ابن حسینؓ، علی اصغر ابن حسینؓ، عبد اللہ ابن مسلم، محمد ابن مسلم، جعفر ابن عقیل، عبد اللہ ابن عقیل، موسیٰ ابن عقیل، عبد الرحمن ابن عقیل، محمد ابن سعید ابن عقیل، محمد ابن عبد اللہ ابن جعفر طیار، عون ابن عبد اللہ ابن جعفر

سلامُ اللہ علیہم ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امام حسینؓ اور کربلا کے تمام شہداء کے صدقے آخرت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۴) : حضرت امام علی زین العابدین سلامُ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ گرامی علی، کنیت ابو محمد اورابوالحسن، القاب زین العابدین اور سید الساجدین تھے۔ آپؒ حضرت امام حُسینؓ اور حضرت شیر بانوؓ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے۔ حضرت شیر بانوؓ ایران کے آخری فرمانروایزدیگر دوئم جو شہنشاہ نوشیر وان عادل کے خاندان سے تھا کی صاحبزادی تھیں۔بی بی شیر بانوؓ کی دوسری بہن گیہان بانوؓ محمدؒ ابن حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپؒ کی دو ازواجِ مطہرات تھیں- ایک کا نام فاطمہؒ بنت حسنؓ اور حضرت حُریہ کا تعلق سندھ، موجودہ پاکستان سے تھا۔ آپؒ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ محمد الباقر، زید الشہیدؒ، عمر الاشرفؒ، حسین اصغرؒ، عبد اللہ الاکبر، علی اصغرؒ، اُم کلثوم اور خدیجہ۔ حضرت علی زین العابدین کی عمر دو سال تھی جب حضرت علیؓ کوفہ کی ایک مسجد میں شہید کئے گئے۔ آپؒ بروز جمعہ ۱۵ جمادی الاول ۳۸ ہجری بمطابق ۴ جنوری ۶۵۹ عیسوی کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۲۵ محرم الحرام ۹۵ ہجری بمطابق ۲۰ اکتوبر ۷۱۳ عیسوی میں ولید بن عبد الملک نے زہر دلوا کر شہید کیا اور جنت البقیع مدینہ منورہ میں آسودۂ خاک ہوئے۔ آپؒ نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام صحیفۂ ساجدیہ تھا جو مناجات اور دُعاؤں پر مشتمل تھی۔ آپؒ ۲۸ رجب المرجب ۶۱ ہجری میں اپنے خاندان کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ المکرمہ چلے- وہاں آپؒ چار ماہ تک رہے پھر آپ مکہ مکرمہ سے کربلا ۲ محرم الحرام ۶۱ ہجری میں گئے۔ آپؒ کربلا میں شدید بیمار ہوئے۔ آپؒ نے بہت کوشش کی کہ دشمنانِ اسلام کے خلاف جنگ میں حصہ لیں لیکن آپؒ کی پھوپھی حضرت زینبؒ نے آپؒ کو حضرت امام حسینؓ کے کہنے پر جنگ میں حصہ لینے سے منع فرمایا۔ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد آپؒ کے تمام خاندان کو ابن زیاد کی عدالت میں لایا گیا اور پھر وہاں سے دمشق، شام یزید کے پاس لے جایا گیا۔ آپؒ کی اولاد کا سلسلہ آپؒ کے صاحبزادوں حضرت امام محمد باقرؒ اور زید الشہیدؒ سے جاری ہے۔ سانحہ کربلا کے وقت آپؒ کی عمر ۲۳ سال تھی۔ حضرت امام زین العابدین سلامُ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے حضرت امام محمد باقرؒ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا! چار آدمیوں کے پاس نہ رہنا' راستہ چلتے ہوئے ان کے ساتھ تھوڑی دیر بھی نہ چلنا' کہنے لگے کہ میں بڑا حیران ہوں کہ وہ اتنے خطرناک ہیں! پوچھا کہ وہ کون سے آدمی ہیں؟ فرمایا ایک بخیل آدمی اس سے کبھی دوستی نہ کرنا اس لئے کہ وہ تجھے ایسے وقت میں دھوکہ دے گا جب تجھے اس کی بہت ضرورت ہو گی' دوسرا جھوٹا آدمی' کہ وہ دور کو قریب ظاہر کرے گا اور قریب کو دور اور تیسرا فاسق آدمی کیونکہ وہ تجھے ایک لقمہ کے بدلے یا ایک لقمہ سے بھی کم میں بیچ دے گا' کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابو! ایک لقمہ میں بیچنا تو سمجھ میں آتا ہے ایک لقمہ سے بھی کم بیچنے کا کیا مطب ہے؟ فرمایا کہ وہ تمہیں ایک لقمہ کی امید پر بیچ دے گا اور چوتھا قطع رحمی کرنے والا آدمی کیونکہ میں نے قرآن پاک میں کئی جگہ اس پر

لعنت دیکھی ہے۔ یہ باپ کی صحبت کے انمول موتی تھے جو بیٹے کو مل رہے تھے - اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے - آمین یارب العالمین!

(۵) : حضرت امام محمد باقر سلامُ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ گرامی محمد، کنیت ابو جعفر، ابو عبد اللہ اور القاب باقر اور ہادی تھے۔ آپؒ بہت بڑے عالم اور متقی انسان تھے۔ آپؒ حضرت زین العابدینؒ اور حضرت فاطمہؒ بنت حضرت امام حسنؓ کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ بروز جمعہ یکم رجب المرجب ۵۷ ہجری بمطابق ۱۰ مئی ۶۷۷ عیسوی کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور بروز پیر ۷ ذی الحج ۱۱۴ ہجری بمطابق ۲۸ جنوری ۷۳۲ عیسوی کو ہشام بن عبد الملک نے زہر دلوا کر شہید کیا اور جنت البقیع مدینہ المنورہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ کی عمر مبارک تین سال تھی جب آپؒ اپنے خاندان کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپؒ سانحہ کربلا کے عینی شاہد تھے اور ایک سال تک دمشق، شام میں قید رہے۔ آپؒ کے ایک بھائی تھے جن کا نام حضرت زید الشہید تھا۔ جن کی والدہ ماجدہ حضرت حُریہ کا تعلق سندھ، موجودہ پاکستان سے تھا۔ آپؒ کی چار ازواجِ مطہرات تھیں۔ حضرت اُم فروہ بنت حضرت قاسم ابن محمد ابن حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت اُم حکیم بنت اسد ابن مغیرہ شقفی اور دو کنیزیں تھیں۔ آپؒ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ حضرت امام جعفر صادقؒ، ابراہیمؒ، عبد اللہؒ، احمدؒ، عبید اللہؒ، زینب اور اُم سلمہ۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے - آمین یارب العالمین!

(6) : حضرت امام جعفر صادق سلامُ اللہ علیہ :

آپ سلامُ اللہ علیہ کا اسمِ گرامی جعفر، کنیت ابو عبد اللہ، القاب صادق، الطاہر، الفاضل تھے - حضرت امام جعفر صادق سلامُ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اور حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد مطہرہ میں سے تھے - آپؒ ۱۷ ربیع الاول ۸۳ ہجری بمطابق ۲۳ اپریل ۷۰۲ عیسوی کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے - آپؒ کی پیدائش کے وقت آپؒ کے والد ماجد، حضرت امام محمد باقرؒ اور جد امجد، حضرت امام علی زین العابدینؒ زندہ تھے - آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی ام فروہ، بنت القاسم، ابن محمد، ابن ابو بکرؓ تھا - آپؒ کی دو ازواج مطہرات اور تین کنیزیں تھیں۔ حضرت فاطمہ، بنت الحسین الاطرم اور حمیدہ البربریتہ۔ کنیزوں کے اسمائے گرامی معلوم نہیں ہیں - آپؒ کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں: حضرت اسماعیلؒ، حضرت امام موسیٰ کاظمؒ، حضرت علی عریضؒ ،حضرت محمد دیباجؒ، حضرت عبد اللہؒ، حضرت اسحاقؒ، حضرت عباسؒ، حضرت اُم فروہؒ، حضرت اسماء اور حضرت فاطمہ - آپؒ نے بروز پیر ۱۵ شوال ۱۴۸ ہجری بمطابق ۷ دسمبر ۷۶۵ عیسوی کو مدینہ المنورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے -

آپؒ کی نماز جنازہ آپؒ کے بیٹے حضرت امام موسیٰ کاظمؒ نے پڑھائی- حضرت امام جعفر صادق سلامُ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ اور عالم دین تھے- حضرت امام جعفر صادق سلامُ اللہ علیہ نے دین کی بہت بڑی درسگاہ قائم کی تھی جس میں مختلف قسم کے اسلامی علوم کی تعلیم دی جاتی تھی اور لوگ اسلامی علوم سے روشناس ہوتے تھے- آپ سلامُ اللہ علیہ کو یہ شرف اوراعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ سلامُ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت کے تین آئمہ کرام، حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک، ابن انس رحمۃ اللہ علیہ، حضرت واصل، ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم دنیا کے عظیم سائنس دان، جابر ابن حیان رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ محترم تھے- ہم سادات شیر ازی، بٹگرام، مانسہرہ، ملاکنڈ اور دیر پائیں، خیبر پختونخوا، پاکستان کو بھی یہ شرف اور فخر حاصل ہے کہ ہم بھی حضرت امام موسیٰ کاظمؒ، ابن حضرت امام جعفر صادق سلامُ اللہ علیہ کی اولاد مطہرہ میں سے ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (منگل،۱۹ جمادی الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۲ فروری ۲۰۲۱)-

(۷) : حضرت امام موسیٰ کاظم سلامُ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ گرامی موسیٰ، کنیت ابوالحسن اور لقب کاظم تھا۔ آپؒ حضرت جعفر صادقؒ اور حمیدہ خاتون بنت سعید کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ کا تعلق بربر نامی خاندان موجودہ الجزائر سے تھا۔ آپؒ کی چارازواج مطہرات تھیں جن میں اُم البنین عرف نجمہ مشہور ہیں۔ آپؒ بروز اتوار ۷ صفر ۱۲۸ ہجری بمطابق ۱۰ نومبر ۷۴۵ عیسوی میں ابوانزد مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور بروز جمعہ ۲۵ رجب ۱۸۳ ہجری بمطابق ۴ ستمبر ۷۹۹ عیسوی کو بغداد، عراق میں وفات پائی اورالکاظمیہ مسجد بغداد، عراق میں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ کے ۲۳ بیٹے اور ۱۸ بیٹیاں تھیں: حضرت امام علی رضاؒ، حمزہ، صالح، عبدالرحمان، یحییٰ، داؤد، عقیل، احمد، محمد، ابراہیم، عباس، قاسم، جعفر، ہارون، حسین، عبداللہ، اسحاق، عبیداللہ، زید، حسن اکبر، حسن اصغر، فضل، سلیمان، فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ، ہجر خاتون، رقیہ کبریٰ، رقیہ صغریٰ، حکیمہ، اُم الیحہ، اُمِ کلثوم، اُم سلمہ، اُم جعفر، لبنیٰ، عالیہ، آمنہ، حسنہ، بریتہ، زینب، البابہ اور دیجہ- قاضی سلیمان منصور پوری کی کتاب رحمۃ اللعالمین کے صفحہ ۱۱۹-۱۲۰ کے مطابق "سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن اجمیری متوفی ۶۳۲ ہجری حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور آپ کی اولاد کاظمی لقب کرتی ہے-" اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۸): حضرت امام علی رضا سلامُ اللہ علیہ:

آپؒ حضرت امام موسیٰ کاظمؒ اور حضرت اُم البنین عرف نجمہؒ کے صاحبزادے تھے - آپؒ کی کنیت ابوالحسن اور القاب رضا، صابر، ذکی، ولی، راضی اور وصی تھے۔ آپؒ بروز جمعرات ۱۱ ذی القعدہ ۱۴۸ ہجری بمطابق یکم جنوری ۷۶۵ عیسوی کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت منصور عباسی کی حکومت تھی۔ آپؒ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں منصور عباسی، مہدی عباسی، ہادی عباسی، ہارون الرشید عباسی، امین عباسی اور مامون عباسی کی حکومتیں دیکھیں۔ آپؒ کی شادی سبیکہ (خیزران) اور اُم حبیبہ بنت مامون الرشید سے ہوئی۔ آپؒ کے چھ فرزندِ ارجمند تھے۔ امام محمد تقیؒ، محمد خاتم، جعفر، حسن، ابراہیم اور حسین۔ آپؒ کو مامون الرشید نے یکم رمضان المبارک ۲۰۱ ہجری میں ولی عہد مقرر کیا۔ آپؒ کو ۲۳ ذی القعدہ ۲۰۳ ہجری بمطابق ۲۶ مئی ۸۱۸ عیسوی کو زہر دے کر شہید کیا گیا اور ایران کے شہر مشہد میں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ کی بہن جن کا نام حضرت فاطمہ تھا وہ ایران کے شہر قُم میں وفات ہوئیں اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۹) : حضرت امام محمد تقی سلامُ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسم گرامی محمد، کنیت ابو جعفر اور القاب جواد، مرتضٰی اور تقی تھے۔ آپؒ حضرت امام علی رضا اور سبیکہ عرف خیزران کے صاحبزادے تھے۔ خیزران کا تعلق اُم المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ کے خاندان سے تھا۔ حضرت امام محمد تقیؒ بروز جمعہ ۱۰ رجب المرجب ۱۹۵ ہجری بمطابق ۱۲ اپریل ۸۱۱ عیسوی کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت امین عباسی کی حکومت تھی آپؒ کی شادی اُم الفضل بنت مامون عباسی سے ہوئی۔ آپؒ کی دوسری شادی بی بی سحانہ خاتونؒ سے ہوئی جن سے آپؒ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں: علی الہادیؒ، موسیٰ المبرقعؒ، فاطمہؒ اور امامہؒ۔ آپؒ کو بادشاہ معتصم باللہ کے ورغلانے پر اُم الفضل نے زہر دیا جس سے آپؒ ۲۸ ذی القعدہ ۲۲۰ ہجری بمطابق ۲۹ نومبر ۸۳۵ عیسوی کو انتقال فرمایا اور سر من رائے، عراق میں اپنے دادا حضرت امام موسیٰ کاظم کی قبر مبارک کے ساتھ سپردِ خاک کیا گیا۔ اس شہر کو کاظمین کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۰) : حضرت امام علی نقی سلامُ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسم گرامی علی، کنیت ابوالحسن ثانی اورالقاب عسکری، ہادی اور نقی تھے۔ آپؒ حضرت امام محمد تقیؒ سلامُ اللہ علیہ اور حضرت سحانہ خاتونؒ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپؒ بروز جمعہ ۵ رجب المرجب ۲۱۴ ہجری بمطابق ۸۲۸ عیسوی کو سُریا، مدینہ منورہ میں پیداء ہوئے۔ اس وقت مامون عباسی کی حکومت تھی۔ آپؒ کو مستنصر کے حکم پر ۳ رجب المرجب ۲۵۲ ہجری بمطابق ۸۶۸ عیسوی کو زہر دے کر شہید کیا گیا اور سامرہ، عراق میں اپنے ہی گھر میں آسودۂ خاک ہوئے۔ آپؒ کی کئی بیگمات تھیں جن میں حدیثہؒ اور سلیلؒ مشہور ہیں۔ آپؒ کے پانچ بچے تھے جن میں سے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ حضرت امام حسن عسکریؒ، محمدؒ، حسینؒ، جعفر ثانی عسکریؒ اور عائشہؒ۔ برصغیر پاک وہند میں بخاری سادات کے جدِ امجد، حضرت جلال الدین حسن میر سُرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت جعفر ثانی عسکری کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

(۱۱) : حضرت سید ابو علی، جعفر ثانی عسکری سلامُ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ مبارک جعفر، کنیت ابو علی اورالقاب جعفر ثانی، جعفر المرتضٰی، جعفر التواب، جعفر الزکی اور خلیل اللہ ثانی تھے۔ آپؒ کی زوجہ محترمہ کا نام زینب بنت ابوالفضل تھا - آپؒ کے کئی بچے تھے جن میں اسماعیل خریف، یحیٰی الصوفی، ہارون، علی اصغر مختار، ادریس، طاہر اور حسین اصغر معلوم ہیں۔ علی اصغر مختار کی بہت سی اولاد برصغیر پاک وہند میں آباد ہے۔ یہ بنیادی طور پر سادات نقوی ہے۔ لیکن زیادہ تر سادات بخاری کے نام سے مشہور ہیں۔ کیونکہ ان کے جد امجد، حضرت جلال الدین حسن میر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخارا سے برصغیر پاک وہند ہجرت کی تھی۔ حضرت جعفر ثانی عسکریؒ نے ۲۷۱ ہجری میں سامرہ، عراق میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۲) : حضرت سید ابو عبد اللہ، علی اصغر الاشتر رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ گرامی علی، کنیت ابو عبد اللہ اور القاب اصغر اور اشتر تھے۔ آپؒ حضرت جعفر ثانی عسکری اور زینب بنت ابو الفضل کے بیٹے تھے۔ آپ ۲۵۷ ہجری کو سامرہ، عراق میں پیدا ہوئے اور ۳۲۱ ہجری میں وہیں انتقال فرمایا اور اپنے والد محترم حضرت جعفر ثانی عسکری کی قبر کے ساتھ آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ کے چھ بیٹے تھے: محمد، جعفر، اسماعیل، عبد اللہ، صغیر اور احمد۔ بھکر اور سندھ کے سادات سید اسماعیل کی اولاد میں سے ہیں۔ جب جلال الدین حسن میر سرخ بخاریؒ نے بخارا سے بھکر پنجاب ہجرت کی بکھر میں آپؒ کی شادی انہی سادات کی ایک بیٹی، سیدہ زہرہ بنت بدر الدین ولد صدر الدین سے ہوئی۔ ساداتِ چنار کوٹ، اُغز بانڈہ اور پیر خیل حضرت عبد اللہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۳) : حضرت ابو احمد، ابو شہاب الدین، عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ گرامی عبد اللہ، کنیت ابو احمد اور شہاب الدین ہے۔ آپؒ علی اصغر الاشتر اور خدیجہ بنت سید مظہر ابن ابو الفضل محمد کے بیٹے تھے۔ آپؒ ۲۹۱ ہجری کو سامرہ، عراق میں پیدا ہوئے اور ۳۵۲ ہجری میں رحلت فرمائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ کے چھ بیٹے تھے: سید محمد، نازوک، ابو یوسف، احمد قتال، حسن اور شہاب الدین۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۴) : حضرت ابو یوسف، ابو محمود، شیخ المشائخ جلال الدین احمد قتال بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسم گرامی احمد، کنیت ابو محمود، ابو یوسف اور لقب قتال تھا۔ آپؒ عبد اللہ اور سکینہ بنت محمد ابن سید مظہر ابن سید ابو الفضل محمود کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ ۳۴۰ ہجری کو عراق میں پیدا ہوئے اور ۴۱۲ ہجری کو بخارا میں رحلت فرمائی۔ آپؒ ہی نے عراق سے بخارا موجودہ ازبکستان ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی۔ آپؒ کے تین بیٹے تھے: یوسف، علی جو جلال الدین اکبر کے نام سے مشہور تھے اور محمود جو جلال الدین اصغر کے نام سے مشہور تھے۔ آپؒ کی اولاد بخاری سادات کہلاتی ہے اور اپنے نام کے ساتھ جلال الدین کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۵) : حضرت ابو محمد، ناصر الدین محمود اصغر مختار اللہؒ رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسم گرامی محمود تھا کنیت ابو محمد اور لقب اصغر تھا۔ آپؒ سید احمد قتال اور زینب بنت سید مرتضٰی ابن سید محمد ابن سید مظہر ابن سید ابو الفضل محمود کے صاحبزادے تھے۔ آپؒ کے تین بھائی تھے: یوسف، علی جو جلال الدین اکبر کے نام سے مشہور تھے اور محمود جو جلال الدین اصغر کے نام سے مشہور تھے۔ آپؒ کے دو بیٹے تھے: ابو الفتح، صفی الدین محمد اور مقصود علی۔ آپؒ ۳۷۰ ہجری کو بخارا میں پیدا ہوئے اور ۴۶۷ ہجری کو بخارا ہی میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۶) : حضرت ابو الفتح، محمد صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ گرامی محمد، کنیت ابو الفتح اور لقب صفی الدین ہے۔ آپؒ کے تین بیٹے تھے: جعفر المعروف ابو علی، محمود ور احمد۔ آپؒ نے ۵۱۹ ہجری میں بخارا میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

(۱۷) : حضرت سید ابو علی، جعفر رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسمِ گرامی سید جعفرؒ ہے اور کنیت ابو علی الموئید ہے۔ آپؒ کے چار بیٹے تھے: علی الموئید، قاسم، محمد اور حسن رضا۔ آپؒ نے ۵۷۵ ہجری میں بخارا میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۸) : حضرت سید علی الموئید رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا نام علی اور لقب الموئیدؒ ہے۔ آپؒ کی شادی بادشاہ سلطان محمد خُدا بندہ کی بیٹی سے ہوئی۔ محمد خُدا بندہ بادشاہ چنگیز خان کی اولاد میں سے تھے۔ بادشاہ سلطان محمد خدا بندہ کی تین بیٹیاں تھیں۔ انہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی تمام بیٹیوں کی شادیاں سادات خاندان میں کرائیں گے۔ اس لئے انہوں نے اپنی پہلی بیٹی کی شادی سادات کرمانی میں کرائی۔ دوسری بیٹی کی شادی سادات جلال الدین تبریزی میں کرائی جبکہ تیسری بیٹی کی شادی سید علی الموئیدؒ سے کرائی۔ سید علی الموئیدؒ کے چھ بیٹے تھے: سید جلال الدین

حسن میر سرخ بخاری، شاہ نورالدین، دُر جمال عرف جمال الدین، دُر کمال عرف کمال الدین، دُرِ عباس اور حلیم۔ آپؒ ہی کا ایک صاحبزادہ سید جلال الدین حسن میر سُرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، بخارا سے بکھر موجودہ پاکستان آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔ آپؒ نے بخارا میں ۶۷۵ ہجری میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱۹) : سید جلال الدین، ابوالبرکات حسن میر سُرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا نام حسن تھا- جلال الدین خاندانی لقب، جلال اعظم اور میر سُرخ بخاری آپؒ کے ذاتی القاب تھے۔ آپؒ بروز جمعہ، ۵ ذی الحجہ ۵۹۵ ہجری میں بخارا موجودہ اُزبکستان میں پیدا ہوئے اور بروز جمعہ ۱۹ جمادی الاول ۶۹۰ ہجری بمطابق ۲۰ مئی ۱۲۹۴ عیسوی کو اوچ شریف پنجاب میں وفات پائی۔ آپؒ ہلاکو خان کے ہمعصر تھے- روحانی رابطہ او تڑون از قاضی عبدالحلیم اثر افغانی کے مطابق آپؒ کے سات بیٹے تھے: سید محمد کبیر، سید جعفر، سید علی سرمست، سید احمد کبیر، سید بہاءالدین، عبدالستار اور معصوم علی۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سید علی المؤیدؒ کے زیر سایہ حاصل کی۔ آپؒ کی شادی سیدہ فاطمہ، بنت سید قاسم سے ہوئی اور اُن سے آپؒ کے دو بیٹے سید علی اور سید جعفر پیدا ہوئے۔ سیدہ فاطمہ کی بخارا میں وفات کے بعد آپؒ بمع اپنے دونوں بیٹے سید علی اور سید جعفر بخارا سے ۶۳۵ ہجری میں بکھر پنجاب آئے البتہ محمد ایوب القادری کی کتاب مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری صفحہ نمبر 82 کے مطابق یہ دونوں بھائی بخارا واپس چلے گئے تھے۔ بکھر میں آپؒ کی شادی سیدہ زہرہ بنت بدرالدین ولد صدرالدین سے ہوئی۔ اُن سے آپؒ کا ایک بیٹا سید بہاءالدین پیدا ہوئے۔ بکھر سے آپؒ اوچ شریف چلے گئے۔ آپؒ کی دوسری بیوی سیدہ زہرہ کی وفات کے بعد آپؒ کی شادی فاطمہ بنت بدرالدین ولد صدرالدین سے ہوئی جن سے آپؒ کے دو بیٹے سید احمد کبیرؒ اور سید محمد کبیرؒ پیدا ہوئے۔ سید محمد ابراہیم شاہ شیرازیؒ عرف حصار باباؒ رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کی اولاد میں سے ہیں جو سادات شیرازی پیر خیل، چنار کوٹ اور اُغز بانڈہ بٹگرام کے جدِ امجد ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۲۰) : حضرت سید سلطان احمد کبیر بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بہت متقی، پرہیز گاراور خُدا ترس انسان تھے۔ آپؒ حضرت جلال الدین حسن میر سُرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سات فرزندوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام فاطمہ، بنت بدرالدین ولد صدرالدین تھا۔ آپؒ حضرت شیخ ابوالفتح رکن الدین سُہروردی کے خلفاء اور شاگردوں میں سے تھے۔ آپؒ کے دو بیٹے تھے: سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاںؒ جہاں گشت بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مخدوم شیخ صدرالدین محمد راجن قتال رحمۃ اللہ علیہ۔ آپؒ کا انتقال اوچ شریف، پنجاب میں ۷۰۰ ہجری میں ہوا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۲۱) :سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کا اسم گرامی "حسین" اور لقب جہانیاں جہاں گشت بخاری تھا- آپؒ ۱۴ شعبان ۷۰۷ ہجری بمطابق ۱۳۰۸ عیسوی کو اوچ شریف پنجاب میں پیدا ہوئے اور بروز بدھ ۱۰ ذی الحجہ ۷۸۵ ہجری بمطابق ۳ فروری ۱۳۸۴ عیسوی کو اوچ شریف پنجاب میں انتقال فرمایا اور یہیں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ نے اپنی تعلیم اوچ شریف، مُلتان، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں حاصل کی۔ آپؒ نے بہت سی کتابیں لکھیں ہیں جن میں سراج الھدایہ، مقرر نامہ، خزانۂ جلالی، جواھر جلالی، مظہر جلالی اور اربعینِ صوفیاء شامل ہیں۔ آپؒ نے بہت اسفار کئے تھے اس لئے آپؒ کو جہاں گشت بھی کہتے ہیں۔ فیروز شاہ تعلق (۱۳۰۹-۱۳۸۸) کو آپؒ سے بے حد عقیدت اور لگاؤ تھا۔ روحانی رابطہ اوتڑون از قاضی عبدالحلیم اثر افغانی کے مطابق آپؒ کے پانچ بیٹے تھے۔ سید ناصر الدین محمود، سید بہاء الدین، سید مکرم الدین، سید حسن الدین، سید نورالدین اور ایک بیٹی تھی جس کا نام ملک جہاں تھا۔ سادات شیر ازی چنار کوٹ، اُغزبانڈہ، پیر خیل اور تیراہ آپؒ کے بڑے بیٹے سید ناصر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۲۲) : حضرت سید ناصر الدین محمود بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ خانوادہ بخاریہ کے معروف بزرگ سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے- آپؒ کا اصل نام محمود اور لقب ناصر الدین ہے- ہندی مشجرین و نسابین نے آپؒ کے نام کے ساتھ لفظ "نر" کا اضافہ کیا ہے- "نر" کا مطلب مذکر یا مرد کا ہے لیکن ہندی نسابین اس کو کثیر الاولاد کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں- آپؒ کی اولاد میں اختلاف ضرور ہے لیکن کثیر اولاد ہونے پر کسی کو کوئی شبہ نہیں- مشہور ماہر انساب سید کرم حسین بخاری اوچوی نے اوچ شریف

کے قدیمی شجرات کے حوالہ سے اپنی کتاب بحر المطالب فی نساب ال مطلب میں آپؒ کی چاراذواج لکھی ہیں جن سے آپ کے ۲۵ فرزند پیدا ہوئے جن میں صرف ۱۴ کی اولاد ہے باقی سب بے الاولاد فوت ہوئے یا پھر ان کی نسل ختم ہوگئی ہے-(واللہ اعلم)- تاہم روحانی رابطہ او تڑون از قاضی عبد الحلیم اثر افغانی کے مطابق آپؒ کے گیارہ بیٹے تھے جن کے نام سید حامد (جد امجد سادات بخاری باجوڑ ایجنسی)، سید علم الدین (جد امجد سادات بخاری پشاور)، سید شہاب الدین، سید اسماعیل، سید سراج الدین (جد امجد سادات بخاری جنگل خیل کوہاٹ)، سید فضل الدین، سید برہان الدین (جد امجد سادات بخاری گجرات)، سید منورالدین (جد امجد سادات بخاری قنوج انڈیا)، سید شرف الدین (جد امجد سادات بخاری بہاولپور)، سید رقم الدین اور سید نظام الدین (جد امجد سادات بخاری اور کزئی ایجنسی، بٹگرام، مانسہرہ، پیر خیل اور باغ کنڈی شریف، ملاکنڈ ڈویژن) تھے- آپؒ بہت عرصہ ایران کے شہر شیراز میں درس وتدریس سے منسلک رہے۔ اسی وجہ سے بعض لوگ آپؒ کو شیرازی بھی کہتے تھے- آپؒ ۲ ذی القعدہ ۷۴۰ ہجری بمطابق ۱۳۳۸عیسوی کو اوچ شریف میں پیدا ہوئے اور ۲۲ رمضان المبارک ۸۰۰ ہجری بمطابق ۱۳۹۸عیسوی کو اوچ شریف میں انتقال فرمایا اور یہیں آسودۂ خاک ہیں۔ (اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون)- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

(۲۳) : حضرت سید نظام الدین شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ سید ناصر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپؒ گیارہ بھائی تھے۔ جن کے نام سید حامد، سید علم الدین، سید شہاب الدین، سید اسماعیل، سید سراج الدین، سید فضل الدین، سید برہان الدین، سید منورالدین، سید شرف الدین، سید رقم الدین اور سید نظام الدین- قاضی عبد الحلیم اثر افغانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب "روحانی رابطہ اور روحانی تڑون" کے صحفہ نمبر ۳۶۰ پر صرف یہ تحریر فرمایا ہے کہ سید نظام الدین ولد سید ناصر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ گاؤں لغونے (علی خیل) تیراہ اور کزئی ایجنسی میں انتقال کر گئے اور وہیں آسودۂ خاک ہیں اور کوئی تفصیل نہیں دی ہے- اور کزئی ایجنسی جو اب ضلع اور کزئی ہے میں بخاری سادات کافی تعداد میں آباد ہیں- ایک اور سید نظام الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف اوڈورا نروا، بارا موہلا، مقبوضہ کشمیر میں واقع ہے جو ہر خاص وعام کی توجہ کا مرکز ہے اور جن کا ہر سال ۱۶ ذی الحجہ کو عرس بھی منایا جاتا ہے- ان ہی سید نظام الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف کے بارے میں یوٹیوب پر نو(۹) منٹ کا انگلش زبان میں ایک تفصیلی پروگرام ہے- بزم علماء از صباح الدین عبد الرحمان کے مطابق سید ناصر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی اولاد کشمیر اور شمال مغربی سرحدی صوبہ (خیبر پختونخوا) میں آباد ہے- سید نظام الدین بخاری، ابن سید ناصر الدین محمود بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی اولاد ضلع اور کزئی،

ملاکنڈ، دیر پائیں، بٹگرام اور مانسہرہ میں آباد ہے، بہت خوش اور آسودۂ حال ہے- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!

(۲۴) : حضرت سید نعمت ولی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بہت متقی اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ آپؒ اوچ شریف، پنجاب میں پیدا ہوئے اور کشمیر میں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ نے اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے اوچ شریف سے کشمیر ہجرت کی۔ بزم صوفیاء از صباح الدین عبد الرحمان کے مطابق سید ناصر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی اولاد کشمیر اور شمال مغربی سرحدی صوبہ (خیبر پختونخوا) میں آباد ہے۔ ہمارے شجرے میں شیخ جلال الدین حسن میر سُرخ بخاری کی اولاد سید نعمت ولی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک سادات بخاری کے نام سے مشہور ہے اور سید رحمت ولی شاہ باباؒ رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سادات شیرازی کے نام سے مشہور ہے کیونکہ یا تو وہ شیراز، ایران میں پیدا ہوئے یا ان کی اولاد شیراز سے ہجرت کر کے برصغیر پاک و ہند میں آکر مختلف علاقوں میں آباد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!

(۲۵) : حضرت سید رحمت ولی شاہ بخاری و شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بہت پرہیز گار، تقویٰ دار اور جفاکش انسان تھے۔ آپؒ کشمیر میں پیدا ہوئے اور ایران کے شہر شیراز میں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ نے حصولِ علم کے لئے کشمیر سے شیراز، ایران ہجرت کی۔ آپؒ کے اباؤاجداد شجرہ میں ۱۹ سے لیکر ۲۴ تک برصغیر پاک و ہند میں بخاری سادات کے نام سے مشہور ہیں۔ کیونکہ آپؒ کے جد امجد، حضرت جلال الدین حسن میر سرُخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بخارا سے بکھر پنجاب ۶۳۵ ہجری میں آئے اور ۶۹۰ ہجری میں اوچ شریف میں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ ایک لحاظ سے بخاری ہیں کیونکہ برصغیر پاک وہند میں آپؒ کا تعلق سادات بخاری سے ہے جبکہ دوسری طرف آپؒ شیرازی ہیں کیونکہ شیراز، ایران میں وفات پائی اور اُدھر ہی آسودۂ خاک ہیں۔ سید رحمت ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد برصغیر پاک وہند میں سادات شیرازی کے نام سے مشہور ہے۔ جب آپؒ کے ایک پڑپوتے سید شیر محمد ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا سید نظام الدین کے ہمراہ ہمایون بادشاہ کے لشکر کے ساتھ ۱۵۵۵ عیسوی کو عادل شاہ سوری، ابن سلیم شاہ سوری، ابن فرید خان المعروف شیر شاہ سوری کے ہاتھوں چھینی ہوئی حکومت واپس لینے کے لئے شیراز سے ہندوستان آئے تھے تو اُن دنوں ۱۵۰۱- ۱۷۳۶ عیسوی کو ایران میں صفوی خاندان کے شاہ طہماسپ اوّل کی حکومت تھی۔ یہاں پر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ امام روح اللہ الخمینی کے جدِ امجد نے بھی

کشمیر سے قُم، ایران ہجرت کی اوراُدھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- یہ بات اُن کے پوتے سید حسن الخمینی نے پاکستان کے ایک دورے کے دوران بتائی۔ بزم صوفیاء ازصباح الدین عبدالرحمان کے مطابق سید ناصر الدین محمود بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی اولاد کشمیر کی حسین وادی اور شمال مغربی سرحدی صوبہ (خیبر پختونخوا، پاکستان) میں آباد ہے- ڈاکٹر پیر سید محمد علی رضا بخاری صاحب سجادہ نشین درگاہ بساہاں و ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد جموو کشمیر کا تعلق ضلع حویلی آزاد کشمیر سے ہیں- مشہور درویش پیر سید حسین شاہ بخاری المعروف پیر چناسی رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ بھی آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد سے مشرق کی جانب تیس کلومیٹر کی مسافت پر پہاڑوں کی ایک چوٹی پر واقع ہے جو ہر خاص وعام کی توجہ کا مرکز ہے- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۲۶) : حضرت سید احمد ولی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۲۷) : حضرت سید عباس ولی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بھی ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۲۸) : حضرت سید مہر ولی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بھی ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۲۹) : حضرت سید عمر ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بھی ایران کے شہر شیر از میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۳۰) : حضرت سید مبارک ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بھی ایران کے شہر شیر از میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۳۱) : حضرت سید نعمت ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام سید رحمت ولی شاہ شیر ازیؒ اور دوسرے بیٹے کا نام سید نظام الدین شاہ شیر ازیؒ تھا۔ آپؒ ایران کے شہر شیر از میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال فرمایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۳۲) : حضرت سید رحمت ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بھی ایران کے شہر شیر از میں پیدا ہوئے اور وہیں انتقال مایا اور وہیں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۳۳) : سید شیر محمد ولی شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بہت متقی، پرہیز گار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ اپنے چچا سید نظام الدین بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہمایون بادشاہ کے لشکر کے ساتھ ۱۵۵۵ عیسوی کو عادل شاہ سوری، ابن سلیم شاہ سوری، ابن فرید خان المعروف شیر شاہ سوری کے ہاتھوں چھینی ہوئی حکومت واپس لینے کے لئے شیر از سے ہندوستان آئے تھے- اس وقت ہندوستان پر عادل شاہ سوری کی حکومت تھی جبکہ

ایران پر طہاسپ اوّل صفوی خاندان کا دورِ حکومت (۱۵۰۱-۱۷۳۶) تھا- ہمایون بادشاہ کے لشکر کے ساتھ جو لوگ شیراز، ایران سے ہندوستان آئے تھے ان میں لوگوں کی اکثریت واپس ایران نہیں گئی تھی بلکہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں رہنے لگی تھی- آپؒ بھی ایران واپس نہیں گئے اورادھر ہندوستان میں رہنے لگے- آپؒ سید رحمت ولی شاہ، ابن سید نعمت ولی شاہ، ابن سید مبارک ولی شاہ، ابن سید عمر ولی شاہ، ابن سید مہر ولی شاہ، ابن سید عباس شاہ، ابن سید احمد ولی شاہ، ابن سید رحمت ولی شاہ، ابن سید نعمت ولی شاہ، ابن سید نظام الدین بخاری، ابن سید ناصر الدین محمود بخاری، ابن سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری، ابن سلطان احمد کبیر، ابن سید جلال الدین ابوالبرکات حسن میر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (اوچ شریف ملتان) کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ ایران کے مشہور شہر "شیراز" میں پیدا ہوئے اور ہندوستان کے شہر "فتح پور سِکری" میں وفات پائی اورادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اسی نسبت سے آپؒ کی اولاد جو برصغیر پاک وہند کے مختلف شہروں اور علاقوں میں آباد ہے سادات "شیرازی" کے نام سے مشہور و معروف ہے- آپؒ کی اولاد اصل میں سید بخاری ہیں کیوں کہ آپؒ سید جلال الدین ابوالبرکات حسن میر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں- یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ آپؒ کے ایک جدِ امجد، سید رحمت ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (جن کا شجرے میں ۲۵واں نمبر ہے) کشمیر سے ایران کے شہر شیراز گئے تھے اورادھر مستقل سکونت اختیار کی تھی- سید شیر محمد شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک صاحبزادے، سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرومرشد شیخ محمد سلیم چشتی فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر اسلام کی اشاعت کیلئے سوات کے زیریں علاقہ جسے آج کل ضلع ملاکنڈ کہتے ہیں آئے تھے اورادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی تھی- آپؒ نے ادھر وفات پائی اورادھر ہی گاؤں طوطا کان، ضلع ملاکنڈ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!

آپؒ کی اولاد کا برصغیر پاک وہند میں سادات شیرازی آف سرگودھا، سیالکوٹ، ٹھٹہ، پاڑا چنار یاڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ سے کوئی قریبی تعلق نہیں ہے- ہم حضرت امام موسیٰ کاظم، ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور وہ حضرت محمد الدیباج، ابن حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام کی اولاد میں سے ہیں- ان کا بھی ایک جدِ امجد جن کا نام سید شیر علی شاہ تھا جو ہمایون بادشاہ کے لشکر کے ساتھ شیراز، ایران سے ہندوستان آئے تھے اورادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی تھی- ایک لحاظ سے ہم ایک دوسرے کے چچا زاد بھائی لگتے ہیں- ہم اپنے دوسرے تمام سادات بھائیوں، شیرازی، گیلانی، مشہدی، ترمذی، گردیزی، سبزواری، واسطی اور بنوری وغیرہ جو آج کل برصغیر پاک وہند کی مختلف جگہوں میں آباد ہیں کو انتہائی عزت اور قدر کی نگاہ

سے دیکھتے ہیں کیوں کہ ہم یا تو حضرت امام حسن مجتبیٰ کی اولاد میں سے ہیں یا ہم حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں- ہمارا ایک مبارک خون ہے اور ہم سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں-

(۳۴) : حضرت پیر سید محمد ابراہیم شاہ شیرازی المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے ساتھ ہی بنی نوع انسان کی بھلائی اور رشد وہدایت کے لئے باقاعدہ اہتمام فرمادیا تھا۔ ہر دور اور ہر زمانے کے لئے انبیاء ورسل علیہم السلام مبعوث ہوتے رہتے رہے۔ جنہوں نے خُدا وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت کا پرچار کیا اور اس کا پیغام بندوں تک پہنچایا۔ حضور نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اس دُنیا سے پردہ پوشی کے ساتھ ہی انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ موقوف تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی رشد وہدایت اور اپنے دین کی ترویج کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے اُن بندگانِ خاص کو منتخب فرمایا۔ جن کی بدولت کفر وشرک کی بستیاں نورِ ایمانی سے منور ہوتی رہیں اور زمانے کے جبر کے باوجود اسلام اپنی اصلی حالت میں آج تک زندہ ہے۔ انہی خاص بندوں میں سید محمد ابراہیم شاہ شیرازی المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکتِ بھی تھی۔ جنہوں نے اپنے قول وگفتار، عمل وکردار سے نہ صرف دین کی تبلیغ وترویج کا فریضہ سرانجام دیا بلکہ ملت اسلامیہ کی ہر افتاد میں راہنمائی ورہبری فرمائی۔ حمید اللہ زخمی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک آرٹیکل رسالہ آئینہ شمارہ دسمبر ۱۹۶۵عیسوی کے مطابق حضرت شیخ سلیم چشتی فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ کو تقریباً پچیس برس کی عمر میں اپنی خلافت دے کر خرقہ عطاء فرمایا اور ملاکنڈ ایجنسی میں ارشاد و تلقین کی خدمت سپرد کرکے رخصت کیا- آپؒ مختلف مقامات سے ہوتے ہوئے طوطا کان پہنچے اور وہیں آپ نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو رشد و ہدایت فرمائی اور یہیں اسی (80) سال کی عمر میں وصال فرمایا اور مدفون ہوئے- "

آپؒ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید شیر محمد ولی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ تھا جو ہمایون بادشاہ کی فوج کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے تاکہ عادل شاہ سوری، ابن سلیم شاہ سوری، ابن فرید خ ان المعروف شیر شاہ سوری کے ہاتھوں ہندوستان کی چھینی ہوئی حکومت واپس لے سکیں- اس کے بعد سید شیر محمد ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ واپس شیراز نہیں گئے اور ہندوستان میں ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کا شجرۂ نسب مبارک سید ناصر الدین محمود بخاری ابن سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری (اوچ شریف) سے ہوتا ہوا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اکتسویں (۳۱) پشت پر جا پہنچتا ہے۔ آپؒ ایک روحانی پیشوا شیخ سلیم چشتی فتح پوری (۱۴۷۸ - ۱۵۷۲)) کے ممتاز شاگردوں اور خُلفاء میں سے تھے۔ شیخ سلیم چشتی فتح پوری ۸۹۱ ہجری کو پیدا ہوئے اور ۲۹ رمضان المبارک ۹۷۹ ہجری کو فتح پور، ہندوستان میں رحلت فرمائی۔ ان دنوں صوفیاء کرام اور مشائخ عظام

اپنے خاص شاگردوں، خُلفاء اور دینی طلبہ کو دین کی اشاعت اور ترویج کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں بھیجا کرتے تھے۔ انہی میں سے ایک سید محمد ابراہیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھے جو ۲۵ سال کی عمر میں مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر کے عہدِ حکومت (۱۵۵۵-۱۶۰۶) میں ۱۵۷۱ عیسوی بمطابق ۹۷۸ ہجری میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے دہلی سے سوات رانیزئی جسے آج کل ملاکنڈ ایجنسی کہتے ہیں تشریف لائے۔ آپؒ نے موجودہ گاؤں پیر خیل کی بنیاد رکھی۔ اس میں مسجد اور اسلامی تعلیمات کی ترویج کے لئے خانقاہ بھی بنوائی۔ آپ کی اولاد گاؤں پیر خیل میں آباد ہے اور متمول زندگی گزار رہی ہے۔

آپؒ ایک نہایت پرہیز گار اور خداترس انسان تھے۔ آپؒ فقہ، حدیث اور قرآن شریف کے بہت بڑے مفسر تھے۔ قرآن شریف زبانی یاد تھا اور اپنے وقت کے بڑے بڑے صوفیاء کرام اور درویشوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپؒ نہایت ہی نرم خو، صابر اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ آپؒ ہمیشہ سادہ زندگی بسر کرتے اور اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مخلوقِ خدا کی خدمت میں گزارتے تھے۔ آپؒ نے ہزارناؤ پہاڑ پر ایک مسجد بھی تعمیر کروائی تھی جہاں آپؒ نے کافی عرصہ دین کی اشاعت اور تبلیغ میں گزارا۔ میاں عبدالرشید کی کتاب تذکرۂ علماء کبار و مشائخ عظام صوبہ سرحد کے مطابق سید ابراہیم شاہ، سید علی شاہ المعروف پیر باباؒ بونیر کے خلفاء اور شاگردوں میں سے تھے۔ سید محمد ابراہیم شاہ شیرازی دہلی سے ۱۵۷۱ عیسوی کو جہلم آئے اور یہاں سے آپؒ سوات رانیزئی (موجودہ ملاکنڈ ایجنسی) اپنے پیر و مرشد شیخ سلیم چشتی فتح پوری کی ہدایت کے مطابق دین کی اشاعت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؒ نے سب سے پہلے پیر پیائی، نوشہرہ میں کچھ عرصہ کے لئے قیام فرمایا پھر اس کے بعد پیران کلے ملاکنڈ ایجنسی تشریف لے گئے۔ آپؒ کے مریدانِ خاص اٹے بابا. یوسف بابا، سلطان بابا، سید بابا اور حضرت خواجہ بابا جن کا تعلق پٹھانوں کے مشہور قبیلہ یوسف زئی سے تھا، نے آپؒ کو پیران کلے سے طوطاکان لے آئے تاکہ آپؒ سے اسلامی تعلیمات حاصل کر سکیں۔ آپؒ نے اپنی بے مثال عبادت، سچائی اور دیانت داری سے لوگوں کو بہت متاثرہ کیا جس کی وجہ سے بہت سے غیر مسلم بھی مشرف با اسلام ہوئے۔ جوں جوں عمر بڑھتی گئی آپؒ کے علم و عرفان میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ اس پر آپؒ کے بشری حسن و جمال اور مردانہ وجاہت و جلال ہر ملنے والے کو مسحور کر دیتا۔ جو شخص ایک بار آپؒ کی محفل میں ہم کلامی سے مشرف ہو جاتا وہ ہمیشہ کے لئے آپؒ کا ہو جاتا۔ یہ آپؒ کی صحبت کا اعجاز تھا کہ ہر آنے والے دن آپؒ کے حلقہء احباب میں اضافہ ہوتا گیا اور آپؒ کی دعوت و تبلیغ اور پند و نصیحت کبھی رائیگاں نہیں گئی بلکہ لاکھوں راہ گم کردہ مسلمانوں کو راہ راست پر لانے اور ہزاروں غیر مسلموں کو اسلام کے نور سے منور کرنے کا سبب و موجب بنی۔ آپؒ راست گوئی اور حق بیانی میں کبھی کسی مصلحت کا شکار ہوئے اور نہ ہی کوئی خوف آپؒ کو روک سکا۔ ہمیشہ یہ کوشش

رہی کہ کسی کی دل آزاری کیے بغیر مسلک اہل السنت والجماعت کا پرچاراور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تکرار کرتے رہے۔

لوگوں کو آپؒ کے ساتھ اس قدر لگاؤ تھا کہ ایک دفعہ وہ فکر مند ہوئے کہ ایسا نہ ہو کہ سید محمد ابراہیم شاہ باباؒ اپنے ملک واپس چلے جائیں تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ آپؒ کی شادی یہاں کرادی جائے تو آپؒ یہاں سے کہیں نہیں جاسکیں گے۔ انہوں نے حضرت محمد ابراہیم شاہ باباؒ کی شادی ایک معزز گھرانے میں کرادی۔ لوگ پھر بھی فکر مند رہتے تھے کہ آپؒ اپنی رفیقۂ حیات کو کہیں بھی لے جاسکتے ہیں تو انہوں نے باہم فیصلہ کیا کہ حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جائیداد میں سے پورا حصہ دیا جائے تو آپؒ کا یہاں سے جانا مشکل ہو جائے گا لہٰذا انہوں نے آپؒ کو بطور حصہ دار کافی زمین عطیہ کر کے دیدی اوراسی طرح انہوں نے حصار بابا کو ہمیشہ کے لئے اپنا بنالیا- تذکرۂ السادات شیر ازی از پیر زادہ قاضی سید غلام رحمانی القادری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق سید محمد ابراہیم شاہ شیر ازی سید بہادر بابا رحمۃ اللہ علیہ کے داماد اور سید کستیر گل المقلب شیخ رحمکار کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشہرہ کے بہنوئی تھے۔ کاکا صاحبؒ ۹۸۳ ہجری میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۰۶۳ ہجری کو رحلت فرمائی۔ سید محمد ابراہیم شاہ شیر ازی کے چار صاحبزادے اور تین بیٹیاں تھیں۔ بڑے صاحبزادے کا نام سید حسن شاہ عرف اسو بابا رحمۃ اللہ علیہ تھا جو اپنے والد ماجد کے خلیفہ اور سجادہ نشین تھے اور نہایت ہی پرہیز گار اور متقی انسان تھے اور ہر وقت قناعت وریاضت اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ دوسرے صاحبزادے کا نام سید محمد فتح خان شاہ تھا وہ بھی نہایت ہی پرہیز گار اور نیک انسان تھے۔ تیسرے صاحبزادے کا نام سید محمد ریحان شاہ تھا وہ بھی نہایت ہی پرہیز گار اور نیک انسان تھے۔ چوتھے صاحبزادے کا نام سید محمد رحمان شاہ تھا۔ جنہوں نے خرقہ ء خلافت اپنے والد ماجد سے حاصل کیا تھا آپؒ دنیاوی جاہ و جلال سے بے پرواہ اور مستغرق بہ یاد مولا تھے۔ آپؒ نے تمام عمر شادی نہیں کی ساری عمر مجردرہ کر یاد الٰہی میں گزاری۔ بی بی دُرمرجان زوجہ قطب الدین عرف شیخ بابا، بی بی رابعہ عرف پیر آبئ اور بی بی عائشہ۔ آپؒ کی تمام اولاد کو بہت عرصہ تک روحانی اقتدار حاصل رہا۔ آپؒ کی اولاد پیر خیل، بٹ خیلہ، باغ کنڈی شریف، سفرونہ (دیر پائیں) اُغزبانڈہ، لنڈی، باڑہ، کنشئی (بٹگرام) چنار کوٹ، سنگل کوٹ، جلوڑا، بالا کوٹ (مانسہرہ) اور تانگیر کوہستان میں آباد ہے اور متمول زندگی گزار رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ سید محمد ابراہیم شاہ شیر ازی عرف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کو دینی ودنیاوی اوراُخروی کامیابیاں وکامرانیاں نصیب فرمائیں۔ آمین!

سید محمد ابراہیم شاہ باباؒ ۹۵۳ھ بمطابق ۱۵۴۶ عیسوی میں شیراز میں پیدا ہوئے اور ۱۲ رجب المرجب ۱۰۳۳ھ بمطابق ۱۶۲۴ عیسوی میں ملاکنڈ ایجنسی کے گاؤں پیر خیل میں وفات پائی اور آپؒ علاقہ طوطاکان کے حصار گاؤں کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

شجرۂ طیبہ سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ: (۱) سید محمد ابراہیم شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۲) سید شیر محمد ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۳) سید رحمت ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۴) سید نعمت ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۵) سید مبارک ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۶) سید عمر ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۷) سید مہر ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۸) سید عباس شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۹) سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۰) سید رحمت ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۱) سید نعمت ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۲) سید نظام الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۳) سید ناصر الدین محمود بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۴) سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۵) سید سلطان احمد کبیر رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۶) سید جلال الدین حسن میر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۷) سید علی المؤید رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۸) سید ابو علی، جعفر رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۱۹) ابوالفتح، صفی الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۲۰) محمود اصغر مختاراللہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۲۱) شیخ المشائخ جلال الدین احمد قتال بخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۲۲) شہاب الدین عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۲۳) ابوعبد اللہ، علی اصغر الاشتر رحمۃ اللہ علیہ، ابن (۲۴) ابو علی، جعفر ثانی عسکری سلام اللہ علیہ، ابن (۲۵) حضرت امام علی نقی سلام اللہ علیہ، ابن (۲۶) حضرت امام محمد تقی سلام اللہ علیہ، ابن (۲۷) حضرت امام علی رضا سلام اللہ علیہ، ابن (۲۸) حضرت امام موسی کاظم سلام اللہ علیہ، ابن (۲۹) حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ، ابن (۳۰) حضرت امام محمد باقر سلام اللہ علیہ، ابن (۳۱) حضرت امام علی زین العابدین سلام اللہ علیہ، ابن (۳۲) حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ، ابن (۳۳) خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا، زوجۂ محترمہ حضرت امام علی شیر خدا سلام اللہ علیہا، بنت (۳۴) حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم - (تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان)-

(۳۵) : حضرت پیر سید حسن شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بہت متقی، پرہیز گاراور بڑے صاحبِ کرامت بزرگ تھے۔ تمام لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ آپؒ سید محمد ابراہیم شاہ عرف حصار باباؒ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزندِ ارجمند تھے۔ جو اپنے والد ماجد کے خلیفہ اور سجادہ نشین تھے۔اور ہر وقت قناعت وریاضت اور عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ آپؒ نے اپنے والد بزرگوار سے دینی تعلیم حاصل کی تھی۔ تذکرۂ علماء کبار اور مشائخِ عظام فرنٹئیر از میاں عبدالرشید، آپؒ اخوند محمد پائندہ ابن اخوند درویزہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ آپؒ کے تین بھائی اور تین بہنیں تھیں۔سید محمد فتح خان شاہ،سید محمد ریحان شاہ،سید رحمان شاہ،بی بی دُرمر جان،بی بی رابعہ عرف پیر آبئ اور بی بی عائشہ۔ آپؒ کے دو بیٹے تھے۔ سید ہارون شاہ عرف سید باباور سید حسین شاہ عرف اسوباباباغ کنڈی شریف۔ آپؒ کی اولاد پیر خیل،بٹ خیلہ، ملاکنڈ ایجنسی، باغ کنڈی شریف، گل آباد، سفرونہ (دیر پائیں)، چنار کوٹ، سنگل کوٹ، لمی (مانسہرہ) اُغزبانڈہ، باڑہ اور لنڈئی (بٹگرام) میں آباد ہے اور متمول زندگی گزار رہی ہے۔ آپؒ گاؤں پیر خیل میں ۹۷۷ ہجری میں پیدا ہوئے اور یہیں ۱۰۶۰ ہجری میں انتقال فرمایااور پیر خیل گاؤں کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔ پیر خیل گاؤں کے جنازگاہ میں زیتون کا ایک پرانا درخت ہے جو حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے سے اب تک شان وشوکت سے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین! (جمعہ،۲۷ مئی ۲۰۱۶عیسوی)۔

(۳۶) : حضرت پیر سید ہارون شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ نہایت ہی متقی، پرہیز گار اور خوفِ خُدا رکھنے والے انسان تھے۔لوگ آپؒ سے بہت عقیدت رکھتے تھے۔ آپؒ "سید بابا" کے نام سے مشہور تھے۔ آپؒ سید حسن شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے بیٹے تھے- آپؒ کا صرف ایک ہی بھائی تھا جن کا نام سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا اوروہ باغ کنڈی شریف ضلع دیر پائیں میں آسودۂ خاک ہیں سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بیٹے کا نام سید قطب الدین شاہ تھا جن کی اولاد باغ کنڈی شریف، گل آباد اور سفرونہ تحصیل ادین زئی، ضلع دیر پائیں میں آباد ہے۔ حضرت پیر سید ہارون شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے تھے۔ سید محمد یوسف شاہ رحمۃ اللہ علیہ، والد محترم سید شہزاد گل بابا رحمۃ اللہ علیہ جن کی اولاد گاؤں پیر خیل میں آباد ہے اور حاجی سید محمد احمد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ، والد محترم سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ- حضرت پیر سید ہارون شاہ رحمۃ اللہ علیہ گاؤں پیر خیل، موجودہ ضلع ملاکنڈ میں پیدا ہوئے اور یہیں انتقال فرمایا۔ آپؒ اپنے والد ماجد سید حسن شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پہلو میں پیر خیل گاؤں کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔ آپؒ کی اولاد پیر خیل، اُغزبانڈہ، لنڈئی، باڑہ، کنشئی ضلع بٹگرام، چنار کوٹ، سنگل کوٹ، جلوڑا، بالاکوٹ ضلع مانسہرہ اور تانگیر، کوہستان میں آباد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

[

(۳۷) : سید محمد احمد شاہ شیرازی المعروف "حاجی بابا" رحمۃ اللہ علیہ-

آپؒ نہات ہی پرہیز گار، متقی اور خدا ترس انسان تھے- آپؒ اپنے ابائی گاؤں پیر خیل، موجودہ ضلع ملاکنڈ میں پیدا ہوئے اور ۱۶۸۵ عیسوی کو اپنے گاؤں اغزبانڈہ میں وفات پائی اور حاجی بابا مقبرہ (نزد شنگلی پائیں) جو ان کی زمین کے آخری حصے میں واقع ہے میں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ کا ایک بیٹا، پیر سید سعادت شاہ اوردو بیٹیاں تھیں-ایک بیٹی کی شادی سید اکبر شاہ المعروف اخون سالاک بابا رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے سے ہوئی تھی جبکہ دسری بیٹی کا انتقال شادی سے پہلے ہؤا تھا وہ آبئ بختاؤرہ کے نام سے مشہور ہیں اور سنگل کوٹ میں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ نے کئی بار حج کی سعادت حاصل کی تھی-ان دنوں لوگ بہت مشکل سے حج ادا کرتے تھے کیوں کہ لوگ حج کیلئے پیدل جایا کرتے تھے- آپؒ "حاجی بابا" کے نام سے مشہور تھے- جب سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ کے لشکر نے پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے زیر قیادت پکھل کے مسلم راجہ، سلطان محمود پر لشکر کشی کی اوران سے پوراعلاقہ بزور طاقت فتح کیا تو ان دنوں حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ حج کیلئے گئے ہوئے تھے- جب آپؒ حج سے واپس آئے اورآپؒ کو معلوم ہوا کہ ایک مسلم ترک راجہ سے پورا علاقہ زبردستی چھین لیا گیا ہے تو آپؒ نے کہا کہ ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان سے بزور طاقت کیوں حکومت چھین لی ہے؟اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ خفا ہوئے- آپؒ ان ترک راجگان جو بحالی شریف موجودہ ضلع مانسہرہ کے ایک گاؤں میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے کے پاس گئے اوران سے کہا کہ جوزمین میرے بیٹے، پیر سید سعادت شاہ کے حصے میں آئی ہے وہ آپ واپس لے لیں اس پرانہوں نے آپؒ سے کہا کہ یہ ہمارے لئے بہت ہی مشکل ہوگا کہ ہم دوسرے ترمذی سادات اورسواتی قبیلوں کے درمیان یہ زمینیں استعمال کرسکیں؟ لہٰذا انہوں نے زمین لینے سے انکار کر دیا- اس کوکہتے ہیں "کامل ولایت اوربزرگی"- وہ آپؒ کی اس ایمانداری، دیانتداری اورسچائی سے اتنے متاثر ہوئے کہ ان میں سے ایک ترک راجہ نے اپنی بیٹی کی شادی کا رشتہ آپؒ کے بیٹے، پیر سید سعادت شاہ سے کرا دیا اورساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ جو زمین آپؒ کے بیٹے کے حصے میں آئی ہے ہم اس کوآپ کیلئے بخش دیتے ہیں- اس بات سے حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ خوش ہوئے اورترک شہزادی کی شادی اپنے اکلوتے بیٹے سے کرادی- موجودہ سادات شیرازی چنار کوٹ، سنگل کوٹ اور لمی اس ترک شہزادی کی اولاد ہے- آپؒ کی زاتی آشیاء میں سے ان کے بڑے پوتے، سید پیر امام شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں پگڑی، منجھلے پوتے، سید معاذالدین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں قرآن شریف اور سب سے چھوٹے پوتے، سید محمد عیسیٰ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں تلوار آئی تھی-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین !

(۳۸) : پیر سید سعادت شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بہتت متقی، پرہیز گاراور بہادرانسان تھے- آپؒ اپنے آبائی گاؤں پیر خیل موجودہ ضلع ملاکنڈ میں ۱۶۲۰ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۱۷۰۰ عیسوی کو سنگل کوٹ ضلع مانسہرہ میں وفات پائی اور سنگل کوٹ کے قریب شکر کوٹ میں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ اپنے والد حاجی سید محمد احمد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے چچا سید محمد یوسف شاہ، ابن سید ہارون شاہ کا بھی ایک ہی بیٹا تھا جن کا نام سید شہزاد گل رحمۃ اللہ علیہ تھا جن کی اولاد گاؤں پیر خیل ضلع ملاکنڈ میں آباد ہے- پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ضلع مانسہرہ کے گاؤں چنار کوٹ، سنگل کوٹ، لمی، شکر کوٹ، جلوڑا بالا کوٹ اور ضلع بٹگرام کے گاؤں اغزبانڈہ، لنڈئی، باڑا، کنشئی اور مشکنڈ میں آباد ہے اور خوشحال زندگی بسر کر رہی ہے- آپؒ کی اولاد ضلع نوشہرہ کے گاؤں شیدو، ضلع بونیر کے ایک گاؤں امبیلہ، ضلع صوابی کے گاؤں ٹوپی، کالاڈھاکہ کے گاؤں اکازو، تاں گیر، تھائی لینڈ کے شہر پٹسنلوک اور برما کے شہر شویبو میں بھی آباد ہے جن کے اباؤاجداد نے اپنے گاؤں اغزبانڈہ اور چنار کوٹ سے کافی عرصہ پہلے ہجرت کی تھی- پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی کا تعلق ترک راجگان خاندان سے تھا جبکہ دوسری بیوی کا تعلق سواتی کے دودال قبیلے سے تھا- ترک بیوی سے آپؒ کے پانچ بیٹے تھے- سید رکن الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (جد امجد سادات لمی)، سید سراج الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (جد امجد سادات چنار کوٹ)، سید محمد آیاز شاہ رحمۃ اللہ علیہ (جد امجد سادات سنگل کوٹ) جبکہ دو بیٹوں کا بچپن میں انتقال ہوا تھا- دودالہ بیوی سے آپؒ کے تین بیٹے تھے: سید پیر امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ، سید معاذالدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور سید محمد عیسی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جن کی اولاد ضلع بٹگرام کے گاؤں اغزبانڈہ، لنڈئی، باڑہ، کنشئی اور مشکنڈ میں آباد ہے-

جب سید جلال شاہ المعروف سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سُسر پکھل کے راجہ سلطان محمود سے حکومت چھیننے کا فیصلہ کیا تو سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ کو سید محمد شاہ عرف دیوان راجہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے یا بعض لوگوں کے مطابق آپؒ کے چچازاد بھائی، میاں سید مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے مشورہ دیا کہ چونکہ اقوام سواتی کے بیشتر افراد سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہیں لہٰذا بہتر یہ ہو گا کہ حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے کسی پوتے کو اپنے لشکر کا سربراہ بنالیا جائے چنانچہ سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ نے پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے لشکر کا سربراہ بنالیا- سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ کا لشکر پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی سربراہی میں بہت بہادری سے لڑا اور پورا علاقہ ایک طرف الائی سے لیکر مانگل تک اور دوسری طرف اگرور سے لیکر جھیل سیف الملوک تک ۱۶۴۸ عیسوی کو فتح کیا- سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ اور سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان بہت اچھا تعلق تھا- ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے تھے اور ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتے تھے- تقسیم کے وقت پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ

اللہ علیہ کو کل مفتوحہ اراضی کا ۱/۱۶ حصہ دیا گیا جو موجودہ ضلع بٹگرام اور مانسہرہ میں واقع ہے- پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنی زمینوں کو جو مختلف جگہوں میں واقع تھیں دیکھنے کیلئے گھوڑے پر سوار ہو کر جایا کرتے تھے آپؒ کی زندگی میں کسی نے آپؒ کی ایک انچ زمیں پر قبضہ نہیں کیا تھا- مگر افسوس کہ بعد میں آپؒ کی اولاد سے مختلف جگہوں میں کافی زمینیں زبردستی چھین لی گئیں-للہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العلمین-

(۳۹) : سید معاذالدین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ بہت متقی، پرہیز گار اور خُدا ترس انسان تھے- آپؒ کا اسم گرامی سید معاذالدین شاہ تھا- سید معروف شاہ شیرازی نے اپنی کتاب "سرحد میں مغل اعظم کا اسلامی مشن و شجرۂ سادات شیرازی" میں سید محمد زرین شاہ لکھا ہے جو درست نہیں ہے- آپؒ اپنے والد کی دودالہ بیگم سے دوسرے صاحبزادے تھے۔ آپؒ کے آٹھ بھائی تھے: تین بھائی دودلہ دادی صاحبہ سے تھے جن کے نام سید پیر امام شاہ، سید عیسیٰ شاہ اور آپؒ خود تھے۔ پانچ بھائی ترک والدہ صاحبہ سے تھے جن کے نام سید سراج الدین شاہ، سید رکن الدین شاہ اور سید محمد آیاز شاہ تھے۔ سید حسین شاہ شیرازی آف بٹکوئی سنگل کوٹ کے مطابق آپؒ کی ترک والدہ صاحبہ کے تین بیٹے بچپن ہی میں فوت ہوئے تھے۔ آپؒ کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جن کا نام سید محبوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپؒ کی اولاد اُغزبانڈہ، باڑہ، لنڈئی اور کنشئی میں آباد ہے۔ آپؒ اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ادھر ہی وفات پائی اور "حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ" کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین !

(۴۰): سید محبوب شاہ شیرازی المعروف "ملابابا" رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ نہات ہی پرہیز گار، متقی اور خوفِ خدا رکھنے والے انسان تھے- آپؒ بہت ہی نرم خو، صابر اور اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے-اسی لئے تمام لوگ آپؒ سے بہت عقیدت اور پیار کرتے تھے- آپؒ بہت بڑے عالمِ دین بھی تھے اس لئے آپؒ "ملاباباجی" کے نام سے مشہور و معروف تھے- آپؒ سید معاذالدین شاہ بابا ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے- جبکہ آپؒ کے بڑے چچا سید پیر امام شاہ بابا کے تین بیٹے تھے اور سب سے چھوٹے چچا سید محمد عیسی شاہ بابا کے دس بیٹے تھے- آپؒ کے اپنے آٹھ صاحبزادے تھے:(۱) سید عزت اللہ شاہ عرف بانڈے بابا (۲) سید آمیر آصف شاہ عرف لنڈئی بابا (۳) سید برکت اللہ شاہ عرف کنشئی بابا (۴) سید عبداللہ شاہ (۵) سید ذالفقار شاہ (۶) جد امجد سید محمد حسین شاہ (۷) جد امجد سید فقیر شاہ جن کی اولاد برما کے

مشہور شہر شویبو میں آباد ہے (۸) سید طالب حسین شاہ جو سید محبوب شاہ بابا کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- ان کے ساتھ آپؒ کے والد صاحب بہت پیار کرتے تھے- آپؒ اپنے بھائیوں میں سے نہات ہی ذہین اور لائق تھے-سید حبیب الرحمان شاہ بابا کے مطابق آپؒ دینی علم حاصل کرنے کیلئے گئے تھے لیکن کبھی واپس نہیں آئے - سید محبوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آپؒ کی جدائی پر بہت زیادہ غمگین اورافسردہ رہتے تھے- آپؒ اکثر نیکہ گٹہ (ڈیڈی سٹون) پر بیٹھا کرتے تھے اور اپنے کھوئے ہوئے بیٹے کے آنے کا انتظار فرماتے تھے- بعض بزرگ صاحبان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپؒ شمال یعنی تھاکوٹ / الائی کی طرف سے آئے تھے جنھیں دیکھ کر سید محبوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ روئے- سید طالب حسین شاہ بابا نے پوچھا بابا جان! آپ کیوں رورہے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا میں اس لئے رورہا ہوں کہ تمھاری غیر موجودگی میں تمھارے بھائیوں نے تمام زمینیں آپس میں تقسیم کی ہیں اور تمہارا حصہ نہیں رکھا ہے اس پر سید طالب حسین شاہ بابا نے فرمایا- بابا جان! کوئی بات نہیں ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا ہے میرے لئے یہی کافی ہے- دل میں تو ضرور خفا ہوئے ہونگے لیکن زبان سے کچھ نہیں بولے- اس کے بعد جب گئے تو کبھی واپس نہیں آئے- شائد کہیں شادی کی ہو اور اس لئے نہ آئے ہوں کہ اب جانے کا کیا فائدہ؟ باپ کی تمام جائیداد تو بھائیوں میں تقسیم ہو چکی تھی-اب باوثوق زرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بونیر کے گاؤں امبیلہ میں آپؒ کی اولاد آباد ہے بہت عزت مند اور تعلیم یافتہ لوگ ہیں، خوشحال اور متمول زندگی گزار رہے ہیں- خدا انھیں ہمیشہ خوش وخرم اور آباد رکھے- آمین! سید محبوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال اپنے گاؤں اغزبانڈہ میں ہوا اور آپؒ "حاجی بابا" کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں-انّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!

(۴۱) : سید امیر آصف شاہ شیرازی المعروف لنڈئی بابا رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ ایک متقی، پرہیز گار اور خُدا ترس انسان تھے۔ تمام لوگ آپؒ سے بہت پیار اور محبت کرتے تھے- آپؒ اپنے والدین کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے-چونکہ آپؒ لنڈئی میں رہائش پزیر تھے اس لئے آپؒ لنڈئی بابا کے نام سے مشہور تھے-آپؒ سید محبوب شاہ المعروف "مُلا باباجی"، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف "حاجی بابا"، ابن سید ہارون شاہ المعروف "سید بابا"، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- چونکہ آپؒ کے والد صاحب، سید محبوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اسلئے آپؒ کا کوئی چچا نہیں تھا-آپؒ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ سید محمد سعید شاہ، سید نعمت ولی شاہ، سید رحمت ولی شاہ، سید مبارک ولی شاہ، دادی صاحبۂ سادات خار گاڑے اور والدۂ محترمہ سید میاں عمر شاہ رحمۃ اللہ علیہ- آپؒ سید ولایت شاہ شیرازی، ڈاکٹر صفیہ جلال شیرازی، ڈاکٹر فریدہ شیرازی، سید آصف شاہ شیرازی اور سید منظور حسین شاہ شیرازی کے جد امجد تھے- آپؒ کا عصا مبارک سید غازی شاہ بابا رحمۃ اللہ

علیہ کے گھر آج بھی موجود ہے- آپؒ اپنے گاؤں اغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور لنڈئی میں انتقال فرمایا اور لنڈئی بابا مقبرہ واقع اغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں-اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!

(۴۲):حضرت سید رحمت ولی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ ایک متقی، پرہیز گار اور محنت کش انسان تھے۔ آپؒ سید امیر آصف شاہ المعروف لنڈئی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپؒ نے اپنے چچا سید عزت اللہ شاہؒ کی بیٹی سیدہ بیگم سے شادی کی تھی۔ جن کا انتقال ۱۹۴۷عیسوی میں ہوا۔ ان سے آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ سید مختاراللہ شاہ، سید محمد شفیع اللہ شاہ، سید نبی اللہ شاہ عرف منے بابا، سید حبیب اللہ شاہ، بی بی خدیجہ، بی بی عائشہ اور والدہ صاحبہ سید اکرم شاہ۔ آپؒ کا انتقال ۱۸۹۷عیسوی میں اپنی بیوی سیدہ بیگم کے انتقال سے پچاس سال قبل جوانی میں ہوا تھا اور لنڈئی بابا مقبرہ واقع اغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں۔ اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۴۳):حضرت سید محمد شفیع اللہ شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ ایک متقی، پرہیز گار اور جفاکش انسان تھے۔ آپؒ سید رحمت ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور سیدہ بیگم، بنت سید عزت اللہ شاہ المعروف بانڈے بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپ بہت مشہور طبیب بھی تھے۔ آپؒ عین جوانی میں تھائی لینڈ چلے گئے اور وہاں ایک ملائیشیا نژاد تھائی لڑکی جن کا نام فاطمہ تھا سے شادی کرلی جن سے آپؒ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں۔ دو بچوں کے نام معلوم ہیں اور باقی دو کے نام معلوم نہیں ہیں جو تھائی لینڈ (صیام) میں اپنی والدہ صاحبہ کے پاس رہ گئے تھے۔ آپؒ اٹھارہ سال کے بعد اپنے دو بچوں سید ہارون شاہ اور بی بی جانہ کو لے کر پاکستان آئے اور یہاں اپنی منگیتر بی بی حافظہ، بنت محمد صادق شاہ سے شادی کرلی جن سے آپؒ کا صرف ایک بیٹا سید عصر شاہ (وفات ستمبر ۱۹۷۵) پیدا ہوا۔ بی بی حافظہ کے انتقال کے بعد آپؒ نے بی بی رام جانہ سے شادی کرلی جو آپؒ کے چچا زاد بھائی سید علی اصغر شاہ کی بیوہ تھیں۔ اُن سے آپؒ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا بی بی آمنہ (وفات ۸ جنوری ۱۹۸۹) اور سید استان شاہ (وفات اکتوبر ۱۹۶۵) پیدا ہوئے۔ آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۷ء کو اپنے گاؤں میں انتقال ہوا اور سید قاسم شاہ المعروف پاچا بابا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے پہلو میں آسودۂ خاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۴۴): سید ہارون شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ:

آپؒ ایک متقی، پرہیز گاراور محنت کش انسان تھے۔ آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور نرم خو بھی تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ بہت قد آور شخصیت تھے- آپؒ ہمیشہ صاف اور نفیس کپڑے پہنا کرتے تھے- سر پر قراقلی ٹوپی یا عمامہ اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے- آپؒ نے اسلامی تعلیم پاکستان کے مختلف اساتذہ کرام اور ہندوستان میں اسلامی مدارس سے حاصل کی لیکن بد قسمتی سے برطانوی فوج میں بھرتی ہونے کی وجہ سے اپنا درس نظامی مکمل نہ کر سکے- آپؒ کو تعلیم سے بے حد شوق تھا اور چاہتے تھے کہ جو کچھ بھی ہو آپؒ کا اکلوتا بیٹا سید ولایت شاہ شیرازی اعلیٰ تعلیم ضرور حاصل کرے- آپؒ سید محمد شفیع اللہ شاہ، ابن سید رحمت اللہ شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی دادی محترمہ کا نام سیدہ بیگم، بنت سید عزت اللہ شاہ تھا- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی فاطمہ تھا جو ملائشیا نژاد تھائی لڑکی تھیں اور بہت شفیق اور مہربان خاتون تھیں- سید نور غازی بابا رحمۃ اللہ علیہ اور سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ ان کی بہت تعریف کرتے تھے- آپؒ ایک سال کے تھے کہ آپؒ کے والد صاحب نے آپؒ کو اور آپؒ کی ایک بہن، بی بی جانہ کو تھائی لینڈ سے پاکستان لائے تھے پھر آپؒ کبھی بھی واپس تھائی لینڈ نہیں گئے - یتیمی اور یسیری کی ساری عمر ہندوستان اور پاکستان میں رہ کر گزاری- اگر کسی نے ماں باپ دونوں کے بغیر زندگی گزاری ہو تو وہ آپؒ تھے- آپؒ کی والدہ صاحبہ کے ساتھ بھی بہت ظلم ہؤا تھا کہ ان سے دو چھوٹے بچے زبردستی چھین کر پاکستان لائے گئے تھے- البتہ ایک بیٹا ان کے ساتھ چھوڑ دیا گیا تھا جو بعد میں بد قسمتی سے کھجور کے ایک درخت سے گر کر وفات ہؤا تھا- آپؒ کے تین چچے اور تین پھوپھیاں تھیں- سید مختار اللہ شاہ، سید نبی اللہ شاہ عرف منے بابا، سید حبیب اللہ شاہ، بی بی خدیجہ، بی بی عائشہ اور والدۂ محترمہ سید اکرم شاہ- آپؒ کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید عصر شاہ، سید استان شاہ، بی بی جانہ والدۂ محترمہ سید عبدالقیوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور بی بی آمنہ والدۂ محترمہ سید فردوس شاہ- آپؒ کے والد صاحب کی تین بیویاں تھیں: بی بی فاطمہ والدۂ محترمہ سید ہارون شاہ، بی بی حافظہ والدۂ محترمہ سید عصر شاہ، اور بی بی رام جانہ والدۂ محترمہ سید استان شاہ- آپؒ کی عمر آٹھ سال تھی جب آپؒ کے والد صاحب کا انتقال ہؤا پھر آپؒ کی پرورش آپؒ کے سب سے چھوٹے چچا، سید حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کی- آپؒ کی شادی بی بی شاہی روخانہ، بنت سید حبیب اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۹۴۸ کو جلاوطنی کے دوران

چنار کوٹ میں ہوئی تھی۔ آپؒ کا ایک بیٹا اورایک بیٹی ہے: سید ولایت شاہ شیر ازی (مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان) اورزیبا شیر ازی ایم اے صحافت، یونیورسٹی آف پشاور- آپؒ کی تین صاحبزادیاں بی بی زرون، بی بی گل مرجان اور حُسن زیبا کا انتقال بچپن میں ہوُا تھا۔ آپؒ تھائی لینڈ کے شہر ایوتھیہ میں ۱۹۲۰عیسوی میں پیدا ہوئے اور ۷۱ سال کی عمر میں بروز جمعہ، ۳۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ ہجری بمطابق ۵ دسمبر ۱۹۹۱عیسوی کو وفات پائی اوراپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین! (اتوار، ۲۵ ذی الحج ۱۴۴۱ھجری بمطابق ۱۶ اگست ۲۰۲۰)-

(۴۵) : سید ولایت شاہ شیر ازی حفظہ اللہ: آپ کی خواہش ہے کہ پاکستان میں امن ہو، ترقی ہو اور سب لوگ بہت خوشحال ہوں- آپ کی خواہش ہے کہ تمام بچے اور بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تاکہ وہ اپنے ملک و قوم کی ترقی میں کوئی اہم کردار ادا کر سکیں- آپ کی یہ بھی خواہش ہے کہ پاکستان میں فرقہ واریت نہ ہو- تمام مسلمان اپنے آپ کو صرف اور صرف مسلمان سمجھیں- نہ کوئی دیوبندی ہو، نہ کوئی بریلوی- نہ کوئی تعصبی ہو اور نہ کوئی رافضی- سب ایک دوسرے کا دل سے احترام کریں اورایک دوسرے کو سچا مسلمان سمجھیں- آمین! آپ کو صدق میں حضرت ابو بکر، عدل میں حضرت عمر، سخاوت وحیاء میں حضرت عثمان، شجاعت اور علم میں حضرت علی، شہادت میں حضرت امام حسین، زُہد میں حضرت ابوزر غفاری اور عشق میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت پیاراور محبت ہے- آپ کو پاکستان میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا طارق جمیل اور مولانا عبدالستارایدھی بہت پسند ہیں- آپ کو ان لوگوں سے بہت سخت نفرت ہے جو پاکستان، پاک فوج اوراسلام کے ساتھ بغض رکھتے ہیں- آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بٹگرام اورانٹر کامرس گورنمنٹ کامرس کالج ایبٹ آباد سے کیا- آپ نے ایم بی اے قائداعظم کالج آف کامرس اینڈ بزنس ایڈمنسٹریشن، یونیورسٹی آف پشاور سے کیا- آپ میٹرک کے سالانہ امتحان منعقدہ ۱۹۷۸ ضلع بٹگرام میں اوّل آئے تھے- آپ بینک آف خیبر میں بحیثیت سینئروائس پریزیڈنٹ (ایس وی پی) اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے اور ۱۷ مئی ۲۰۱۷ کو ریٹائرہوئے ہیں- آپ سید ہارون شاہ (وفات ۶ دسمبر ۱۹۹۱)، ابن سید محمد شفیع اللہ شاہ، ابن سید رحمت ولی شاہ، ابن سید امیر آصف شاہ عرف لنڈئی بابا، ابن سید محبوب شاہ عرف مُلا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی دادی صاحبہ کا نام بی بی فاطمہ جو ملائشیا نژاد تھائی تھیں اور بہت

شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی شاہی روخانہ، بنت سید حبیب اللہ شاہ ہے جو بہت ملنسار اور شفیق خاتون ہیں اور آج یعنی ۱۰ نومبر ۲۰۲۰ کو خیر سے ۸۷ سال کی ہیں، روبصحت اور تندرست ہیں- آپ کی صرف ایک ہی ہمشیرہ ہے جن کا نام زیبا شیرازی ہے اور وہ یونیورسٹی آف پشاور سے صحافت میں ماسٹر ہیں- آپ کی شادی خانہ آبادی بروز جمعۃ المبارک، ۲۰ رجب المرجب ۱۴۰۲ ہجری بمطابق ۱۴ مئی ۱۹۸۲ کو بی بی گل رعنا، بنت سید جلال شاہ سے ہوئی- آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: انجنئیر سید عمر فاروق شیرازی، انجنئیر سید شاہد فاروق شیرازی، ڈاکٹر سید حیدر فاروق شیرازی، ڈاکٹر سیدہ فریدہ شیرازی اور ڈاکٹر سیدہ فریال شیرازی- آپ کے تمام بچے بہت ہی ذہین، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں-

آپ کی خواہش ہے کہ سادات شیرازی کی تاریخ پر کوئی ایسی نایاب کتاب لکھی جائے جو صدیوں بعد ان کی آئندہ نسلوں کے کام آسکے کہ ان کے اباؤاجداد کون تھے اور ان کے کارہائے نُمایاں کیا تھے کہاں پیدا ہوئے اور کہاں آسودۂ خاک ہیں- لہٰذا آپ اپنی اس خواہش کی تکمیل میں کافی حد تک کامیاب ہوئے اور انشاءاللہ، کتاب "تذکرہ سادات شیرازی" بہت جلد شائع ہو جائیگی- آپ اپنے آبائی گاؤں اغزبانڈہ بٹگرام میں ۲ اپریل ۱۹۶۱ کو پیدا ہوئے- آپ نے ۱۰ فروری ۱۹۹۵ سے حیات آباد، پشاور میں مستقل سکونت اختیار کی ہے- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(45-1) سیدہ گل زیبا شیرازی حفظہا اللہ : آپ سید ہارون شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور بی بی شاہی روخانہ کی اکلوتی صاحبزادی ہیں- آپ نے میٹرک فارورڈ پبلک سکول حیات آباد، پشاور، ایف اے اور بی اے فرنٹئیر گورنمنٹ کالج برائے خواتین، پشاور سے کئے ہیں- آپ نے یونیورسٹی آف پشاور سے جرنلزم اینڈ ماس کمیونیکیشن میں ماسٹر بھی کیا ہے- آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے: شیر جان احمد (پیدائش ۲۰ دسمبر ۲۰۰۷)، حاشر جان احمد (پیدائش 29 نومبر ۲۰۱۱) اور بی بی عائشہ (پیدائش ۶ مارچ ۲۰۱۶)- آپ کے تینوں بچے بہت ہی ذہین اور لائق ہیں اور بیکن ہاؤس سکول سسٹم، حیات آباد، پشاور میں پڑھتے ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۴۶-۱): ڈاکٹر سیدہ فریدہ شیرازی حفظہا اللہ : آپ سید ولایت شاہ شیرازی اور بی بی گل رعنا کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ آپ بروز جمعہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۴ ہجری بمطابق ۲۲ جون ۱۹۸۴ کو اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا

ہوئیں۔ آپ کی شادی ڈاکٹر سید تنویر الحسن شاہ، ابن سید اسرار اللہ شاہ سے ۲۴ مارچ ۲۰۱۱ عیسوی میں ہوئی۔ آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید محمد اذلان شاہ شیرازی (پیدائش ۱۱ مارچ ۲۰۱۴)، سید مومن شاہ بادشاہ (پیدائش ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۰) اور سیدہ سارہ شیرازی (پیدائش ۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵)- آپ کے بچے بہت ذہین، لائق اور محنتی ہیں- آپ نے ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی اور کالج آف فیزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان سے پیڈیاٹرکس میں ایف سی پی ایس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کامیابی و کامرانی اور درازی عمر عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۴۶-۲): انجینئر سید عمر فاروق شیرازی حفظہ اللہ: آپ سید ولایت شاہ شیرازی اور بی بی گل رعنا کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ بروز پیر ۹ ربیع الاول ۱۴۰۹ ہجری بمطابق یکم نومبر ۱۹۸۸ کو اُغز بانڈہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پی اے ایف ڈگری کالج پشاور سے میٹرک اور ایف ایس سی کیا ہے اور یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، پشاور سے میکینیکل انجینئرنگ میں بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی اور آج کل ایس این جی پی ایل، فیصل آباد میں افیسر ہیں۔ آپ بہت ہی ذہین اور محنتی ہیں۔ معلوماتِ عامہ اور حالاتِ حاضرہ میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور زمانۂ طالبِ علمی میں معلوماتِ عامہ کے مقابلوں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کی شادی خانہ آبادی بروز ہفتہ، 14 ربیع الثانی ۱۴۴۰ ہجری بمطابق 22 دسمبر ۲۰۱۸ کو زینب آصف مروت سے ہوئی- آپ کی ماشاء اللہ ایک پیاری سی بیٹی بھی ہے جس کا نام **سیدہ ماہ نور شیرازی** ہے جو بروز جمعرات، ۱۲ شوال المکرم ۱۴۴۱ ہجری مطابق ۴ جون ۲۰۲۰ عیسوی کو اس خوبصورت دنیا میں تشریف لائیں- اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ کامیابی و کامرانی اور درازِی عمر عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۴۶-۳) : انجینئر سید شاہد فاروق شیرازی حفظہ اللہ: آپ سید ولایت شاہ شیرازی اور بی بی گل رعنا کے دوسرے فرزند ارجمند ہیں- آپ بروز جمعرات، ۱۱ رجب ۱۴۱۲ ہجری بمطابق ۱۶ جنوری ۱۹۹۲ کو اپنے آبائی گاؤں اغز بانڈہ میں پیدا ہوئے- آپ نے میٹرک اور ایف ایس سی پشاور پبلک سکول، ورسک روڈ پشاور سے کیا- آپ نے یونیورسٹی آف انجنئیرنگ اینڈ ٹکنالوجی پشاور سے میکینیکل انجنئیرنگ میں بی ایس سی کی- آپ نے انسٹیوٹ آف مینیجمنٹ سائنسز حیات پشاور سے ایم پی اے اور بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد سے سپلائی چین مینیجمنٹ میں ایم ایس کیا ہے- آپ کو شعر و شاعری سے بہت لگاؤ ہے- آپ آج کل یعنی ۱۰

نومبر ۲۰۲۰ کو اپنے لئے کسی اچھی سی جاب کی تلاش میں ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۴۶-۴): ڈاکٹر سیدہ فریال شیرازی حفظہا اللہ: آپ بہت ذہین اور ہونہار طالبہ ہیں- آپ سید ولایت شاہ شیرازی اور بی بی گل رعنا کی چھوٹی صاحبزادی ہیں- آپ بروز منگل، ۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۵ ہجری بمطابق ۵ جولائی ۱۹۹۴ کو ایبٹ اباد میں پیدا ہوئیں- آپ نے فارورڈ پبلک سکول حیات آباد پشاور سے میٹرک اور فارورڈ کالج برائے خواتین حیات آباد پشاور سے ایف ایس سی کیا ہے- آپ نے میٹرک اور ایف ایس سی کے سالانہ امتحان میں اپنے خاندان کے تمام بچوں کا ریکارڈ توڑ دیا ہے- آپ نے خیبر کالج آف ڈنٹسٹری پشاور سے بی ڈی ایس اور کالج آف فیزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان سے ایف سی پی ایس پارٹ-۱ کیا ہے- اب آپ کا ایف سی پی ایس پارٹ-۱۱ کا ارادہ ہے- آپ کی شادی خانہ آبادی بروز پیر، ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۴۰ ہجری بمطابق ۲۴ دسمبر ۲۰۱۸ کو سید سعد حسین شاہ شیرازی سے ہوئی- آپ کا ماشاءاللہ ایک پیارا سا بیٹا بھی ہے جس کا نام سید محمد عبد اللہ شاہ شیرازی ہے جو بروز پیر، ۵ محرم الحرام ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۲۴ اگست ۲۰۲۰ کو اس دنیا میں ایا ہے- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے بچے کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۴۶-۵): ڈاکٹر سید حیدر شاہ شیرازی حفظہ اللہ : آپ ایک ذہین، لائق اور ہونہار طالب علم ہیں- آپ ہر بات میں ایک مثال کی حیثیت رکھتے ہیں- آپ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں- آپ اپنے خاندان کیلئے باعث عزت ہیں ۔ آپ اپنے اساتذہ کی عزت اور احترام کو اپنا بنیادی فرض گردانتے ہیں آپ صرف درسی و نصابی کتابیں ہی نہیں پڑھتے ہیں بلکہ ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، میگزین اور دوسرے تمام جدید ذرائع سے مختلف اقسام کی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ آپ محض کتابی کیڑا نہیں ہیں بلکہ آپ علم کے سچے متلاشی اور معلومات کا خزانہ ہیں- آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک صحت مند جسم میں ہی ایک صحت مند دماغ ہوتا ہے اس لئے آپ اپنی صحت کی طرف بھی مساوی انداز میں دیہان دیتے ہیں۔

آپ صرف ذہین ہی نہیں ہیں بلکہ انسانیت کی سچی تصویر بھی ہیں- اخلاق و محبت و مفاہمت آپ کی فطرت کا خاصہ ہے- آپ اپنے والدین اوراساتذہ اور خود سے عمر میں بزرگ افراد کی عزت کرنا آپ کیلئے بہترین کردار کی شرط اول ہے- آپ نے میٹرک اور ایف ایس سی کے سالانہ امتحان میں اپنے خاندان کے تمام بچوں کا ریکارڈ توڑ دیا ہے- یا اللہ! میرے گاؤں کے تمام بچوں کو ایسی ہی توفیق عطاء فرمائے تاکہ وہ اپنے ملک کا نام روشن کریں اور پاکستان کی ترقی میں کوئی اہم کردار ادا کریں-آمین! آپ سید ولایت شاہ، ابن سید ہارون شاہ اور بی بی گل رعنا، بنت سید جلال شاہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند ہیں- آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں: انجنئیر سید عمر فاروق شیر ازی، انجنئیر سید شاہد فاروق شیر ازی، ڈاکٹر فریدہ شیر ازی اور ڈاکٹر فریال شیر ازی-

آپ حیات آباد پشاور میں بروز منگل، ۱۷ رجب المرجب ۱۴۱۷ ہجری بمطابق ۲۶ نومبر ۱۹۹۶ عیسوی کو پیدا ہوئے- آپ نے میٹرک فارورڈ ماڈل سکول حیات آباد، پشاور اور ایف ایس سی اسلامیہ کالج پشاور سے پاس کیا ہے- اس کے بعد آپ نے باچاخان میڈیکل کالج مردان میں ایڈمشن لیا اورآج بروز بدھ، ۲۸ شوال ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۹ جون ۲۰۲۱ عیسوی کو ایم بی بی ایس کے سالانہ امتحان منعقدہ ۱۸ فروری ۲۰۲۱ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہوئے- ہماری دُعاء ہے کہ آپ دُکھی انسانیت کی دل کھول کر دن رات بے لوث خدمت کریں- آمین یارب العالمین!

(۴۷) : سیدہ ماہ نور شیر ازی حفظہا اللہ : آپ انجنئیر سید عمر فاروق شیر ازی اور زینب عمر فاروق شیر ازی کی پہلی صاحبزادی ہیں- آپ بروز جمعرات، ۱۲ شوال المکرم ۱۴۴۱ ہجری مطابق ۴ جون ۲۰۲۰ عیسوی کو اس خوبصورت دنیا میں تشریف لائی ہیں اس طرح آج ۲۱ اپریل ۲۰۲۱ کو آپ ماشاءاللہ ۱۰ ماہ اور ۱۷ دن کی ایک نوجوان لڑکی ہیں- آپ ایسی خوش قسمت بچی ہیں کہ آپ کے دو چاچے، دو ماموں، دو پھوپھیاں، دو خالائیں، ایک دادا جان، ایک نانا جان اور ایک دادی جان ہیں- آپ کی یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ آپ کی پردادی جان بھی ماشاءاللہ حیات ہیں-

آپ کی خواہش ہے کہ تمام بچے اور بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تاکہ وہ اپنے ملک و قوم کی ترقی میں کوئی اہم کردار ادا کر سکیں- آپ کو ان لوگوں سے بہت سخت نفرت ہے جو پاکستان، پاک فوج اور اسلام کے ساتھ بغض رکھتے ہیں- آپ کے دل میں خواہشات کا ایک خزانہ ہے- کبھی آپ سوچتی ہیں کہ آپ ایک ڈاکٹر بنیں گی اور دُکھی انسانیت کی خوب خدمت کریں گی- کبھی آپ سوچتی ہیں کہ آپ ایک جج بنیں گی اور اس طرح لوگوں کو انصاف فراہم کریں گی- کبھی آپ سوچتی ہیں کہ آپ ایک کرکٹر بنیں گی اور گراؤنڈ میں خوب چھکے چوکے لگائیں گی اور بہت شہرت کمائیں گی- کبھی آپ سوچتی ہیں کہ آپ ایک سیاستدان بنیں گی اور اپنے ملک کے عوام کی

بے لوث خدمت کریں گی- کبھی آپ سوچتی ہیں کہ آپ پائیلٹ بنیں گی اوراپنے پیارے ملک پاکستان کی دفاعی حفاظت کریں گی- کبھی آپ سوچتی ہیں کہ آپ "سی ایس ایس" کریں گی اوراپنے ملک کے عوام کی بے لوث خدمت کریں گی- لیکن آج آپ نے اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا کہ یہ دنیاوی خواہشات تو سب بچوں کی ہوتی ہیں- کیوں نہ آپ ایک "حافظہ قرآن" اور جید عالمہ بن جائیں اس طرح آپ اپنے وطن کے بچوں کو اسلامی علوم سے روشناس کرائیں گی، اپنے والدین کے سر پر قیامت کے دن تاج سجائیں گی تاکہ وہ قیامت کے دن بجلی کی طرح جنت میں داخل ہو جائیں- آمین!

قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ دائمی اورابدی زندگی کا مقام آخرت ہے اور دنیا کی اس عارضی قیام گاہ میں ہم صرف اُس امتحان کیلئے بھیجے گئے ہیں کہ خُدا کے دئے ہوئے تھوڑے سے سروسامان، تھوڑے سے اختیارات اورگِنے چُنے اوقات اورمواقع میں کام کرکے ہم میں سے کون اپنے آپ کو خُدا کی جنت کا مُستقل آباد کار بننے کے لئے موزوں ثابت کرتا ہے- میری اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی اور کامیاب زندگی عطاء فرمائے تاکہ اللہ تعالیٰ بھی آپ سے زیادہ سے زیادہ خوش ہو، آپ کے والدین اورسب رشتہ دار بھی آپ سے خوش ہوں اورآپ اپنی قوم کی بہترسے بہتر خدمت کرسکیں- آمین یارب العالمین! (بدھ، ۱۴ذی والحجہ ۱۴۴۱ہجری بمطابق ۵اگست ۲۰۲۰)-

"حصہ دوئم "

الحمدُللہ وحدہ لاشریک لہ والصلوۃ والسلامُ علی من لا نبی بعدہ امابعد!

سادات شیرازی، خیبرپختونخوا، پاکستان کی سو (۱۰۰) عظیم شخصیات پر مُختصر مضمون ہیں جو علمی، روحانی اوراخلاقی لحاظ سے مشہوراور معروف گزری ہیں یاماشاء اللہ حیات ہیں- ویسے تواُن میں سے اکثر پر بڑی بڑی کتابیں لکھی جاسکتی ہیں لیکن مصنف تذکرۂ سادات بخاری وشیرازی، خیبرپختونخوا،(پاکستان) نے اُن کی سوانح حیات پر اِکتفاء کیا تاکہ ہماری موجودہ اورآنے والی نوجوان نسل کواُن کے بارے میں معلوم ہوجائے کہ سادات شیرازی، خیبرپختونخوا، پاکستان میں کیسی کیسی عظیم ہستیاں گزری ہیں جنہوں نے خلقِ خُدا کی خِدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اوراُن کی ان گراں قدرخِدمات کوہمیشہ یاد رکھا جائے گا، انشاءاللہ- میں نے اُن عظیم شخصیات پر مضمون لکھتے وقت اُن کی نُمایاں خصوصیات پر زیادہ زوردیاہے کہ وہ کون بزرگ حضرات تھے؟اُن کی تعلیمی قابلیت کیا تھی اُن کے والدین اوربچوں کے نام کیا تھے اوراُن کی تاریخ پیدائش اوروفات کیا تھی اوروہ کہاں کہاں آسودۂ خاک ہیں وغیرہ- میں نے یہ تمام مضامین بہت خُلوص، محبت اورپیار سے لکھے ہیں-انہیں لکھتے وقت بہت کوشش اور تحقیق سے کام لیاہے- ہم زندہ رہیں یانہ رہیں ان سے سب سادات بھائی ضرور مستفید ہوں گے-

تذکرہ سادات شیرازی کی اس ایڈیشن میں جو اہم شخصیات مطلوبہ معلومات فراہم نہ ہونے کی وجہ سے رہ گئی ہیں ان پر دوسری ایڈیشن میں ضرور مضمون لکھ دیا جائے گا، انشاءاللہ- میں اپنے اُن بھائیوں کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے اُن عظیم شخصیات پر مضمون لکھنے کیلئے مجھے مطلوبہ معلومات فراہم کیں اوراس قابل بنایا کہ میں نے سادات شیرازی، خیبرپختونخوا (پاکستان) کی سوعلمی، روحانی اورسماجی شخصیات پر مضمون لکھنے کاشرف حاصل کیا- آخر میں میری دُعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سب حضرات کو جواس دُنیا میں نہیں ہیں اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے اورجوماشاءاللہ حیات ہیں اُن سب کو ہمیشہ خوش، توانااورآسودۂ حال رکھے- آمین یارب العالمین!

پیر خیل آف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ: پیر خیل تحصیل سوات رانیزئی، ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا کا بہت خوبصورت اور حسین گاؤں ہے- یہ سادات شیر ازی کا سب سے بڑا اور مرکزی گاؤں ہے جو بٹ خیلہ شہر سے ۲۱ کلو میٹر اور چکدرہ پل سے ۳۰ کلو میٹر کی مسافت پر واقع ہے- اس کے شمال میں گاؤں طوطاکان، جنوب میں میخبند، مغرب میں "ہزار ناؤ پہاڑ" اور مشرق میں "پورے غر" واقع ہے- اس گاؤں کے مغرب اور مشرق میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں جو سدا بہار چیڑھ اور زیتون کے گنے اور حسین جنگلات سے ڈھکے ہوئے ہیں- اس گاؤں کے مغرب میں ایک قبرستان بھی ہے جس میں حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آسودۂ خاک ہے- اس قبرستان میں زیتون کا بہت پرانا درخت ہے جو حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے کا ہے- اس گاؤں کے قریب ایک خوبصورت گاؤں واقع ہے جس کا نام "انعام بانڈہ" ہے جس میں سید حسن شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آباد ہے جنہوں نے اس گاؤں کی زمین خریدی ہے- اس گاؤں کے آس پاس بہت سے پانی کے قدرتی نامور چشمے ہیں جن میں "لویا چینا" بہت مشہور ہے- لوگ ان چشموں کے پانی کو زراعت اور پینے کیلئے استعمال کرتے ہیں- اس گاؤں کے لوگ پانی کے ان چشموں پر بہت زیادہ فخر بھی کرتے ہیں- اس گاؤں میں بہت سی مساجد ہیں جن میں مرکزی جامع مسجد، پیر خیل بہت خوبصورت ہے- گاؤں کے لوگ صوم وصلوٰۃ کے بہت پابند ہیں- اس گاؤں میں لڑکوں کیلئے ہائی سکول اور لڑکیوں کیلئے ایک مڈل سکول ہے- اس گاؤں میں ایک بنیادی صحت مرکز (بی ایچ یو) بھی ہے- پیر خیل ضلع ملاکنڈ کی ۲۸ یونین کونسل میں سے ایک خود مختار یونین کونسل ہے جو علاقے کے تمام مواضعات کے ساتھ پکی سڑک کے زریعے منسلک ہے- اس گاؤں کو یہ فخر اور اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے بہت سے ذہین، مہمان نواز، تعلیم یافتہ اور جفاکش لوگ پیدا کئے ہیں جو نہایت ہی امن پسند ہیں اور اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ دوستانہ اور اچھے تعلقات رکھتے ہیں- اس گاؤں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ شکر گذار ہیں جس نے انہیں علاقے میں ایک خود مختار، خود دار اور عزت مند حیثیت سے نوازا ہے- اس گاؤں میں سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے تین صاحب زادوں، سید حسن شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ، سید محمد ریحان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اور سید محمد فتح خان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اور ایک صاحبزادی، بی بی دُر مرجان آبئ کی اولاد آباد ہے جو بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں-

مولانا سید جلال الدین شاہ (فاضل دارالعلوم دیوبند)، مولانا سید عبدالکریم شاہ (فاضل دارالعلوم دیوبند)، سید رحمۃ اللہ شاہ بادشاہ، سید وقاص علی شاہ بادشاہ، سید توقیر علی شاہ بادشاہ، سید سفیر علی شاہ بادشاہ، سید شوکت علی شاہ بادشاہ، سید غلام نبی شاہ بادشاہ، سید عزتمند شاہ بادشاہ، سید فریق جان شاہ بادشاہ، سید صاحب شاہ بادشاہ، سید امجد علی شاہ بادشاہ، سید اختر علی شاہ بادشاہ، سید آیاز شاہ بادشاہ، پیر سید ظاہر علی شاہ بادشاہ، سید اشفاق علی شاہ شیر ازی، سید پیر حسین شاہ بادشاہ ایڈوکیٹ، سید ولایت شاہ شیر ازی (مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان)، سید بختیار شاہ معانی آف بٹ خیلہ، سید شاہ جہان بادشاہ، سید اجمیر شاہ بادشاہ،

سید عبد القدوس شاہ بادشاہ، پروفیسر سید عبد الباری شاہ بادشاہ، سید طفیل شاہ بادشاہ، پیر سید نقیب شاہ بادشاہ، سید اظہر بلال شاہ بادشاہ، سید جمال شاہ بادشاہ، سید عرفان شاہ بادشاہ، سید عثمان علی شاہ بادشاہ، سید زوہیب علی شاہ بادشاہ، پیر سید عماد شاہ بادشاہ، سید افسر علی شاہ بادشاہ، سید حامد علی شاہ بادشاہ، سید فیضان حسین شاہ بادشاہ، محمد سید اسماعیل شاہ بادشاہ، سید ارشد حسین شاہ بادشاہ، سید ناصر شاہ بادشاہ، سید علی محمد شاہ بادشاہ آف کمالہ اور سید محمد زمان شاہ بادشاہ کا تعلق اس خوبصورت اور حسین گاؤں سے ہے- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور حسین گاؤں اوراس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش وخرم اورآباد رکھے- آمین یارب العالمین! (منگل، ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۱۴ اپریل ۲۰۲۰)-

(۱) : سید عبد الامین شاہ رحمۃ اللہ علیہ المعروف "ملک صیب" آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ خیبر پختونخوا:

آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج او محنتی انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے تھے-سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ اپنے گاؤں کے ہر جرگہ میں شرکت کیا کرتے تھے اور لوگوں کے درمیان مختلف تنازعات کو حل کرتے رہتے تھے اس وجہ سے آپؒ کو بڑے "ملک صیب" کے نام سے اور نوجوان اور بچے "کوکئی" کے نام سے پکارتے تھے- آپؒ کو انگریز گورنمٹ کی طرف سے "ماجب" بھی ملتا تھا- آپؒ سید عبد الحلیم شاہ، ابن سید زورآور شاہ، ابن سید مظفر شاہ، ابن سید سردار شاہ،، ابن سید غانٹول شاہ، ابن سید شاہ بیگ شاہ، ابن سید محمد فتح خان شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی رحیمہ تھا جو بہت شفیق، مہربان اور مخلص خاتون تھیں- آپؒ کے تین بھائی اور دو بہنیں تھیں: عامر حیدر (طبیب بازدا)، علی حیدر، عامر حیات، قدر منہ بی بی اور مجریہان بی بی- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: (۱) پہلی بیوی کا نام خورشی جبین، بنت شرف بابا تھا- آپؒ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: (۱) **سید محمد اسماعیل شاہ:** آپ بہت متقی، پرہیز گار اور نفیس انسان ہیں- آپ مدرسہ تعلیم القرآن، پیر خیل کے مہتمم بھی ہیں- آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں- سید محمد صفیان شاہ، سید محمد ہلال شاہ، بی بی مروہ اور بی بی رمنا (۲) **سید رحم ودود شاہ:** آپ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں- سید احسان اللہ شاہ، سید وسیم اللہ شاہ، سید کریم اللہ شاہ، سید حبیب اللہ شاہ، عطیہ بی بی، ہاجرہ بی بی، آنیسہ بی بی اور صفیہ بی بی (۳) **سید احسان ودود شاہ:** آپ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں- سید حمزہ شاہ، سید فہیم اللہ شاہ، سید اسامہ شاہ، سید حمید اللہ شاہ، سید محبوب اللہ شاہ، نازیہ بی بی اور صادقہ بی بی (۴) **سید عبد الودود شاہ:** آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں- سید طلحہ محمود شاہ، سید عفان محمود شاہ، سید حزیفہ محمود شاہ، سید انس محمود شاہ، حفصہ ودود اور عمبر ودود (۵) **بی بی رقیہ:** آپ سید محمد زمان شاہ کی زوجۂ محترمہ ہیں اور آپ کے آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں- شیر اعظم، محمد شیر، محمد عاصم، محمد یاسر، مبشر حسن، خلیل اللہ، عبد الصمد، ازان حق، طاہرہ بی بی اور اسماء بی بی- آپؒ کی دوسری بیوی محترمہ کا نام بی بی روضن تھا جن کی صرف ایک بیٹی ہے جس کا نام جہاں والا بی بی ہے- آپ

سید شاہ کی زوجۂ محترمہ ہے اورآپ کے تین بیٹے اورایک بیٹی ہے: سید کریم شاہ، سید مدین شاہ، سید نواب شاہ اورزالیہ بی بی - سید عبدالآمین شاہ باباکی تمام اولاد بہت پرہیز گار، شریف اور ملنسار ہے- خداسب کوہمیشہ خوش، توانااورآسودۂ حال رکھے- آمین!

آپؒ اپنے آبائی گاؤں پیر خیل میں ۱۹۰۶عیسوی کو پیدا ہوئے اور ٦٦ سال کی عمر میں بروز پیر، ۵ ذی القعدہ ۱۳۹۲ہجری بمطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۷۲عیسوی کو وفات پائی اوراپنے آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۴۲ہجری بمطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۲۰)-

(2) : سید رحمت اللہ شاہ باچار حمۃ اللہ علیہ آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج او محنتی انسان تھے- آپؒ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ بہت فیاض اور سخی انسان تھے اور ہر وقت مہمانوں کو دل سے خوش آمدید کہتے تھے- آپؒ کا حجرہ مہمانوں سے بھرا ہوتا تھا- آپؒ اپنے گاؤں پیر خیل کے بہت بڑے زمیندار بھی تھے- آپؒ اپنے گاؤں کے ہر جرگہ میں شرکت کیا کرتے تھے اور لوگوں کے درمیان مختلف تنازعات کو بہت خوش اصلوبی سے حل کرواتے تھے- آپؒ اپنے گاؤں کے فلاحی اور رفاہی کاموں میں بھڑ چڑھ کر حصہ لیتے تھے- آپؒ اپنے بٹگرام اور مانسہرہ کے سادات بھائیوں سے بہت پیار کرتے تھے- آپؒ ۱۹۳۷سے ۱۹۴۵تک برٹش آرمی میں بحیثیت "لانس نائک" رہے اور فیلڈ مارشل محمد آیوب خان جو اس وقت کیپٹن تھے کے ساتھ ایک یونٹ میں رہے- آپؒ نے جاپان میں قید بھی کاٹی- آپؒ نے کچھ عرصہ ملاکنڈ لیوی میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیں- آپؒ جہاں بھی رہے انتہائی دیانتداری اورایمانداری سے اپنافرضہ سرانجام دیا- آپؒ سید آمین اللہ شاہ، ابن سید فیض اللہ شاہ، ابن سید نومبت شاہ، ابن سید اکبر شاہ، ابن سید احمد شاہ، ابن سید محمد فتح خان شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی مریم بی بی تھا جن کا تعلق جنوبی افریقہ سے تھا جو بہت ملنسار، مہربان اور شفیق خاتون تھیں اور ۱۹۳۴میں وفات ہوئی تھیں- آپؒ کی زوجہ محترمہ کا نام سعیدہ بی بی تھا جن کا جولائی ۲۰۱۴عیسوی میں انتقال ہوُا- آپؒ بھی بہت ملنسار، مہربان اور شفیق خاتون تھیں- آپؒ کا کوئی بھائی نہیں تھا صرف دو بہنیں تھیں: حیاجانہ اب ۓ اور بی بی عمبرین- آپؒ کے چھ صاحبزادے اورایک صاحبزادی ہے: سید عادت اللہ شاہ، سید سیف اللہ شاہ، سید حمید اللہ شاہ، سید عبد اللہ شاہ، سید محمد طاہر شاہ، سید تجمل حسین شاہ(پیدائش یکم دسمبر ۱۹٦۷)اور تخمینہ بی بی(پیدائش ۱۹۴۹)- آپؒ کی تمام بچے بہت پرہیز گار، شریف اور ملنسار ہیں- اللہ تعالیٰ سب کو ہمیشہ خوش، توانااورآسودۂ حال رکھے- آمین!

آپؒ اپنے آبائی گاؤں پیر خیل، ضلع ملاکنڈ میں پیدا ہوئے اور ۱۱۰ سال کی عمر میں ۱۹ دسمبر ۲۰۱۰ عیسوی کو وفات پائی اور ادھر ہی اپنے آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان جمعۃ المبارک، ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۴۲ ہجری بمُطابِق ۳۰ جولائی ۲۰۲۱)-

(1-۲) : سید شوکت علی شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ کا تعلق حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے، سید حسن شاہ بابا کی اولاد میں سے ہے جو کثیر تعداد میں گاؤں پیر خیل ضلع ملاکنڈ، ضلع بٹگرام، مانسہرہ اور دیر پائیں کے مختلف گاؤں میں آباد ہے- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت ہی خوش اور آسودۂ حال ہیں- جب بٹگرام اور مانسہرہ سے سادات شیرازی کا کوئی شخص اپنے جد امجد، سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کی زیارت اور دُعاء کیلئے طوطا کان جاتا ہے اور اگر اس کے پاس وقت ہو تو پھر ادھر سے اپنے سادات بھائیوں سے ملنے کیلئے اپنے مرکزی گاؤں پیر خیل کا بھی ایک چکر لگا دیتا ہے تو وہاں سب سادات بھائی اس کے ساتھ بہت عزت سے پیش آتے ہیں ان میں سید شوکت علی شاہ شیرازی صاحب قابل ذکر ہیں- آپ کئی سال تک سرکاری ملازمت سے وابستہ رہے اور آجکل یعنی ۱۱ مارچ ۲۰۲۱ کو اپنے بچوں کے پاس اپنے آبائی گاؤں پیر خیل ضلع ملاکنڈ میں ایک ریٹائرڈ زندگی گزار رہے ہیں-

آپ سید نور رحمان شاہ، ابن سید تلاوت شاہ، ابن سید بہادر شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید محمد حمزہ، ابن سید محمد شہزاد گل شاہ، ابن سید محمد یوسف شاہ، ابن ہارون شاہ المعروف سید بابا، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی تاجرہ بی بی ہے- آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں: (۱) سید اشفاق علی شاہ باچا: آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید عمر شیرازی عرف ابو لُبابہ، سید علی شیرازی عرف ابو حُبیبہ، عثمان شیرازی اور آمنہ شیرازی (۲) سید حیات علی شاہ باچا: آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید سفیر حیات شاہ، سید عاصم حیات شاہ، روبینہ نایاب اور بی بی انمول (۳) سیدہ بی بی دل افروز اور (۴) سیدہ بی بی گلزار- آپ کے تمام بھائی بہت شریف، لائق اور نہایت ہی مہمان نواز ہیں- خدا اُن سب کو ہمیشہ خوش، توانا اور آسودۂ حال رکھے- آمین! آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی یاسمین، بنت مولانا محمد یوسف ہے- آپ کے تین بیٹے اور

تین بیٹیاں ہیں: سید لیاقت شاہ باچا، سید توقیر شاہ باچا، سید وقاص شاہ باچا، بی بی نگار شوکت، بی بی شاہین شوکت اور بی بی نازیہ شوکت- آپ بروز جمعرات، ۹ جمادی الاول ۱۳۷۳ ہجری بمطابق ۱۴ جنوری ۱۹۵۴ کو اپنے آبائی گاؤں پیر خیل میں پیدا ہوئے اور آج یعنی ۱۱ مارچ ۲۰۲۱ کو آپ عافیت سے ۶۷ سال ایک ماہ اور ۲۷ دن کے نوجوان ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!-(جمعرات، ۲۶ رجب ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۱ مارچ ۲۰۲۱)-

(۳) : پیر سید محمد ظاہر شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپؒ کا تعلق سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے "پاچا خیل" شاخ سے ہے- آپ کو پشتو، اردو اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ آپ نے میٹرک اور ایف اے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پشاور سے پاس کئے ہیں اور گریجوایشن گورنمنٹ کالج تھانہ ملاکنڈ سے کیا جسے یونیورسٹی آف پشاور نے کنڈکٹ کیا تھا- آپؒ اپنے گاؤں کے فلاحی اور رفاہی کاموں میں بھڑ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنے گاؤں پیر خیل کے ترقی اور فلاحی تنظیم کے صدر ہیں- آپؒ سادات فلاحی تنظیم پیر خیل کے بھی صدر ہیں- آپؒ سید قُطب شاہ باچا، ابن سید کرامت شاہ باچا کے اکلوتے فرزند ارجمند ہیں- آپؒ کے چار چچے تھے: پیر سید حسین شاہ ایڈووکیٹ، سید رستم شاہ باچا، سید مبارک شاہ باچا اور سید سکندر شاہ باچا- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی وڑوکئی بی بی، بنت سید غنی شاہ باچا ہے- آپؒ کی چار بہنیں ہیں جبکہ بھائی کوئی نہیں ہے: عادل رحم بی بی، پروین بی بی، بدر عالم بی بی اور سلمہ بی بی- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام شفقت بیگم، بنت پیر سید حسین شاہ ایڈووکیٹ ہے جو بہت ملنسار، مہربان اور شفیق خاتون ہیں- آپؒ کے سُسر محترم، پیر سید حسین شاہ باچا اپنے ضلع بٹگرام اور مانسہرہ کے سادات بھائیوں سے خصوصی تعلق رکھتے تھے جن میں ایڈووکیٹ سید معروف شاہ شیرازی آف چنار کوٹ مانسہرہ شامل ہیں- آپؒ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید راشد حسین شاہ، سید جواد حسین شاہ، سید عِماد حسین شاہ، بی بی نگار اور بی بی سیماء- آپؒ کے تمام بچے بہت لائق، شریف اور محنتی ہیں- آپؒ اپنے ابائی گاؤں پیر خیل، ضلع ملاکنڈ میں ۲۵ دسمبر ۱۹۵۰ عیسوی کو پیدا ہوئے اور خیر سے آج یعنی ۳۱ جنوری ۲۰۲۱ عیسوی کو چھ دن ایک ماہ اور ستر سال کے ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!(اتوار، ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۳۱ جنوری ۲۰۲۱)-

(۴) : سید اجمیر شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا: آپؒ ایک پرہیز گار، تقویٰ دار اور بہت ملنسار انسان تھے آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے اور تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہتے تھے- آپؒ بہت آہستہ آہستہ بولتے تھے لیکن جب بولتے تھے تو سننے والوں کو بہت مزہ آتا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ آپؒ بولتے جائیں اور ہم سنتے جائیں- آپؒ اکثر اپنی زندگی کے مختلف واقعات سنایا کرتے تھے- آپؒ کے پاس اپنے آباؤاجداد اور ان کے شجرے کے بارے میں بہت مفید معلومات تھیں- سید ولایت شاہ شیر ازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان نے آپؒ سے اپنے محترم آباؤاجداد کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے- آپؒ سید تازہ گل شاہ، ابن سید حبیب اللہ شاہ، ابن سید غانٹول شاہ، ابن خان سید شاہ، ابن سید شاہ بیگ شاہ، ابن سید محمد فتح خان شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی مہلال بی بی تھا جو بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپؒ کا ایک بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید افضل شاہ، بی بی روح البیان اور بی بی زر فریشی- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام افسری بی بی، بنت شاہ مدار بابا رحمۃ اللہ علیہ تھا جن کی تاریخ پیدائش ۱۹۴۵ ہے- آپؒ کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہے: سید محمد ریاض شاہ، سید عمر آیاز شاہ، سید نذیر علی شاہ اور بی بی یاسمین- آپؒ کے سارے بچے بہت شریف، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپؒ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! آپؒ اپنے آبائی گاؤں پیر خیل میں ۱۹۳۸ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۷۹ سال کی عمر میں بروز بدھ، ۲۵ شوال المعظم ۱۴۳۸ ھجری بمطابق ۱۹ جولائی ۲۰۱۷ عیسوی کو وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان پیر خیل میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (اتوار، ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۷ دسمبر ۲۰۲۰)-

(۵) : سید اشفاق علی شاہ شیر ازی آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ فلاحی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں کیلئے باعث فخر ہیں- آپ کو پشتو، اردو، سندھی اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ نے ۲۰۰۵ عیسوی میں یونیورسٹی آف سندھ، ٹنڈو جام سے ایگریکلچر کی شاخ پلانٹ پیتھالوجی میں ایم ایس سی (آنرز) کی ڈگری حاصل کی ہے- آپ آج کل یعنی ۱۹ نومبر ۲۰۲۰ عیسوی کو رچ گرو کیمیکل میں ڈائرکٹر، سیلز اینڈ مارکیٹنگ، ملاکنڈ، خیبر پختونخوا ہیں- آپ نے ایریا مینیجر، لائف سائنسز بزنسز، ایگری ڈویژن، خیبر پختونخوا آئی سی آئی

پاکستان لیمیٹڈ، پاکستان میں اپنی خدمات بھی سرانجام دی ہیں- آپ نے خوشحالی بینک لیمیٹڈ، ضلع شانگلہ، خیبر پختونخوا میں بحیثیت کسٹمر سروسز افیسر اپنی خدمات سرانجام دی ہیں- آپ نے سنجنٹا، سندھ، پاکستان میں بحیثیت سینئر سیلز ٹیکنیکل افیسر بھی اپنی خدمات سرانجام دی ہیں- آپ سید نور رحمان شاہ، ابن سید تلاوت شاہ، ابن سید بہادر شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید محمد حمزہ، ابن سید محمد شہزاد گل شاہ، ابن سید محمد یوسف شاہ، ابن سید ہارون شاہ المعروف سید بابا، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ سید نور رحمان شاہ اور تاجرہ بی بی کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند ہیں- آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں: سید شوکت علی شاہ باچا، سید حیات علی شاہ باچا، سیدہ بی بی دل افروز اور سیدہ بی بی گلزار- آپ کے تمام بھائی بہت شریف، لائق اور نہایت ہی مہمان نواز ہیں- آپ کی شادی خانہ آبادی صنم بی بی، بنت سید مخبور شاہ باچا سے ۱۰ اپریل ۲۰۰۸ کو ہوئی- آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید عمر شیرازی عرف ابو لُبابہ، سید علی شیرازی عرف ابو حُبیبہ، عثمان شیرازی اور آمنہ شیرازی-

آپ ۲۰ مئی ۱۹۷۸ عیسوی کو اپنے ابائی گاؤں پیر خیل، ضلع ملاکنڈ میں پیدا ہوئے، روبصحت، تندرست اور آسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!
(جمعرات، ۳ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۹ نومبر ۲۰۲۰)-

(۶) : سید شاہ جہاں شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ خیبر پختونخوا: آپؒ بہت متقی، نرم خو، ہمدرد اور انتہائی محنتی انسان تھے- شائستگی آپؒ کے کردار کی نُمایاں خصوصیت تھی۔ آپؒ کا تعلق گاؤں پیر خیل کے "پاچا خیل" شاخ سے تھا- آپؒ شاہ مدار، ابن خیری بابا، ابن سید جلال بابا، ابن سید شریف بابا، ابن سید میاں گل بابا، ابن سید پاچا بابا، ابن سید میاں بابا، ابن سید رفیق شاہ بابا، ابن سید خان بیگ شاہ بابا، ابن سید محمد فتح خان شاہ بابا، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ سید عامر جہاں کے بڑے بھائی تھے- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا تعلق پشتونوں کے مشہور قبیلے یوسفزئی سے تھا- آپؒ کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں: سید محمد سلمان شاہ، سید محمد ضیاء (ایم اے معاشیات)، سید آصف علی شاہ، بی بی نرگس، سدرہ شاہ جہاں اور امامہ شاہ جہاں- آپؒ کے تمام بچے بہت لائق، تعلیم یافتہ اور شریف ہیں- آپؒ نے محکمہ آب پاشی، حکومت خیبر پختونخوا میں ۱۹۶۴ میں شمولیت اختیار کی اور بحیثیت ایڈمنسٹریٹو آفیسر یکم مارچ ۱۹۹۱ کو ریٹائر ہوئے- آپؒ نے اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دی تھی اور اپنا زیادہ تر وقت اللہ کی عبادت میں گزارتے تھے- آپؒ ۱۹۳۱ میں اپنے ابائی گاؤں پیر خیل میں پیدا ہوئے اور بروز ہفتہ، ۲۳ ذی القعدہ ۱۴۲۱ ہجری بمطابق ۱۷ فروری ۲۰۰۱ کو حیات آباد، پشاور میں وفات پائی اور

وہیں پشاور میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!(جمعرات، ۲۵ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۲ نومبر ۲۰۲۰)-

(۷) : ایڈووکیٹ پیر سید حُسین شاہ شیرازی رحمۂ اللہ علیہ آف پیر خیل، ضلع ملاکنڈ: آپؒ بہت شفیق، مِلنسار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ نے اپنے گاؤں پیر خیل میں ایک ہائی سکول برائے طلباء، بیسک ہیلتھ یونٹ اور سڑک کی تعمیر میں بہت اہم کردار ادا کیا تھا- آپؒ اکثر اپنی زندگی کے مختلف دلچسپ واقعات سنایا کرتے تھے جو آپؒ کے ساتھ برٹش آرمی میں ملازمت کے دوران پیش آئے تھے- ایک دفعہ آپؒ اپنا ایک واقعہ سنا رہے تھے کہ ایک انگریز افسر مجھ سے کچھ پوچھ گچھ کر رہا تھا پوچھ گچھ کے بعد آخر میں اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اپ کو انگلش آتی ہے؟ میں نے کہا کہ انگلش تو آپ ہی سے بول رہا ہوں اس پر انگریز افسر نے زوردار قہقہ لگایا اور کہا" اوہ! آئی سی "- آپؒ سید کرامت شاہ بابا کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں:(۱) سید رستم شاہ باچا(۲) سید قطب شاہ باچا(۳) سید مبارک شاہ باچا اور(۴) سید سکندر شاہ باچا(والد صاحب سید غنم شاہ، بی بی ملائکہ اور بی بی نائکہ)- آپؒ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں: سید شاہد حسین باچا، سید زاہد حسین باچا، شفقت بیگم، فرحت بیگم، رفعت بیگم اور رخسانہ بیگم- آپؒ کا تعلق سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۂ اللہ علیہ کی اولاد کے "پاچا خیل" شاخ سے تھا- آپؒ نے مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان ۱۹۳۲ میں گورنمنٹ مڈل سکول تھانہ ملاکنڈ سے پاس کیا تھا اور ایس ایس سی کا امتحان ۱۹۳۹ میں گورنمنٹ ہائی سکول تھانہ ملاکنڈ سے پاس کیا جسے یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور نے کنڈکٹ کیا تھا اس کے بعد آپؒ نے فرسٹ ایئر میں اسلامیہ کالج، یونیورسٹی آف پشاور میں ایڈمشن لیا لیکن اپنی تعلیم کو جاری نہ رکھ سکے کیونکہ آپؒ کو برٹش آرمی میں ملازمت مل گئی تھی- آپؒ نے پرائیویٹ حیثیت سے ۱۹۶۶ عیسوی کو ایف اے اور ۱۹۶۹ عیسوی کو بی اے یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور سے کیا- آپؒ نے ۱۹۷۳ عیسوی کو یونیورسٹی آف کراچی سے ایل ایل بی کیا- ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد کئی سال تک آپؒ وکالت کے پیشے سے منسلک رہے- آپؒ اپنے گاؤں پیر خیل کے بہت عمر رسیدہ بندوں میں شمار ہوتے تھے- آپؒ اپنے بٹگرام اور مانسہرہ کے سادات بھائیوں سے خصوصی تعلق رکھتے تھے جن میں ایڈووکیٹ سید معروف شاہ شیرازی آف چنار کوٹ مانسہرہ شامل ہیں-

آپؒ اپنے ابائی گاؤں پیر خیل، ضلع ملاکنڈ میں ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۱ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۹۰ سال کی عمر میں مردان میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، پیر خیل، ضلع ملاکنڈ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!(منگل، ۲ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۰ اکتوبر ۲۰۲۰)-

طوطاکان، تحصیل سوات رانیزئی، ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا: یہ بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے جو بٹ خیلہ شہر سے ۱۶اور گاؤں پیر خیل سے ۵ کلو میٹر کی مسافت پر دریائے سوات کے کنارے واقع ہے- مشہور درویش اور جد امجد سادات شیر ازی، خیبر پختونخوا، سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف اسی گاؤں (زیارت حصار بابا) میں واقع ہے جو ہر خاص وعام کی توجہ کا مرکز ہے- اس گاؤں میں بُہت بڑا بازار بھی ہے- اس گاؤں کے لوگ زراعت پیشہ ہیں اور اپنی زرخیز زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فصل اُگانے کی کوشش کرتے ہیں- اس گاؤں میں ایک اسلامی مدرسہ بھی ہے جس کا نام "مدرسہ اشرف العلوم، طوطاکان، ہے جس کے بانی سید عبدالباری صاحب ہیں- اس گاؤں میں لڑکوں کیلئے ایک ہائی سکول بھی ہے- اس گاؤں کے مغرب میں حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف، مشرق میں مٹکنی، جنوب میں گاؤں پیر خیل اور شمال میں دریائے سوات واقع ہے- اس گاؤں میں یوسف زئی قبیلے کی مختلف شاخیں" اسماعیل خیل، مبارک خیل، قاضی خیل" اور حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد "سادات شیر ازی" آباد ہے جو بُہت فیاض، سخی اور جفاکش لوگ ہیں- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- مولانا سید جلال الدین شاہ (فاضل دارالعلوم دیوبند)، مولانا سید عبدالکریم شاہ (فاضل دارالعلوم دیوبند)، پرنسپل سید عبدالباری، سید جمیل الدین شاہ، سید ولی الدین شاہ اور سید معین الدین شاہ کا تعلق اسی خوبصورت گاؤں طوطاکان سے ہے- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (جمعرات، ۲۰صفر المظفر ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۸اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۸) : پرنسپل سید عبدالباری دامت برکاتہ آف طوطاکان ضلع ملاکنڈ، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ نے یونیورسٹی آف پشاور سے فارسی میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے- آپ کے پاس اسلامی فقہ، حدیث اور فارسی ادب کا بہت علم ہے- آپ نے محکمہ تعلیم، خیبر پختونخوا میں مختلف مقامات پر کئی پوسٹوں پر اپنی خدمات سرانجام دی ہیں اور بحیثیت پرنسپل گریڈ بیس میں ۱۶ جون، ۲۰۰۱ کو ریٹائر ہوئے ہیں اور آجکل اپنے گھر پر پُرسکون زندگی گزار رہے ہیں- آپ کو انگلش، اردو، فارسی اور پشتو زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ کو تاریخ اسلام سے بھی بہت دلچسپی ہے- آپ نے اپنی باقی ماندہ زندگی اسلام کی اشاعت کیلئے وقف کر رکھی ہے- آپ مدرسہ اشرف العلوم، طوطاکان، ضلع ملاکنڈ کے بانی ہیں- آپؒ اپنے بٹگرام اور مانسہرہ کے سادات بھائیوں سے خصوصی تعلق رکھتے ہیں جن میں سید ولایت شاہ شیر ازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان شامل ہیں-

آپ کے والد ماجد، مولانا سید جلال الدین شاہ اور چچا، سید عبد الکریم شاہ دارالعلوم دیوبند، ہندوستان سے فارغ التحصیل تھے جو بہت متقی، پرہیز گار اور جفاکش انسان تھے- آپ اپنے تمام شیرازی سادات بھائیوں کے لئے ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں- آپ ۱۷ جون ۱۹۴۱ عیسوی کو گاؤں طوطاکان، ضلع ملاکنڈ میں پیدا ہوئے اور آج ۸ اکتوبر ۲۰۲۰ کو آپ خیر سے ۷۹ سال کے ہیں- آپ مولانا سید جلال الدین شاہ، ابن سید زین العابدین شاہ (صاحب کرامت بزرگ)، ابن سید احمد شاہ، ابن سید یقین شاہ، ابن میاں فارش شاہ، ابن سید محمد باز، ابن سید قطیب شاہ، ابن سید محمد خان بیگ شاہ، ابن سید محمد فتح خان شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں: سید جمیل الدین (ایم ایس کیمسٹری)، سید ولی الدین (ایم اے، ایل ایل بی)، سید معین الدین، زہرہ بی بی، عظمیٰ بی بی اور صفیہ بی بی- آپ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید عبد الباسط (ایسوسی ایٹ انجنئیر)، سید ظہور احمد، سید منظور احمد، سید جنید احمد (ایم ایس سی بائیو کیمسٹری)، سید شبیر احمد (بی سی ایس)، ڈاکٹر سید فواد احمد (ایم بی بی ایس)، سلمہ بی بی اور شفقت بی بی- آپ کے تمام بچے بہت ہی ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعرات، ۲۰ صفر المظفر ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۸ اکتوبر ۲۰۲۰)-

باغ کنڈی شریف، تحصیل ادینزئی، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخوا: یہ بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے جو بٹ خیلہ شہر سے ۱۰ کلومیٹر، چکدرہ سے ۸ کلومیٹر اور گل آباد سے ۶ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے- اس گاؤں کے لوگ بیرونی ممالک خصوصاً سعودی عرب میں بُہت زیادہ ہیں اور اپنے پیارے ملک پاکستان کے لئے بُہت قیمتی زرمبادلہ کماتے ہیں- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- مشہور درویش اور جد امجد سادات شیرازی آف باغ کنڈی شریف، گل آباد اور سفرونہ ضلع دیر پائیں پیر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف اسی گاؤں باغ کنڈی شریف میں واقع ہے- پیرزادہ سید غلام محمد القادری (خطیب جامع مسجد، باغ کنڈی شریف اور مہتمم جامعہ محمدیہ قادریہ باغ کنڈی شریف)، پیرزادہ سید غلام رحمانی القادری (وفات ۲۰ جنوری ۲۰۲۰)، سابقہ علاقہ قاضی ضلع سوات، سید بادشاہ محمد، سید محمد شاہ، سید فضل احد شاہ، سیکرٹری جنرل "تنظیمِ سادات" ضلع ملاکنڈ، مولانا سید غوث الرحمان شاہ، سید بختیار معانی، سابقہ ممبر نیشنل اسمبلی اف پاکستان، سید ظریف احمد معانی، سابقہ ڈپٹی کمشنر ضلع بٹگرام اور ڈاکٹر سید صغیر المعانی آف بٹ خیلہ کا تعلق اسی خوبصورت گاؤں باغ کنڈی شریف سے ہے- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یا رَبُّ العالمین! (جمعرات، ۲۰ صفر المظفر ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۸ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۹): پیر سید حسین شاہ شیرازی رحمۂ اللہ علیہ آف باغ کنڈی شریف، ضلع دیر پائیں: آپؒ بہت ہی متقی، پرہیز گار اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے- آپؒ ہر وقت قناعت، ریاضت اور عبادت میں مشغول رہتے تھے-سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ "آسو بابا" باغ کنڈی شریف کے نام سے مشہور و معروف تھے- آپؒ سید حسن شاہ بابا، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۂ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ اپنے والد ماجد کے خلیفہ اور سجادہ نشین تھے- آپؒ کے ایک بیٹے کا نام سید قطب الدین شاہ تھا جن کی اولاد باغ کنڈی شریف، گل آباد اور سفرونہ تحصیل ادین زئی، ضلع دیر پائیں میں آباد ہے خوش اور آسودۂ حال ہے- سید غلام رحمانی القادری، سابقہ علاقہ قاضی، سوات، سید غلام محمد شاہ القادری، خطیب جامع مسجد باغ کنڈی شریف اور سید ابو علی شاہ بادشاہ، گل آباد آپؒ کی اولاد میں سے ہیں- آپؒ گاؤں پیر خیل موجودہ ضلع ملاکنڈ میں پیدا ہوئے اور باغ کنڈی شریف، تحصیل ادین زئی ضلع دیر پائیں میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- آپؒ کا ایک بھائی تھا جن کا نام سید ہارون شاہ عرف "سید بابا" رحمۂ اللہ علیہ تھا جن کے دو بیٹے تھے: (۱) حاجی سید محمد احمد شاہ جن کی اولاد اُغزبانڈہ، باڑا، لنڈئی، کنشئی ضلع بٹگرام اور چنار کوٹ، سنگل کوٹ، لمی، جلوڑہ بالا کوٹ ضلع مانسہرہ میں آباد ہے بہت خوش اور صاحبِ جائیداد ہے (۲) سید شہزاد گل شاہ جن کی اولاد اپنے مرکزی گاؤں پیر خیل اور عنایت بانڈہ ضلع ملاکنڈ میں آباد ہے یہ بھی خوش اور آسودۂ حال ہے-سید حسن شاہ بابا کے تین چچے اور تین پھوپیاں تھیں: (۱) سید محمد ریحان شاہ (۲) سید محمد فتح خان شاہ (۳) سید محمد رحمان شاہ جنہوں نے عمر بھر شادی نہیں کی (۴) بی بی دُرمرجان (۵) بی بی عائشہ اور (۶) پیرابئ: سید غلام رحمانی القادری رحمۂ اللہ علیہ کے مطابق آپؒ کی اولاد بحرین سوات میں آباد ہے- آپؒ کے سب بھائیوں کی اولاد اپنے آبائی گاؤں پیر خیل ضلع ملاکنڈ اور کمالہ میں آباد ہے بہت خوش اور آسودۂ حال ہے- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۱۲ اپریل ۲۰۲۰)-

(۱۰) : پیرزادہ سید غلام محمد القادری دامت برکاتہم آف باغ کنڈی شریف، ضلع دیر پائیں: آپ بہت ہی متقی، پرہیز گاراورایک جید عالم دین ہیں- آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ نہایت ذہین اور بہت بڑے دانشور ہیں- سب لوگ آپ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں- آپ خطیب جامع مسجد، باغ کنڈی شریف ہیں- آپ جامعہ محمدیہ قادریہ باغ کنڈی شریف، دیر پائیں کے مہتمم بھی ہیں- آپ دن رات اسلام کی اشاعت اور ترویج میں مصروف عمل ہیں- آپ سید عبدالحلیم شاہ، ابن سید رفیع اللہ شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید رکن الدین شاہ، ابن سید طلب الدین شاہ، ابن سید پارس شاہ، ابن سید بیض الدین شاہ، ابن سید قطب الدین شاہ، ابن سید حسین شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۂ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- گاؤں باغ کنڈی شریف، گل آباد، سفرونہ، تودہ چینا اور کمالہ، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخوا میں حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کثرت سے آباد ہے بہت خوش ہے اور ماشاء اللہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہے- آپ کے تین بھائی اور چار بہنیں تھیں: سید غلام رحمانی القادری (وفات بروز پیر، ۲۰ جنوری ۲۰۲۰)، سید بادشاہ محمد، سید محمد شاہ، بی بی رعد (یکم فروری ۲۰۲۰ کو سوسال کی عمر میں وفات پائی)، بی بی عائشہ، بی بی جہان الملک اور بی بی کیف الوراء- آپ کے چار صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں ہیں: حافظ محمد شاہ، میر محمد شاہ، سلطان محمد شاہ اورانوار محمد شاہ- البتہ آپ کی بیٹیوں کے اسمائے گرامی معلوم نہیں ہیں- آپ ۱۹۳۴ عیسوی کو باغ کنڈی شریف، تحصیل آدینزئی، ضلع دیر پائیں میں پیدا ہوئے اورر آج یعنی ۱۹ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۶ نومبر ۲۰۲۰ کو عافیت سے ۸۶ سال کے ہیں اور ماشاء اللہ روبصحت، تندرست اورآسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اورآپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اورتوانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک،۱۹ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۶نومبر ۲۰۲۰)-

(۱۱) : پیرزادہ سید غلام رحمانی القادری رحمۂ اللہ علیہ: آپؒ بہت ہی متقی، پرہیز گاراورایک جید عالم دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت بڑے دانشور تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ پیشتو کے بہت بڑے مصنف اورادیب بھی تھے- آپؒ کے پاس اپنے آباؤاجداد اوران کے شجرے کے بارے میں بہت مفید معلومات تھیں- سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری وشیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان نے آپؒ سے اپنے محترم آباؤاجداد کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے- آپؒ بروز اتوار، ۲۸ رجب المرجب ۱۳۶۴ ہجری بمطابق ۲۸ جولائی ۱۹۴۴ کو باغ کنڈی شریف، تحصیل آدینزئی، ضلع دیر پائیں میں پیدا ہوئے اور بروز پیر، ۲۴ جمادی الاول ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۲۰ جنوری ۲۰۲۰ کو باغ کنڈی شریف ضلع دیر پائیں میں وفات پائی اور یہیں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- آپؒ نے دارالعلوم امجدیہ، عالمگیر روڈ، کراچی سے

درس نظامی میں فراغت حاصل کی- آپؒ سید عبد الحلیم شاہ، ابن سید رفیع اللہ شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید رکن الدین شاہ، ابن سید طلب الدین شاہ، ابن سید پارس شاہ، ابن سید بیض الدین شاہ، ابن سید قطب الدین شاہ، ابن سید حسین شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کئی سال تک علاقہ قاضی / جج سیدو شریف، ضلع سوات بھی رہ چکے ہیں- آپؒ کے تین بھائی اور چار بہنیں تھیں: سید غلام محمد شاہ (خطیب جامع مسجد، باغ کنڈی شریف)، سید بادشاہ محمد، سید محمد شاہ، بی بی رعد (یکم فروری ۲۰۲۰ کو سو سال کی عمر میں وفات پائی)، بی بی عائشہ، بی بی جہان الملک اور بی بی کیف الوراء- آپؒ کے دو صاحب زادے اور چار صاحب زادیاں ہیں: شاہ محبوب سبحانی، شاہ احمد نورانی، بی بی شیمآء، بی بی آنسہ، بی بی حمیدہ اور بی بی کوثر- آپؒ کی دو بیویاں ہیں ایک بیوی کا تعلق تربیلہ (ہزارہ) سے ہے جو ہندوستانی نژاد پاکستانی ہیں اور دوسری بیوی کا تعلق اپنے خاندان سید شیرازی آف پیر خیل ضلع ملاکنڈ سے ہے- آپؒ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں تاریخ یوسف زئی اور تذکرۃ السادات شیرازی بہت مشہور ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!
(جمعرات، ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ بمطابق ۹ اپریل ۲۰۲۰)-

(۱۲) : مولانا سید غوث الرحمان شاہ دامت برکاتہ آف بٹ خیلہ، ضلع ملاکنڈ: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ کا مستقل تعلق باغ کنڈی شریف، تحصیل ادینزئی، ضلع دیر پائیں سے ہے لیکن کاروبار کی وجہ سے بٹ خیلہ، ضلع ملاکنڈ آکر آباد ہوئے ہیں اور بٹخیلہ شہر میں آپ کا ایک خاص مقام ہے- آپ کا بہت مذہبی خاندان سے تعلق ہے اور آپ کے گھر روزانہ ظہر کی نماز سے لیکر عصر کی نماز تک درسِ قرآن پاک ہوتا ہے- آپ سید فضل الرحمان، ابنِ سید سیف الرحمان، ابنِ سید احمد شاہ، ابنِ سید رکن الدین شاہ، ابنِ سید طلب الدین شاہ، ابنِ سید فارس شاہ، ابنِ سید بیض الدین شاہ، ابنِ سید قطب الدین شاہ، ابنِ سید حسین شاہ، ابنِ سید حسن شاہ، ابنِ سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند ہیں- آپ کی تین بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں جن کی مختصر تاریخ درج ذیل ہے:

(۱) سید بختیار معانی: آپ اپنے والدین کے سب سے بڑے فرزندِ ارجمند ہیں- آپ نے پولیٹیکل سائنس میں یونیورسٹی آف پشاور سے ماسٹر کیا ہے- آپ اسلامی جمیعت طلبہ خیبر پختونخوا کے ناظم رہے ہیں- آپ نیشنل اسمبلی آف پاکستان کے ممبر بھی رہے ہیں- آپ سادات شیرازی کے پہلے نیشنل اسمبلی کے ممبر رہے ہیں- آپ کی زوجۂ محترمہ کا اسمِ گرامی بی بی زہرہ فلک جو آپ کے چچا،

سید فضل احد صاحب کی بیٹی ہیں-سید فضل احد شاہ صاحب "تنظیمِ سادات" ضلع ملاکنڈ کے سیکرٹری جنرل ہیں- آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: ڈاکٹر سید عمار معانی، سید عامر معانی (وفات بچپن)، سید عمر معانی، سید عمیر معانی، بی بی خدیجہ اور بی بی حسیبہ- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(۲) سید ظریف احمد معانی: آپ بھی بہت ذہین، لائق اور محنتی انسان ہیں- سب لوگ آپ کو اچھی عادات اور اچھے اخلاق کی وجہ سے بہت پسند کرتے ہیں- آپ نے پولیٹیکل سائنس اور انگلش میں یونیورسٹی آف پشاور سے ماسٹر کیا ہے آپ نے پولیٹیکل سائنس میں ایم فل بھی کیا ہے- آپ پی ایم ایس آفیسر ہیں اور خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع کے ڈپٹی کمشنر رہے ہیں جن میں بٹگرام اور بنیر بھی شامل ہیں- بٹگرام کے لوگ آپ کو محسنِ بٹگرام کے لقب سے یاد کرتے ہیں کیوں کہ بٹگرام میں آپ نے بہت پیارا وقت گزارا ہے- آجکل یعنی ۹ اکتوبر ۲۰۲۰ کو آپ سپیشل سیکرٹری برائے ایجوکیشن، حکومت خیبر پختنخوا ہیں- آپ بہت نفیس اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار شخصیت کے مالک ہیں- آپ کی زوجہ محترمہ کا نام بی بی عائشہ ہے جو آپ کی خالہ کی صاحبزادی ہیں- آپ کی تین بیٹیاں ہیں: ازکاء بی بی، عجوہ بی بی اور آمنہ بی بی- اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

(3) ڈاکٹر سید صغیر المعانی: آپ بھی بہت ذہین، لائق اور محنتی انسان ہیں- آپ نے خیبر میڈیکل کالج، پشاور سے ایم بی بی ایس کیا ہے اور آج کل خیبر پختونخوا کے کسی سرکاری ہسپتال میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں- آپ کی شادی ۲۰۰۸ میں عُرسہ بی بی سے ہوئی- آپ کے دو صاحبزادے ہیں: سید صارم معانی اور سید حاشر معانی- (۴) بی بی حُسن زیبا (۵) خورشید حرم (۶) بی بی شاہ گل: آپ اسلامی جَمیعتِ طلبہ، ضلع ملاکنڈ کی خواتین وِنگ کی ناظم ہیں (۷) عشرت بیگم (۸) الطاف بیگم اور (۹) بی بی حفصہ- آپ کے تمام بچے بہت ہی شریف، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! نوٹ: مندرجہ بالا مضمون ۱۹ نومبر ۲۰۱۴ کی معلومات کی بنیاد پر لکھا گیا ہے اگر کوئی صاحب اس کو اپ ڈیٹ کرنا چاہے تو بہت ہی اچھا ہو گا- شکریہ- (جمۃ المبارک، ۲۱ صفر المظفر ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۹ اکتوبر ۲۰۲۰)-

گل آباد، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخوا: یہ تحصیل ادینزئی، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخوا کا بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے- اس گاؤں کا نام ایک مشہور شخصیت، سید گلاب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر رکھا گیا ہے- اس گاؤں میں ایک بازار ہے جو مین چکدرہ- دیر روڈ پر واقع ہے- اس گاؤں میں ایک ڈگری کالج اور ایک سائنس اینڈ ٹکنالوجی کا انسٹی ٹیوٹ بھی ہے- یہ سادات شیر ازی خیبر پختونخوا کا ضلع دیر پائیں میں سب سے بڑا اور مرکزی گاؤں ہے- یہ چکدرہ سے شمالا ۴ کلومیٹر، گاؤں اوچ سے جنوباً ۸ کلومیٹر کی مسافت پر اور سطح سمندر سے ۶۶۸ میٹر (۲۱۹۲ فٹ) کی بلندی پر سرسبز و شاداب کھیتوں کے عین وسط میں واقع ہے- اس گاؤں کے آس پاس اونچے اونچے پہاڑ ہیں جن میں کوہ لڑم بُہت مشہور ہے- اس گاؤں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ شکر گزار ہیں جس نے ان کو علاقے میں ایک خود مختار، خود دار اور عزت مند حیثیت سے نوازا ہے- اس گاؤں کو یہ فخر اور اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے بہت سے ذہین، مہان نواز، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور جفاکش لوگ پیدا کئے ہیں جو نہایت ہی پُرامن اور ترقی پسند ہیں اور اپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ دوستانہ اور اچھے تعلقات رکھتے ہیں- سید حسین شاہ بابا، ابن سید حسن شاہ بابا، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی خوش بخت اولاد گاؤں گل آباد اور سفرونہ میں آباد ہیں- یہ دونوں گاؤں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں- اس گاؤں کے لوگ زراعت پیشہ ہیں اور اپنی زرخیز زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فصل اُگانے کی کوشش کرتے ہیں- گل آباد علاقے میں فروٹ کے لحاظ سے بھی بہت مشہور ہے جن میں املوک، نارنگی، اخروٹ، ناشپاتی، خوبانی اور انجیر شامل ہیں جو بُہت لزیز اور دِل کے مریضوں کیلئے بے حد مفید ہیں- اس گاؤں کے مضافات میں بُہت سی مساجد ہیں جن میں گل آباد کی مرکزی مسجد قابلِ دید ہے- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیر ازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان پیر، ۲۶ شعبان المُعظم ۱۴۴۱ ہجری بمُطابِق ۲۰ اپریل ۲۰۲۰)-

(۱۳) : سید ابو علی شاہ شیر ازی دامت برکاتہ آف گل آباد، دیر پائیں: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ ہر وقت سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- آپ گاؤں گل آباد، تحصیل ادینزئی، ضلع دیر پائیں میں ۱۹۴۸ عیسوی کو پیدا ہوئے اور آج ۵ اکتوبر ۲۰۲۰ کو خیر سے ۷۲ سال کے ہیں- آپ سید فضلِ معبود شاہ بادشاہ، ابن سید عبدالحق شاہ بادشاہ کے فرزندِ

ارجمند ہیں- آپ کا تعلق سید حسین شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی خوش بخت اولاد میں سے ہیں- گاؤں گل آباد، سفرونہ، باغ کنڈی شریف اور کمالہ، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخواہ میں حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کثرت سے آباد ہے بہت حوش ہیں اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی بی بی فریشہ تھا جو بہت شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپ کی دو بیویاں ہیں: بی بی رشیدہ، بنت سید گل بادشاہ اور بی بی رفیقہ، بنت نور شجامت خان- آپ کے چار بھائی اور پانچ بہنیں ہیں: سید محسن شاہ بادشاہ، سید جہان شاہ بادشاہ، سید جمشید شاہ بادشاہ، سید حضرت شاہ بادشاہ، بی بی سلطان رنڑا، بی بی تاج نامہ، بی بی جہان رڑاں، بی بی دل شاد اور بی بی بخت رڑاں- آپ کے سات صاحبزادے اور چھ صاحب زادیاں ہیں: سید نور علی شاہ، سید فاروق شاہ، سید ادریس علی شاہ، سید افتاب عالم شاہ، سید جاوید اقبال شاہ، شاہ فیصل، سید عدنان علی شاہ، بی بی انیدہ، بی بی حلیمہ، بی بی حسنیٰ، بی بی فضیلت، بی بی سمینہ اور بی بی روحنا- آپ کے تمام بچے بہت ذہین، تعلیم یافتہ اور محنتی ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۱۷ صفر المظفر ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۱۴) : سید جہان شاہ بادشاہ دامت برکاتہ آف گل آباد، دیر پائیں، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ ہر وقت سماجی اور فلاحی کاموں میں بھڑ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- آپ سید فضلِ معبود شاہ بادشاہ، ابن سید عبدالحق شاہ بادشاہ کے فرزندِ ارجمند ہیں- آپ کا تعلق سید حسین شاہ (باغ کنڈی شریف)، ابن سید حسن شاہ (پیر خیل)، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد مبارک میں سے ہے- گاؤں گل آباد، سفرونہ، باغ کنڈی شریف اور کمالہ، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخواہ میں حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کثرت سے آباد ہے بہت حوش ہیں اور پنج وقت صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی بی بی فریشہ تھا جو بہت شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپ کے چار بھائی اور پانچ بہنیں ہیں: سید محسن شاہ بادشاہ، سید ابو علی شاہ بادشاہ، سید جمشید شاہ بادشاہ، سید حضرت شاہ بادشاہ، بی بی سلطان رنڑا، بی بی تاج نامہ، بی بی جہان رنڑا، بی بی دل شاد اور بی بی بخت رنڑا- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی نورالحرم المعروف وڑا بی بی ہے جو بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون ہیں- آپ کے پانچ صاحبزادے اور چار صاحب زادیاں ہیں: سید بہار گل شاہ، سید ارشاد علی شاہ، سید وقار علی شاہ، سید سہیل احمد شاہ، سید احتشام الحق شاہ، بی بی کوثر، بی بی عمرین، عشرت بی بی اور منی بیگم- آپ کے تمام بچے بہت ذہین، تعلیم یافتہ اور محنتی ہیں- آپ گاؤں گل آباد، تحصیل ادینزئی، ضلع دیر پائیں میں ۱۹۵۴ عیسوی کو پیدا ہوئے اور آج یعنی ۵ نومبر ۲۰۲۰ عیسوی کو خیر سے ۶۶ سال کے ہیں

اورماشاء اللہ روبصحت، تندرست اورآسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اورآپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور توانازندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!(جمعرات،۱۸ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۵نومبر ۲۰۲۰)-

(1-۱۴) : سید نبی بخش شاہ شیرازی المعروف مرزاباچارحمۃ اللہ علیہ آف سفرونہ، ضلع دیرپائیں: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خواور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت ہر دل عزیز شخصِیت کے مالک تھے- آپؒ اپنے علاقے کے فلاحی اورر فلاہی کاموں میں بھڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے- آپؒ میاں سید جمعہ شاہ باچا، ابن میاں سید سلطان غنی شاہ بابا، ابن سید گل شاہ بابا، ابن احمد سید شاہ بابا، ابن غلام سید شاہ بابا، ابن آدم سید شاہ بابا، ابن سید عبد اللہ شاہ بابا، ابن سید حسین شاہ بابا، ابن سید حسن شاہ بابا، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے والد ماجد کی تین بیگمات تھیں: بی بی زرون، بی بی زرمینہ اوربی بی بہا- آپؒ کے سات بھائی اور چھ بہنیں ہیں: سید جوہر شاہ شیرازی، سید میاں جوہر شاہ شیرازی، میاں سید بخش شیرازی، سید علی بخش شیرازی، سید مرسلین شیرازی، سید یٰسین شاہ شیرازی، سید مستقیم شاہ شیرازی، نور محل بی بی، بختیارم بی بی، جمیلہ بی بی، رشیدہ بی بی، واجدہ بی بی اور شادیہ بی بی- آپؒ کی زوجہ محترمہ کا اسم گرامی سعدیہ بی بی ہے جو بہت ملنسار، مہربان اور شفیق خاتون ہیں- آپؒ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید شاہ فہد شیرازی، سید دانش شیرازی، سید ثاقب شیرازی، سید عبید شیرازی، سید طلحہ شیرازی، نجمہ بی بی، حمیرہ بی بی اور مناہل بی بی- گل آباد، سفرونہ اور باغ کنڈی شریف، ضلع دیرپائیں میں حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے سید حسن شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کثرت سے آباد ہیں اور بہت خوش اورآسودۂ حال ہیں- آپؒ کو سیاست سے بہت گہرا لگاؤ تھا- آپؒ قومی وطن پارٹی کے جائینٹ سیکٹری جنرل کے عہدے پر فائز تھے- آپؒ نے صوبائی اسمبلی، خیبر پختونخوا کا الیکشن منعقدہ ۲۰۱۸ عیسوی بھی کنٹیسٹ کیا تھا اوراچھے خاصے ووٹ لئے تھے- آپؒ اپنے آبائی گاؤں گل آباد، تحصیل آدینزئی، ضلع دیرپائیں میں ۱۹۶۵عیسوی میں پیدا ہوئے اوربروز بدھ، ۳ ذی الحجہ ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۱۴ جولائی ۲۰۲۱ عیسوی کو 56 سال کی عمر میں وفات پائی اوراپنے آبائی قبرستان واقع گل آباد، تحصیل آدینزئی، ضلع دیرپائیں میں آسودۂ خاک ہوئے- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!(تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان، جمعۃ المبارک، ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۴۲ ہجری بمُطابِق ۳۰جولائی ۲۰۲۱)-

کمالہ (Kamala)، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخوا: یہ تحصیل ادینزئی، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخوا کا بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے- یہ سادات شیر ازی خیبر پختونخوا کا ضلع دیر پائیں میں تیسرا بڑا گاؤں ہے- یہ چکدرہ سے ۲۶ کلو میٹر اور سطح سمندر سے ۶۶۸ میٹر (۲۱۹۲ فٹ) کی بلندی پر سر سبز و شاداب کھیتوں کے عین وسط میں واقع ہے- کمالہ کے مشرق میں سوگیاڑ، شمال میں ماشو تحصیل تیمر گرہ، مغرب میں تودہ چینہ اور جنوب میں ایک کیلو میٹر کے فاصلے پر دریائے سوات کے اُس پار زیارت سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ گاؤں طوطہ کان، ضلع ملاکنڈ واقع ہے- اس گاؤں کے آس پاس اونچے اونچے پہاڑ ہیں جن میں کوہ لڑم بُہت مشہور ہے-اس گاؤں کو یہ فخر اوراعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے بہت سے ذہین، مہان نواز، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور جفاکش لوگ پیدا کیئے ہیں جو نہایت ہی پُرامن اور ترقی پسند ہیں اوراپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ دوستانہ اوراچھے تعلقات رکھتے ہیں- گاؤں کمالہ میں سادات شیر زی کے علاوہ دوسرے قبیلوں کے لوگ بھی آباد ہیں جو آپس میں بھائیوں کی طرح رہتے ہیں- سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند سید محمد ریحان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد گاؤں کمالہ میں آباد ہیں- آپؒ کی اولاد اپنے آبائی گاؤں "پیر خیل" میں بھی کثرت سے آباد ہیں اور بہت آسودۂ حال ہیں- سید محمد ریحان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے پہلو میں واقع ہے- اس گاؤں کے لوگ زراعت پیشہ ہیں اور اپنی زرخیز زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فصل اُگانے کی کوشش کرتے ہیں- کمالہ علاقے میں فروٹ کے لحاظ سے بھی بہت مشہور ہے جن میں املوک، نارنگی، اخروٹ، ناشپاتی، خوبانی اورانجیر شامل ہیں جو بُہت لزیز اور دِل کے مریضوں کیلیئے بے حد مفید ہیں- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اوراس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اورآسودۂ حال کھے- آمین یارَبُّ العالمین! (تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیر ازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان ہفتہ، ۱۳ذی الحجہ ۱۴۴۲ہجری بمُطابِق ۲۴جولائی ۲۰۲۱)-

(۱۵) : سید میاں محمد شاہ دامت برکاتہ آف کمالہ، ضلع دیر پائیں، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان ہیں- آپ نہایت ہی پرہز گار، تقویٰ داراوراور صوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- آپ بہت نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے ہیں- سب لوگ آپ سے بہت محبت اور پیار کرتے ہیں- آپ نے ابتدائی تعلیم کمالہ سے حاصل کی- آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول طوطاکان سے مڈل اور گورنمنٹ ہائی سکول تھانہ سے ۱۹۶۴عیسوی کو میٹرک کیااور یونیوسٹی آف پشاور سے ۱۹۷۶میں اردو میں ماسٹر کیا- آپ نے بہت کٹھن حالات میں

تعلیم حاصل کی کیوں کہ ریاست دیر کے نواب، شاہ جہان دیر کے بچوں کو تعلیم سے منع کرتے تھے کہ ایسا نہ ہو کل یہ تعلیم یافتہ لوگ ان کی ریاست کے خاتمے کا سبب بنیں- انہی حالات میں آپ کا حصولِ علم یونین کونسل خادگزئی، سوگیاڑاور کمالہ کیلئے قابل قدراثاثہ ہیں- آپ ۸ اپریل ۲۰۰۸ عیسوی کو بحیثیت پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول کمالہ سے ریٹائر ہوئے- آپ آج کل اپنے گاؤں کمالہ میں اپنے بال بچوں کے ساتھ ایک پُرسکون اور مُطمئن زندگی گزار رہے ہیں-

آپ سید محمد بادشاہ (وفات ۲۰۰۴)، ابن سید خان محمد شاہ (پیدائش ۱۸۹۰)، ابن سید عبدالرحیم شاہ، ابن سید احمد ولی شاہ، ابن سید نور شاہ عالم، ابن پیر شاہ عالم، ابن سید پیر علی شاہ، ابن سید پیر موزان شاہ، ابن سید محمد ریحان شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی والدۂ ماجدہ کا اسمِ گرامی سبز پری (وفات ۱۹۹۶)، بنت خان محمد آف کمالہ تھا جن کا تعلق پشتون قوم کے کری خیل قبیلے سے تھا جو بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپ اپنے والدین کے اکلوتے فرزندِ ارجمند ہیں نہ کوئی بھائی ہے نہ کوئی بہن- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام مشتری بیگم (پیدائش یکم جنوری ۱۹۵۳) بنت شیر غنی خان آف تودہ چینہ ہے جو بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد خاتون ہیں- آپ کے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں: سید علی محمد شاہ (ایم اے اسلامیات)، سید عزیز احمد شاہ (میٹرک)، سید رشید احمد شاہ (ایم اے پشتو)، بی بی عائشہ، بی بی مہناز، عابدہ بی بی، زیب النساء، آسمابی بی اور شیماءبی بی- آپ کے تمام بچے بہت شریف، فرمانبردار اور اعلیٰ تعیم یافتہ ہیں-

آپ اپنے ابائی گاؤں کمالہ، ضلع دیر پائیں میں ۱۳ اپریل ۱۹۴۸ عیسوی کو پیدا ہوئے اور آج ۲ جنوری ۲۰۲۱ کو خیر سے ۷۲ سال ۸ ماہ اور ۲۹ دن کے ہیں، تندرست، روبصحت اور آسودۂ حال ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۱۷ جمادی الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۲ جنوری ۲۰۲۱)-

اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: یہ گاؤں تحصیل و ضلع بٹگرام، خیبر پختونخوا کا بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے- یہ سادات شیر ازی کا ضلع بٹگرم اورمانسہرہ میں سب سے بڑا گاؤں ہے جو بٹگرام شہر سے ۸ کلو میٹراور تھاکوٹ پُل سے ۱۵ کلو میٹر کی مسافت پر "تورغرر" کے دامن میں اور سطح سمندر سے ۸۲۸ میٹر (۲۸۰۸ فٹ) کی بلندی پر سرسبز و شاداب کھیتوں کے عین وسط میں واقع ہے- اس کے شمال میں گاؤں کوٹگلہ، جنوب میں شنگلی پائیں، مغرب میں "تورغر" اور مشرق میں دریائے نند ہاڑاور سی پیک واقع ہے- یہ گاؤں ایک خوبصورت پُل جس کا نام "جاپان پُل" ہے کے زریعے "سی پیک" سے منسلک ہے- اس گاؤں کے شمال میں چیڑھ کا ایک خوبصورت جنگل ہے جس سے یہ گاؤں بُہت دلکش لگتاہے- یہ گاؤں سی پیک سے بھی بہت حَسین دیکھائی دیتاہے-

اس گاؤں کو یہ فخراوراِعزاز حاصل ہے کہ اس نے بُہت سے جَیّد عُلماء، حافظِ قرآن، ڈاکٹرز، انجنیئرز، بینکرزاور جفاکش لوگ پیدا کئے ہیں جن میں مولانا سید محمد انورشاہ شیر ازی، مولانا سید جعفرشاہ شیر ازی، مولانا سید اجمل شاہ شیر ازی، ڈاکٹرضیاءاللہ شیر ازی، گروپ کیپٹن سید جلال شاہ شیر ازی، ڈاکٹرصفیہ جلال شیر ازی، ڈاکٹرفریدہ شیر ازی، ڈاکٹرفریال شیر ازی، ڈاکٹرنیلم شیر ازی، ڈاکٹرزینب جلال شیر ازی، ڈاکٹرسید ظہورشاہ شیر ازی، مولانارشاد شیر ازی، ڈاکٹرسید حماد شیر ازی، ڈاکٹرسید ایازشاہ شیر ازی، سید ولایت شاہ شیر ازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان، ماہر معاشیات مسعود انور شیر ازی، جرنلسٹ سید شیر ازاحمد شیر ازی، ڈاکٹرحیات شیر ازی، انجئیر رابعہ جلال شیر زی، انجئیر سید شاہد فاروق شیر ازی، انجئیر سید مبصر شاہ شیر ازی، انجئیر سجاد انور شیر ازی، سید عمل شاہ شیر ازی، سابقہ ضلعی صدر، پاکستان تحریک انصاف، ضلع بٹگرام، انجئیر سید عمرفاروق شیر ازی، انجئیر سید فہد شاہ شیر ازی، انجئیر سید سجاد شیر ازی، ایڈووکیٹ سید حیات شاہ شیر ازی آف تھائی لینڈ، ایڈووکیٹ سید مراد شاہ شیر ازی آف تھائی لینڈ اوراسسٹنٹ پروفیسر بی بی آنیدہ شیر ازی آف تھائی لینڈ قابل ذکر ہیں- اس گاؤں کو یہ شرف اوراعزاز بھی حاصل ہے جس کی خوبصورت اور پاک گلیوں میں عمران خان نے اپنے مبارک قدم رکھے ہیں اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایاجو بعد میں پاکستان کے منتخب وزیراعظم بنے-

اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی پُرامن، پرسکون اور ترقی پسند ہیں اور ہمیشہ اپنے تمام پڑوسیوں اور قبائل کے ساتھ دوستانہ اور پُرامن تعلقات کی خواہش رکھتے ہیں- اس گاؤں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے بُہت زیادہ شُکر گزار ہیں جس نے انہیں اپنے علاقے میں ایک خود مختار، خود دار اور عزت مند حیثیت سے نوازا ہے- اس گاؤں میں پیر سید سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف "حاجی بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے تین صاحب زادوں، سید معاذالدین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ، سید پیرامام شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اور سید محمد عیسیٰ شاہ بابا

رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آباد ہے- اُغزبانڈہ، باڑہ اور لنڈئی بٹگرام میں واقع یہ جائیداد پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو بٹگرام اور مانسہرہ میں ۱۶۴۸ عیسوی کو مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے وقت حصے میں آئی تھی جو آج تک خُدا کے فضل سے ان کی اولاد کے پاس ہے- اس گاؤں کے آس پاس بُہت سے پانی کے قدرتی چشمے ہیں جن میں ٹاگوانو چینا، چنار چینا اور کارین چینا بُہت مشہور ہیں- لوگ ان چشموں کے پانی کو زراعت اور پینے کیلئے استعمال کرتے ہیں- اس گاؤں کے لوگ پانی کے ان چشموں پر بُہت زیادہ فخر اور ناز بھی کرتے ہیں- اس گاؤں کے مضافات میں بُہت سی مساجد ہیں جن میں اُغزبانڈہ کی مرکزی مسجد قابلِ دید ہے- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- ہمارے اس خوبصورت گاؤں کو ہمارے مخالفین نے جون ۱۹۴۸ میں تباہ کیا تھا اور ہم سب لوگ جلاوطن ہوئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پانچ سال کی جلاوطنی کے بعد حکومت پاکستان کے تعاون سے ۱۹۵۲ عیسوی کو ہم اپنے گاؤں واپس آگئے اور اس کو دوبارہ تعمیر کروایا- بد قسمتی سے ہمارا یہ خوبصورت گاؤں بروز ہفتہ، ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۶ ہجری بطابق ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ عیسوی کو ایک شدید زلزلے سے دوبارہ تباہ ہوُا- ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسے پہلے سے زیادہ خوبصورت تعمیر کروایا- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (منگل، ۲۱ شعبان المعظم ۱۴۴۱ ہجری بمُطابق ۱۵ اپریل ۲۰۲۰)-

(۱۶) : مولانا سید محمد انور شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت متقی، پرہیزگار اور جید عالم دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت بڑے دانشور تھے- آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ ہمیشہ سفید رنگ کے ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنتے تھے، سر پر سیاہ رنگ کا جناح کیپ اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ نے تقسیم ہند سے قبل جامعہ امینیہ، دہلی سے درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی تھی- آپؒ ایک سندیافتہ طبیب / حکیم بھی تھے- لوگ آپؒ سے طب سے متعلق مفید مشورے لیا کرتے تھے- آپؒ نے پاکستان کے بڑے بڑے اسلامی مدارس میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک مختلف اسلامی علوم پڑھائے۔ آپؒ اپنے دور کے مشہور شیخ الحدیث تھے۔ آپؒ استاذالاساتذہ تھے اور اسلامی علم کے ایک مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو ہر قسم کے علوم و فنون میں مہارت سے نوازا تھا- آپؒ عربی، پشتو اور فارسی زبانوں کے بہت بڑے شاعر بھی تھے اور متعدد نظمیں بھی لکھی تھیں- آپؒ سید غلام رسول شاہ، ابن شاہ رسول، ابن سید حسین شاہ، ابن سید کبیر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے والد صاحب نے دو شادیاں کی تھیں ایک آپؒ کی والدہ ماجدہ تھیں جن کا تعلق تھاکوٹ کے سرخیلی قبیلے سے تھا دوسری بیوی کا نام بی بی رابعہ، والدہ صاحبہ بی بی زیور جانہ تھا۔ آپؒ کی تین بہنیں

اورایک بھائی تھا:بی بی زینب، بی بی گل اندامہ (وفات اکتوبر ۱۹۹۱)، بی بی زیور جانہ (وفات جنوری ۱۹۹۹) اور سید قاسم شاہ (وفات ۲۰۰۵)- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی جنت نورہ (وفات ۱۹۹۹) ، بنت سید سرور شاہ اور بی بی زر جانہ- آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید مسعود انور شیرازی، سید ریاض انور شیرازی، مولانا سید منظور اسد شیرازی، سید ارشد محمود شیرازی، بی بی شاہدہ، بی بی رضیہ اور بی بی شگفتہ- آپؒ گاؤں لنڈئی اغزبانڈہ میں ۱۹۱۲ کو پیدا ہوئے اور جون ۱۹۹۲ کو اسی سال کی عمر میں اغزبانڈہ میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، اغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!(بدھ، ۱۲ر مضان المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق ۶ مئی ۲۰۲۰)-

(۱۷) : سید نور غازی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے اور تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہتے تھے- آپؒ قرآن پاک بہت خوبصورت تلفظ کے ساتھ پڑھتے تھے- آپؒ ہمیشہ ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنتے تھے، سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ کبھی کبھی لکڑی کے بنے ہوئے گلدار "کڑاں وے" بھی پہنتے تھے- آپؒ بہت آہستہ آہستہ بولتے تھے لیکن جب بولتے تھے تو سننے والوں کو بہت مزہ آتا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ آپؒ بولتے جائیں اور ہم سنتے جائیں- آپؒ اکثر اپنی زندگی کے مختلف واقعات سنایا کرتے تھے جو آپؒ کے ساتھ تھائی لینڈ اور برما میں پیش آئے تھے- جب آپؒ کا انتقال ہوا اس وقت یعنی مئی ۱۹۷۵عیسوی کو آپؒ اپنے گاؤں اُغزبانڈہ میں دوسرے نمبر پر معمر انسان تھے- پہلے نمبر پر سید فاروق شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی عمر اس وقت سو سال سے کافی زیادہ تھی- آپؒ نے کئی ممالک کی سیر کی تھی جن میں تھائی لینڈ اور برما شامل ہیں- آپؒ تھائی اور برمی زبانیں بہت روانی سے بولتے تھے- آپؒ سید محمد صادق شاہ، ابن سید محمد سعید شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ المعروف لنڈئی بابا، ابن سید محبوب شاہ المعروف ملا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی معلوم نہیں ہے- آپؒ کے ایک چچا اور ایک پھوپھی تھیں:(۱) سید عبدالرازق شاہ جن کی صرف دو بیٹیاں تھیں ایک بیٹی سید مختاراللہ شاہ بابا کی بیوی تھیں جبکہ دوسری بیٹی سید محمد اکبر شاہ بابا کی بیوی تھیں اور (۲) پھوپھی سید غلام حسن شاہ آف لنڈئی کی والدہ صاحبہ تھیں- سید نور غازی شاہ بابا کا ایک بھائی اور تین بہنیں تھیں: (۱) سید پیر غازی شاہ، والد صاحب سید غازی شاہ: سید غازی شاہ (وفات ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۵) کے چھ بیٹے اور ایک بیٹی تھی- سید امام شاہ، سید سیف اللہ شاہ، سید فردوس شاہ، سید سلطان شاہ، سید نور علی شاہ، سید علی شاہ اور بی بی زری خاتون (۲) بی بی حافظہ، والدہ صاحبہ سید عصر شاہ (۲) بی بی مغافرہ، والدہ صاحبہ سید فضل واحد شاہ اور (۳) والدہ صاحبہ ملک سید آف لنڈئی- آپؒ کی دو بیویاں تھیں پہلی بیوی کا نام بی بی خائستہ

خانم، بنت سید غلام حسن شاہ تھا جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی لباء ہے جن کا تعلق دیشان کے طور خیل قبیلے آف شنگلی پائیں سے ہے او وہ اس وقت یعنی ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۰ عیسوی کو ۸۸ سال کی ہیں- آپؒ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: حاجی سید جمعہ قیوم شاہ (وفات ۳۰ ستمبر ۲۰۱۳)، سید محمد عزیر شاہ (وفات بروز اتوار، ۲۹ دسمبر ۲۰۱۳)، سید شعیب شاہ، سید شاہین شاہ، بی بی منتا گئے (وفات جنوری ۲۰۱۸)، بی بی نصیب جانہ، بی بی فائزون اور سلطان زری (وفات بچپن)- بی بی منتا گئے ، نصیب جانہ اور جمعہ قیوم شاہ، آپؒ کی پہلی بیوی بی بی خائستہ خانم کے بچے ہیں-

آپؒ اُغُزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور مئی ۱۹۷۵ عیسوی کو وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، اُغُزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّاللہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بیر، یکم ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۹ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۱۸) : سید حضرت علی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف آغزبانڈہ وفات تھائی لینڈ: آپؒ بہت جفاکش اور محنتی انسان تھے- آپؒ عین جوانی میں بہتر معاش کی تلاش میں تھائی لینڈ کے شہر پٹسنلوک چلے گئے- آپؒ اپنی وفات تک اپنے آبائی گاؤں کبھی واپس نہیں آئے- آپؒ نے تھائی لینڈ میں آدھی صدی سے زیادہ کا عرصہ گزارا- آپؒ نے تھائی لینڈ میں کوئی شادی نہیں کی تھی اس وجہ سے آپؒ کی وہاں کوئی اولاد نہیں ہے- آپؒ سید عظمت شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے دو بھائی اور چار بہنیں تھیں: (۱) سید رحیم شاہ، والد محترم سید نواب شاہ، سید احمد شاہ، سید لقمان شاہ اور جان افروزہ (۲) سید حبیب شاہ، والد محترم سید محمود شاہ (وفات ۵ جون ۲۰۰۲)، سید میاں گل شاہ، رحمت سید، ہارون سید، زرین سید، سید زرین اور بی بی میر افتابہ (۳) بی بی رام جی والدہ صاحبہ سید مختار شاہ (۴) بی بی طوطئی والدہ صاحبہ سید حضرت الرحمان شاہ (۵) والدہ صاحبہ سید سکندر شاہ آف لنڈئی (۶) والدہ صاحبہ سید محمد رسول شاہ و سید احمد رسول شاہ (وفات برما)- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی صاحبہ سے ایک بیٹی تھی جن کا نام بی بی گل سمبرہ، زوجہ سید محبوب شاہ تھا جن کا عین جوانی میں انتقال ہوا تھا جبکہ دوسری زوجہ محترمہ کا نام بی بی بازم جانہ، بنت محمد علی اکبر بابا تھا جن کا تعلق دیشان کے کچیلی قبیلے آف کارواڑ سے تھا- آپؒ بہت شفیق، ملنسار اور مہربان خاتون تھیں- میری والدہ صاحبہ کے مطابق آپؒ اپنی سوتیلی بیٹی بی گل سمبرہ کے ساتھ سگی ماں جیسی تھیں- سب لوگ آپؒ کو "نیا دیدے" کے نام سے پکارتے تھے- آپؒ کا انتقال سو سال سے زیادہ کی عمر میں ۲۶ جنوری ۱۹۸۶ میں اُغزبانڈہ میں ہوا تھا اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- ایک دفعہ آپؒ مجھے (سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان) فرمارہی

تھیں کہ کہ میری شادی کو صرف تین سال ہوئے تھے کہ میرے شوہر تھائی لینڈ چلے گئے اور پھر واپس نہیں آئے اور آج میں خیر سے سو سال سے اوپر کی ہو چکی ہوں یہ بات سن کر میری آنکھوں میں آنسو آئے کہ خواتین کے ساتھ ایسا سلوک بھی ہوتا ہے- مجھے آپؒ کی اس پاک دامنی پر فخر ہے کہ آپؒ نے ہمیشہ حیاء سے بھرپور زندگی گزاری تھی-خُدا وند کریم آپؒ کو اس کا صلہ قیامت کے دن ضرور دیں گے، انشاءاللہ- آپؒ کا صرف ایک ہی بیٹا تھا جن کا نام سید گلاب شاہ (وفات ۲۵ جون ۲۰۰۱) تھا جن کے پانچ بیٹے اور آٹھ بیٹیاں ہیں: سید بادشاہ (وفات ۲۰۰۸)، گل بادشاہ (وفات بچپن)، سید آمانی ملک شاہ، شاہ جہان شیرازی، سید ہدایت اللہ شاہ- آپؒ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ بٹگرام میں پیدا ہوئے اور تھائی لینڈ کے شہر پسنلوک میں ۱۹۵۸ عیسوی کو وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (اتوار، ۲۲رجب المرجب ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۷مارچ ۲۰۲۱)-

(۱۹) : سید فقیر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ وفات برما: آپؒ بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ سید---شاہ، ابن سید-----شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن حاجی سید محمد احمد شاہ، ابن سید ہارون شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمت اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی پہلی بیوی مولانا سید محمد ہیبت شاہ رحمۃ اللہ علیہ (پہلا فاضل دارالعلوم دیوبند، ضلع بٹگرام) کی صاحبزادی اور سید غلام داؤد شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی کی ہمشیرہ تھیں- آپؒ کی ان سے کوئی اولاد نہیں تھی- آپؒ نے اپنی بیوی صاحبہ کو اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں بالکل اکیلا چھوڑ کر بہتر معاش کی تلاش میں برما کے شہر شویبو ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی اور پھر کبھی اپنے گاؤں واپس نہیں آئے- آپؒ نے اپنی تمام جائیداد سید قیمت ولی شاہ بابا جو عبدالسید، عبدالمالک شاہ اور سید ان ولی شاہ کے والد صاحب تھے کے پاس امانتاً رکھ دی تھی جو آج تک ان کی اولاد کے پاس ہے حالانکہ سید فقیر شاہ بابا اپنے تمام خاندان یعنی ٹبر والوں کو رشتے کے لحاظ سے ایک جیسے تھے- آپؒ نے برما میں ایک اور پاکستانی نژاد برمی لڑکی سے شادی کی- آپؒ کی اپنی برمی بیوی سے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی: (۱) سید احمد شاہ: آپؒ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے (۲) سید نازی شاہ: آپؒ کے تین بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں (۳) زور بیدار: آپؒ کے بچوں کے نام معلوم نہیں ہیں- آپؒ کے بیٹے اور بیٹی وفات پا چکے ہیں جبکہ آپؒ کے تمام پوتے اور پوتیاں آج ۱۹نومبر ۲۰۱۷ تک زندہ ہیں خوش اور آسودۂ حال ہیں- آپؒ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر شویبو میں ۱۱۲ سال کی عمر میں وفات پائی اور ادھر برما کے شہر شویبو میں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ برما میں وفات پانے والے سب سے عمر رسیدہ پاکستانی تھے- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین! (میں مولانا سید محمد شاہ، ابن سید یعقوب

شاہ، ابن سید مزمل شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف شویبو برما کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے مندرجہ بالا مضمون لکھنے کے لئے مجھے بیشتر معلومات تھرو چیٹنگ فراہم کی ہیں - (بدھ،۱۸رجب المرجب ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۳مارچ ۲۰۲۱)-

(۲۰) : سید کریم اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغُزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام وفات برما : آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان تھے- آپؒ نے عین جوانی میں بہتر روزگار کی تلاش میں اپنے والد محترم، سید صدیق اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ برما کے شہر شویبو ہجرت کی لیکن آپؒ اپنے خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اُغُزبانڈہ کبھی واپس نہیں آئے- آپؒ کی بیوی بی بی خدیجہ (وفات مئی ۱۹۸۵) واحد خاتون تھیں جو اپنے شوہر کے پاس موجودہ پاکستان سے برما گئی تھیں- آپؒ سید صدیق اللہ شاہ، ابن سید عظمت اللہ شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے دادا جان، سید عظمت اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ بہت پرہیز گار، تقویٰ دار اور صاحبِ کِرامت بزرگ تھے- آپؒ "نرگسو" جسے آج کل باڑہ اُغُزبانڈہ بھی کہتے ہیں میں رہتے تھے اس وجہ سے آپؒ "نرگسو بابا" کے نام سے مشہور تھے-سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے-سید کریم اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک چچا اور ایک پھوپھی صاحبہ تھیں: سید حضرت شاہ اور بی بی پیر جانہ، زوجۂ محترمہ سید محمد حسین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ - آپؒ کی بیوی محترمہ کا نام بی بی خدیجہ تھا جو آپؒ کی پھوپھی بی بی پیر جانہ کی صاحبزادی اور بی بی زر جانہ (وفات مارچ ۲۰۰۹ مانسہرہ) کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں- آپؒ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: حاجی سید عبدالثانی، سید محروم شاہ، محمد نور سید، سید رحمت شاہ، بی بی زیتون اور جُمعہ بی بی- آپؒ کے صرف دو بچے سید محروم شاہ اور جُمعہ بی بی ۱۹نومبر ۲۰۱۷ تک زندہ ہیں-حاجی سید عبدالثانی کی زوجۂ محترمہ سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں جن کا انتقال بروز جمعۃ المبارک ۳اپریل ۲۰۲۰ عیسوی کو ہوا ہے- آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغُزبانڈہ، ضلع بٹگرام میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر شویبو میں وفات پائی اور ادھر ہی مسلم قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!(منگل، ۱۰رجب المرجب ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۲۳فروری ۲۰۲۱)-

(۲۱) : سید غازی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغُزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ پیش آتے تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ ہمیشہ ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنتے تھے، سر پر سیاہ رنگ کا عمامہ اور دست مبارک میں عصا ہوتا

تھا-"آپؒ خان باڑئے بابا" کے نام سے مشہور تھے- آپؒ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ برما میں گزارا تھا- آپؒ برمی زبان بہت روانی سے بولتے تھے- آپؒ سید پیر غازی شاہ، ابن سید محمد صادق شاہ، ابن سید محمد سعید شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ المعروف لنڈئی بابا، ابن سید محبوب شاہ المعروف مُلا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا تعلق دیشان کے واڑوجی قبیلے سے تھا جن کا انتقال جوانی میں ہوا تھا بہت ملنسار، مہربان اور شفیق خاتون تھیں- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی کا نام بی بی حیوادئے (وفات ترند)، بنت سعد اللہ خان جہانگیری تھا جن سے آپؒ کے تین بیٹے تھے: سید امام شاہ (وفات بروز ہفتہ، ۱۳ فروری ۲۰۲۱)، مولانا سید سیف اللہ شاہ، سید عبدالحکیم شاہ (وفات بچپن) جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی آمنہ (وفات ۸ جنوری ۱۹۸۹)، بنت سید محمد شفیع اللہ شاہ تھا آپؒ بھی بہت ملنسار، مہربان اور شفیق خاتون تھیں جن سے آپؒ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: سید فردوس شاہ (وفات ۳۰ ستمبر ۲۰۰۹)، سید سلطان شاہ، سید نور علی شاہ، سید علی شاہ، بی بی زرون (وفات بچپن) اور بی بی زری خاتون عرف ببو (وفات ۱۹ دسمبر ۲۰۱۶)- جب خان باڑئی بابا کا انتقال ہوا اس وقت یعنی ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۵ عیسوی کو آپؒ اپنے گاؤں اُغُز بانڈہ میں سب سے مُعمر شخصیت تھے-

آپؒ اُغُز بانڈہ میں پیدا ہوئے اور ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۵ عیسوی کو ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، اُغُز بانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۷ رجب المرجب ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۰ فروری ۲۰۲۰)-

(۲۲): مولانا سید گُلفام شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغُز بانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت بڑے عالم دین تھے- آپؒ بہت خوش آواز تھے- آپؒ عربی زبان بہت روانی سے بولتے تھے- آپؒ بہت نفیس، قد آور اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ اپنے گاؤں اُغُز بانڈہ میں سب سے زیادہ جائیداد کے مالک تھے- آپؒ اپنے والد ماجد کے ہمراہ اپنے آبائی گاؤں اُغز بانڈہ سے ہجرت کر کے قلاع بٹگرام آئے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کے والد ماجد، سید غلام حسین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام جائیداد واقع اُغز بانڈہ ڈاکٹر عبدالرحمان شاہ ولی آف لنڈئی کو بیچ دی تھی- آپؒ کے سب سے بڑے پوتے سید بیدار بخت شیرازی نے جائیداد بیچنے کی بہت مخالفت کی کہ جائیداد نہ بیچی جائے- انہوں نے یہاں تک کہا تھا کہ باقی جائیداد بیشک بیچ دیں لیکن "مٹو" کی خوبصورت زمین نہ بیچی جائے- لیکن افسوس! ان کی بات نہیں مانی گئی- البتہ آپؒ نے قلاع بٹگرام میں رہنے کیلئے ایک مکان تعمیر کروایا ہے- آپؒ

سید غلام حسین شاہ (وفات ۱۹۷۸)، ابن سید خان گل شاہ، ابن سید جمال شاہ، ابن سید کمال شاہ، ابن سید پیر امام شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کا ایک چچا اور دو پھوپھیاں تھیں: سید فاروق شاہ (وفات ۱۹۷۸)، بی بی دُرعالم جانہ اور والدۂ ماجدہ سید حسین شاہ آف قلاع بٹگرام (وفات فروری ۱۹۹۲)- آپؒ کے والد صاحب نے چار شادیاں کی تھیں: پہلی بیوی صاحبہ سید نوبت شاہ بابا کی صاحبزادی اور سید اکبر شاہ (وفات ۱۹۶۲) اور سخاوت شاہ آف صابر شاہ مانسہرہ کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں ان سے صرف ایک بیٹا مولانا سید گلفام شاہ صاحب تھے دوسری بیوی صاحبہ کا نام بی بی خست ئے تھا جو سید عظیم شاہ عرف خان بابا آف اُغزبانڈہ کی بہن تھیں ان سے کوئی اولاد نہیں تھی- تیسری بیوی صاحبہ سید احمد شاہ کی بیٹی اور سید عبدالاکبر شاہ آف اُغزبانڈہ کی بہن تھیں ان سے بھی کوئی اولاد نہیں تھی جبکہ چوتھی بیوی صاحبہ کا اسم گرامی بی بی شپولہ آف بٹگرام تھا ان سے بھی کوئی اولاد نہیں تھی جو بہت شفیق، مہربان اور ملنسار خاتون تھیں- آپؒ کا نہ کوئی بھائی تھا اور نہ کوئی بہن- آپؒ کے ماموں سید اکبر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور شاعر تھے "اکبر شاہ جاڑ° وا° غمونہ نغاڑ° وا°"" ان کا مشہور چاربیتہ تھا- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی نور نساء المعروف بی بی طوطیا گئے تھا جو بی بی شپولہ صاحبہ کی بیٹی اور نور رحمان آف بٹگرام کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں جو بہت شفیق، مہربان اور ملنسار خاتون تھیں- آپؒ کے آٹھ بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں: ماسٹر سید بیدار بخت، سید بہادر شاہ (وفات ۱۹۷۸)، سید ناصر شاہ، سید معتبر شاہ، ملک شاہ حسین، قاری مشرف سید، سید صادق شاہ، سید اقبال شاہ (وفات بچپن)، حُسن النسآء عرف بی بی، بی بی نور جہان (وفات ۱۹۸۵) اور بی بی مریم-

آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور قلاع بٹگرام میں ۱۹۸۸ عیسوی کو وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بدھ، ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۱۰ فروری ۲۰۲۱)-

(۲۳) : سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام : آپؒ بہت پرہیز گار، تقویٰ دار اور ملنسار انسان تھے- آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ پیش آتے تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ ہمیشہ سفید رنگ کے کپڑے زیب تن کیا کرتے تھے، سر پر عمامہ اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ ہر روز نمازِ فجر کے بعد سورہ یٰسین کی تلاوت کیا کرتے تھے- آپؒ نے اپنی وفات سے چھ سال قبل حج کی سعادت حاصل کی تھی- آپؒ گاؤں کے تمام جرگوں وغیرہ میں اپنی قوم کی بھرپور نمائیندگی کیا کرتے تھے- آپؒ ہمیشہ تمام لوگوں کو امن اور پُرسکون رہنے کا درس دیتے تھے- آپؒ نے اپنی جوانی میں کئی ممالک کی سیر کی

تھی جن میں تھائی لینڈ اور برما وغیرہ شامل ہیں- آپؒ تھائی لینڈ سے آخری بار بائس سال کے بعد آئے تھے- آپؒ کا جب انتقال ہوُا تھا تو آپؒ اپنے دونوں گاؤں میں سب سے مُعمر شخصیت تھے-

آپؒ سید زمان شاہ، ابن سید مُراد شاہ، ابن سید محمد ہادی شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کا ایک چچا اور ایک پھوپھی تھیں: سید مرزا علی شاہ (غیر شادی شدہ) اور بی بی رابعہ، والدہ صاحبہ بی بی زیور جانہ- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی خدیجہ جو سید رحمت ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی اور سید محمد شفیع اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں بہت ملنسار، مہربان اور شفیق خاتون تھیں جن کا انتقال جلاوطنی کے دوران بٹگرام میں ہوا تھا- آپؒ کا کوئی بھائی نہیں تھا صرف ایک ہمشیرہ صاحبہ تھیں جن کا نام بی بی زہرہ تھا جو سید عظیم شاہ عرف خان بابا رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ تھیں اور لاولد یعنی ان کا نہ کوئی بیٹا تھا اور نہ کوئی بیٹی تھی- آپؒ کی زوجہ محترمہ کا نام بی بی دُر عالم جانہ (وفات اکتوبر ۱۹۸۸)، بنت سید خان گل شاہ تھا- آپؒ کے صرف دو بیٹے تھے: (۱) سید اصغر شاہ (وفات ۱۹ جنوری ۱۹۸۶): آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں- سید فرہاد شاہ، سید ابرار شاہ، سید مدثر شاہ، سید رفیق شاہ، بی بی آک ئے، بی بی فاطمہ اور بی بی سعیدہ (۲) سید افضل شاہ (وفات ۲ فروری ۲۰۱۶): آپؒ کے بھی چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں- سید دلبر شاہ، سید محبت شاہ، سید تراب شاہ، سید عمل شاہ، بی بی حُسن تاجہ، بی بی بحر اور بی بی باخرہ-

آپؒ اُغُز بانڈہ میں ۱۸۹۱ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ادھر ہی اپریل ۱۹۸۶ عیسوی کو ۹۵ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۶ فروری ۲۰۲۱)-

(24): سید عبدالقیوم شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف ہری پور، خیبر پختونخوا : آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپؒ بہت نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ اپنے والد ماجد کے ہمراہ اپنے ابائی گاؤں اُغز بانڈہ بٹگرام سے ہجرت کر کے ہری پور آئے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کے والد ماجد نے اپنی تمام جائیداد واقع اُغز بانڈہ بٹگرام سید مقدس شاہ کو بیچ دی تھی- آپؒ سید قلندر شاہ (وفات ۱۹۷۸)، ابن سید احمد گل شاہ، ابن سید رحمت شاہ، ابن سید غُفران شاہ، ابن سید پیر امام شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کے والد صاحب نے دو شادیاں کی تھیں: پہلی بیوی کا نام بی بی جانہ جو سید ہارون شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ اور سید محمد شفیع اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں جن سے آپؒ کے دو بیٹے تھے ایک کا نام سید عبدالقیوم شاہ تھا جبکہ

دوسرے بیٹے کا انتقال بچپن میں ہوا تھا- دوسری بیوی کا نام بی بی ممتا تھا جو سید اعظم شاہ کی ہمشیرہ اور سید موتم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں جن سے آپؒ کا ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں ہیں: سید رسول شاہ، بی بی روخانہ، بی بی قیمت جان، بی بی آکو، بی بی زیب النساء، بی بی بخت زری اور بی بی نجمن- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی حُسن تاب (وفات جنوری ۲۰۰۱)، بنت سید حسن علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جو بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپؒ کے پانچ بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید سعید شاہ (وفات جنوری ۲۰۰۱)، سید وحید شاہ، سید اقبال شاہ (وفات جنوری ۲۰۰۱)، قاری سید ناہید شاہ، سید زبیر شاہ اور بی بی شاہین- آپؒ سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف مضمون ہٰذا کے سگے پھوپھی زاد بھائی تھے- آپؒ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور کراچی میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۱۹۸۵ عیسوی میں پنتالیس سال کی عمر میں انتقال کر گئے اور ہری پور میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۲۴ جمادی الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۹ جنوری ۲۰۲۱)-

آپؒ اپنے ابائی گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور شیدو، تحصیل و ضلع نوشہرہ میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعرات، ۱۵ جمادی الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۳۱ دسمبر ۲۰۲۰)-

(25) : افسر سید شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام : آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ ہم سب کے بہت پیارے اور گہرے دوست تھے- آپؒ نے گورنمنٹ ہائی سکول بٹگرام سے میٹرک اور یونیورسٹی آف پشاور سے گریجوایشن کی- آپؒ ایک بہترین باؤلر تھے- آپؒ کرکٹ کے بہت شوقین تھے- آپؒ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ میں ۱۹۶۴ عیسوی میں پیدا ہوئے اور بروز اتوار، ۲۴ شوال المعظم ۱۴۳۶ ھجری بمطابق ۹ اگست ۲۰۱۵ عیسوی میں تھائی لینڈ کے شہر پٹسنلوک میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ۵۱ سال کی عمر میں انتقال کر گئے- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- آپؒ ادھر ہی پٹسنلوک میں مسلم قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ کے اچانک انتقال پر پورا گاؤں بہت افسردہ اور غمگین تھا- جب تک ہم زندہ رہیں گے ان کی خوبصورت تصویر ہمارے دلوں پر نقش رہے گی- آپؒ سید ابرہیم شاہ (وفات ۱۹۹۲)، ابن سید مختار شاہ، ابن سید سخاوت شاہ، ابن سید حضرت ولی شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید ناصر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی دادی محترمہ کا تعلق دیشان کے سملا خیل قبیلے آف گجبوڑی سے تھا- آپؒ کے دو چچے اور ایک پھوپھی تھیں: سید ناصر

شاہ (وفات تھائی لینڈ)، سید شمس الرحمان شاہ (وفات اکتوبر ۲۰۰۵) اور بی بی امریزہ عرف وڑابی بی (وفات ۲۰۲۰)- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام اسمان پری، بنت سید معمور شاہ (وفات ۱۹۹۲) ہے جو بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد خاتون ہیں- آپؒ کا ایک بھائی اور چار بہنیں ہیں: سید سلیم شاہ شیرازی، بی بی اختر ئے، گل بی بی، بی بی تسلیم اور بی بی کلثوم (وفات بچپن)- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی کا نام بی بی نور نیساء وفات ۲۰۰۳)، بنت سید میاں گل شاہ تھا جبکہ دسری بیوی کا نام روح افزا تھا جو تھائی نژاد خاتون تھیں- پاکستانی بیوی سے آپؒ کے تین بیٹے ہیں: سید مسلم شاہ، سید حامد حسین شاہ اور قاری سید اختر حسین شاہ۔ آپؒ کی تھائی بیوی سے بھی دو بیٹیاں ہیں: آسیہ شیرازی اور عالیہ شیرازی- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العلمین! (اتوار، ۴ جمادی الاول ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۰ دسمبر ۲۰۲۰)-

(26) : مولانا سید اکرم شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام : آپ بہت ملنسار، مخلص اور جید عالم دین ہیں- آپ نے جامعہ فاروقیہ، کراچی سے ۱۹۸۸ عیسوی کو درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی- جامعہ فاروقیہ، کراچی ۲۳ جنوری ۱۹۶۷ عیسوی کو معرض وجود میں آیا تھا- آپ آج کل جامع مسجد محمدی واقع کے الیکٹرک کالونی گلشن حدید ضلع ملیر، کراچی میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں- آپ ۱۹۸۲ سے لیکر ابتک جمعیت علماء اسلام کے ساتھ وابستہ ہیں اور جمعیت علماء اسلام ضلع ملیر، کراچی کے منتخب امیر اور جنرل سیکٹری بھی رہ چکے ہیں اور آج کل یعنی ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ عیسوی کو صوبائی و مرکزی مجلس عمومی کے رکن ہیں- آپ نے متحدہ مجلس عمل (ایم ایم اے) کے ٹکٹ پر سندھ صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا تھا اور بہت کم ووٹوں سے ناکام ہوئے تھے- آپ اپنے گاؤں اُغزبانڈہ بٹگرام کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے کسی صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا ہے- آپ کی بہت سی پسندیدہ شخصیات ہیں جن میں مولانا فضل الرحمان، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عادل خان، مولانا شاہ حکیم محمد اختر اور مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شامل ہیں- آپ سید عزیز الرحمان شاہ (وفات اپریل ۱۹۸۶)، ابن سید رحمان شاہ، ابن سید دیدار شاہ، ابن سید غفار شاہ، ابن سید ہمدان احمد شاہ، ابن سید صفدر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کے جد امجد سید رحمان شاہ بابا کی زوجہ محترمہ بی بی میر من شاہی (وفات اگست ۱۹۹۱) کا تعلق دیشان کے گاؤں گیجوڑی کے سملا خیل قبیلے سے تھا جو اپنے شوہر کی وفات کے بعد کم و بیش پچاس سال تک زندہ رہیں- آپ نے اپنے یتیم بچوں کی پرورش اور دیکھ بال میں بہت سی تکلیفیں اٹھائی تھیں- خدا انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین! آپ کے دو چچے اور ایک پھوپھی تھیں: سید گل رحمان شاہ، سید محمد رحمان شاہ اور بی بی تاج النیساء عرف منج ئے (وفات ۲۰۱۹)- آپ کے والد صاحب سید عزیز الرحمان شاہ صاحب (وفات اپریل ۱۹۸۶) نے دو شادیاں کی تھیں- پہلی بیوی سید دلبر شاہ کی ہمشیرہ اور ولی شاہ بابا آف لنڈئی کی صاحبزادی تھیں جن کا صرف ایک بیٹا ہے سید گل محمد شاہ شیرازی-

جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی قلندرہ ہے جن کا تعلق دیشان کے گاؤں ہوتل کے شاپوڑی قبیلے سے ہے جو بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد خاتون ہیں جن کے سات بیٹے ہیں البتہ بیٹی کوئی نہیں ہے: حافظ سید چراغ لدین شاہ شیرازی، مولانا سید اکرم شاہ شیرازی، سید فضل شاہ شیرازی (وفات کراچی)، سید شیر شاہ شیرازی، مولانا سید مزمل شاہ شیرازی، مولانا سید جاوید شاہ شیرازی اور سید علی تاج شاہ شیرازی- آپ کے تمام بھائی بہت شریف، تعلیم یافتہ اور محنتی ہیں- آپ کی شادی خانہ ابادی بی بی آمنہ بنت سید محمد اسماعیل شاہ شیرازی (وفات کراچی) سے ۱۵ جون ۱۹۹۱ عیسوی کو کراچی میں ہوئی- آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: مولانا سید سراج الدین شاہ شیرازی (پیدائش ۱۱ نومبر ۱۹۹۶)، سید معراج الدین شاہ شیرازی (پیدائش ۲۲ جون ۱۹۹۸)، سید محمد بلال شاہ شیرازی (پیدائش ۲۶ سمبر ۲۰۰۹)، سیدہ مہوش جہاں تاج شاہ (پیدائش یکم مئی ۱۹۹۹)، سیدہ حفصہ شاہ شیرازی (پیدائش ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۶) اور سیدہ مسیحہ شاہ شیرازی (پیدائش یکم جنوری ۲۰۱۲)-

آپ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ بٹگرام میں یکم جنوری ۱۹۶۷ عیسوی کو پیدا ہوئے اور آج یعنی ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ عیسوی کو خیر سے آپ کی عمر مبارک ۵۳ سال گیارہ ماہ اور ۲۴ دن ہے- خوش، توانا اور آسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۸ جمادی الاول ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰)-

(27) سید مقدس شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف مشکنڈ میدان، تحصیل و ضلع بٹگرام : آپؒ بہت ذہین اور دوراندیش انسان تھے- آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ سے مشکنڈ میدان ۱۹۶۲ عیسوی کو شفٹ ہوگئے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ نے مشکنڈ میدان میں بہت سی زرعی اراضی خریدی جو آج بھی ان کے بیٹوں کی ملکیت میں ہے- آپؒ کی اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں بھی کافی جائیداد ہے- آپؒ سید مقرب شاہ (وفات اگست ۱۹۸۸)، ابن سید میر احمد شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید ناصر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی باسیقہ المعروف طورہ اب ئے (وفات اگست ۱۹۸۸)، بنت سید پیرولی شاہ تھا جو بہت ملنسار، شفیق اور غیر تمند خاتون تھیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین! آپؒ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے نہ کوئی بھائی تھا اور نہ کوئی بہن- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی کا نام بی بی امریزہ عرف بی بی وڑا، بنت سید مختار شاہ تھا جو بہت نفیس، ملنسار اور مہربان خاتون تھیں- آپؒ کے ان سے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: سید نور حبیب شاہ، سید محمد شاہ، سید بخت منیر شاہ، سید بخت علی شاہ (وفات ۱۹۹۶)، سید مکرم شاہ، سید امتیاز علی شاہ، بی بی لال دانہ،

ناز بیگم، بی بی شمع اور بی بی حسن آراء- دوسری زوجہ محترمہ کا نام بی بی زرینہ شیرازی جو تھائی نژاد پاکستانی ہیں اور آپؒ کے چچا سید زاہد شاہ بابا (وفات تھائی لینڈ) کی صاحبزادی ہیں جن سے صرف ایک ہی صاحبزادی ہے جن کا نام بی بی انیدہ شیرزی ہے- بی بی انیدا شیرازی یونیورسٹی آف فٹونی، تھائی لینڈ میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں بہت لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- آپؒ کے تمام بچے اعلیٰ تعلیم یافتہ، ہونہار اور بہت آسودۂ حال ہیں- آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں ۱۹۳۸ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۶۸ سال کی عمر میں بروز اتوار، ۶ محرم الحرام ۱۴۲۷ ھجری بمطابق ۵ فروری ۲۰۰۶ عیسوی کو اس فانی دُنیا سے رخصت ہوئے- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اور اپنے ابائی قبرستان واقع مشکنڈ میدان میں آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۹ جمادی الاول ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۶ دسمبر ۲۰۲۰)-

(28) : سید یٰسین شاہ شیرازی آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام، خیبر پختونخوا: آپ بہت ذہین، خوش مزاج اور ملنسار انسان ہیں- یوں تو ہمارے پیارے گاؤں اُغزبانڈہ نے بہت سے شاعر پیدا کئے لیکن آپ ان میں سے ایک تعلیم یافتہ اور ترقی پسند شاعر ہیں اور بہت آسان اور سہل الفاظ میں خوبصورت شاعری کرتے ہیں- آپ کو تحصیل بٹگرام کے تمام شعراء میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے اور آپ کو "بٹگرام ادبی ٹولنہ" میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے- ہم سب کو آپ پر بہت فخر اور ناز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گاؤں کو ایک ترقی پسند اور بہترین شاعر سے نوازا ہے- آپ بہت کم گو ہے اور یہ ایک اچھے شاعر کی خوبی ہے- آپ سید صادق شاہ، ابن سید محمود شاہ (وفات ۵ جون ۲۰۰۲)، ابن سید حبیب شاہ (وفات ۱۹۵۲)، ابن سید عظمت شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید ناصر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپ کے دادا جان، سید محمود شاہ نے دو شادیاں کی تھیں- پہلی بیوی کا نام بی بی حورہ، بنت سید حسن شاہ تھا جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی سرورئے، بنت سید اعظم شاہ آف کنشئی تھا- آپ کے والد صاحب کی والدہ صاحبہ کا نام بی بی حورہ تھا- آپ کے چار چچے اور تین پھوپھیاں ہیں: سید روح المنان شاہ، سید مقبول شاہ، سید مدثر شاہ، سید مزمل شاہ، بی بی حسنیٰ، بی بی سلطانہ اور بی بی مریم- آپ کی والدۂ محترمہ بی بی بس پری کا انتقال جولائی ۲۰۱۶ عیسوی میں ہوا جن کا تعلق "برتونی توغر" کے مشہور "عزیزوانی" قبیلے سے تھا- آپ کے تین بھائی اور چار بہنیں ہیں: سید عمر شیرازی، سید فضل ربی شیرازی، سید سمیع الرحمان شیرازی، بی بی تاج پری، بی بی حُسن صبا، بی بی حفصہ اور بی بی فائزہ- خدا سب کو لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی نصیب فرمائے- آمین! آپ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ میں ۱۹۹۲ عیسوی کو پیدا ہوئے اور آج کل یعنی ۱۸ نومبر ۲۰۲۰ کو شعر و شاعری اور اپنے چھوٹے موٹے کاروبار میں مصروف ہیں-

ہمیں اپنے گاؤں کے ہر اُس شاعر، ادیب، عالم اور صحافی کی بہت قدر کرنی چاہئے جو اپنے گاؤں، قوم اور ملک کا نام روشن کرے- اُن کی وجہ سے ہماری عزت اور پہچان میں اضافہ ہو اور لوگ اُن کی وجہ سے ہمیں اچھے الفاظ میں یاد کریں- شکریہ - اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بیر، ۲ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۸ نومبر ۲۰۲۰)-

(29) : پروفیسر حافظ سید عبداللہ شاہ شیرازی دامت برکاتہم آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام:

آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان ہیں- آپ بہت نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- سب لوگ بھی آپ سے بہت محبت اور پیار کرتے ہیں- آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ مکتب سکول اُغزبانڈہ سے حاصل کی- آپ نے حفظ قرآن جامعہ رحیمیہ راولپنڈی سے کیا- آپ نے یونیورسٹی آف لاہور، لاہور سے اسلامک سٹڈیز میں ایم فل بھی کیا ہے- آپ کے ایم فل تھیسس کا عنوان تھا لباس کی ضرورت واھمیت اور عصر حاضر کا جدید لباس (آیک تحقیقی جائزہ)- آپ نے درس نظامی جامعہ اشرفیہ لاہور سے ۲۰۰۲ عیسوی میں کیا- آپ کو جامعہ اشرفیہ کے بڑے اساتذہ کرام و شیوخ جن میں حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمان اشرفی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا یعقوب خان رحمۃ اللہ علیہ، مولانا نور محمد صاحب اور مولانا وکیل احمد خان شیروانی صاحب ہیں نے خصوصی شفقت اور دُعاؤں سے نوازا- آپ کو دورۂ حدیث کے سال بخاری شریف اور ابو داؤد شریف کی عبارت پڑھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی- آپ نے فراغت کے بعد بخاری شریف کے استاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ادارے میں انتہائی کم عمری میں پڑھانا شروع کیا- آپ نے جب تدریس شروع کی تو اس وقت آپ کی داڑھی بھی پوری طرح نہیں آئی تھی- درس نظامی میں نحو کو مشکل فن سمجھا جاتا ہے- اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نحو کے تمام کتب، علم النحو، نحو میر، شرح مائۃ عامل، ھدایۃ النحو، کافیہ، شرح ملا جامی پڑھانے کا بارہا موقع ملا- آپ کو فقہ میں قدوری، کنزالدقائق، شرح وقایہ آخرین، ادب میں تسہیل الادب، قراۃ الراشدہ معلم الانشاء، نفحۃ العرب، مقامات حریری دیوان متنبی، پورے قرآن پاک ترجمہ و تفسیر پڑھانے کی توفیق بھی نصیب ہوئی- آپ کو پیار سے آپ کے ایک محترم استاذ، ڈاکٹر اشرف، کلاس میں پروفسر کے نام سے پکارتے تھے- آپ نے آٹھ سال تک جامعہ عبداللہ ابن عمر، لاہور برانچ جامعہ اشرفیہ لاہور میں تدریس بھی کیا ہے- آپ سپیئر یونیورسٹی لاہور میں ٹیچنگ بھی کرتے ہیں- آپ جامع مسجد پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ سکیم لاہور میں بھی خطیب ہیں- آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بار حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت عطاء فرمائی- آپ کو ایک بار عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی اور ایک بار حج کی توفیق ہوئی-

آپ کی مشہور شخصیات جن سے آپ بہت زیادہ متاثر ہیں: پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، شہید کربلا سیدنا امام حسین سلام اللہ علیہ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب جن کے بارے میں قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا کہ برصغیر کے تمام نامور علماء کرام کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کو ترازو کے دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سب پر بھاری ہونگے- آپ شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی سے بھی بہت زیادہ متاثر ہیں جن کی پوری زندگی دین اسلام کی نشر واشاعت اور انگریز سامراج کے خلاف جہاد میں گزری تھی-

آپ اپنے ابائی گاؤں اغزبانڈہ میں یکم جنوری ۱۹۸۲ عیسوی کو پیدا ہوئے- آپؒ سید شیخ الحسن شاہ، ابن عبدالمالک شاہ، ابن سید قیمت ولی شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ، ابن سید ہارون شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی دادی محترمہ کا نام بی بی نور عالم جانہ، بنت سید حنیف اللہ شاہ اور بی بی عائشہ ہے- آپ کے دادا جان، سید عبدالمالک شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا عین جوانی میں انتقال ہوا تھا- آپ کے والد صاحب، سید شیخ الحسن شاہ (وفات ۱۸ جولائی ۲۰۱۹) اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے نہ کوئی بھائی تھا نہ کوئی بہن- آپ کی والدۂ محترمہ کا نام بی بی گلفروشہ، بنت سید معصوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے جو بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون ہیں-

آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں: ماسٹر سید مصباح اللہ شاہ، سید حبیب اللہ شاہ، بی بی لیلیٰ اور بی بی سنیلہ- آپ کی شادی خانہ ابادی بی بی زہرہ، بنت مولانا سید سراج الحق شاہ آف اُغزبانڈہ سے بروز منگل، ۲۴ محرم الحرام ۱۴۲۵ ہجری بمطابق ۱۶ مارچ ۲۰۰۴ عیسوی میں ہوئی- آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: محمد حماد عبداللہ (پیدائش ۲۷ دسمبر ۲۰۰۹)، عائشہ عبداللہ (پیدائش ۲۵ دسمبر ۲۰۱۱)، محمد حسان عبداللہ (پیدائش ۱۳ مئی ۲۰۱۴) اور نور فاطمہ عبداللہ (پیدائش ۱۲ جون ۲۰۱۷)- آپ کے تمام بچے بہت ذہین، لائق اور محنتی ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، دو جمادی الاول ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۸ دسمبر ۲۰۲۰)-

(30) : سید قدرت علی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام : آپؒ بہت ملنسار، جفاکش اور محنتی انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور مضبوط شخصیت کے مالک تھے- آپؒ اپنے وقت میں گاؤں کے سب سے معمر شخصیت تھے اور ۱۱۰ سال کی عمر پاکر اس دار فانی سے رخصت ہوئے تھے- آپؒ اپنے گاؤں کے "سرچم" میں رہتے تھے-

آپؒ سید نادر شاہ، ابن سید ناصر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا تعلق سواتی کے مشہور قبیلے "سر خیلی" آف خاکی موجودہ ضلع مانسہرہ سے تھا-ڈاکٹر سید ضیاء اللہ شاہ کے مطابق آپؒ جب "ساتویں" پر اپنے والدین کے گھر خاکی، مانسہرہ گئیں تو ان کے والدین واپسی پر ان کو ایک بھینس دے رہے تھے جس پر آپؒ نے اپنے والدین سے کہا کہ سادات اُغُز بانڈہ کے پاس بھینسیں بہت ہیں مجھے ایک گھوڑی چاہئے جس پر میں اپنے گاؤں اُغُز بانڈہ سے خاکی آیا جایا کروں- اس پر آپؒ کے والدین نے آپؒ کو ایک خوبصورت سی گھوڑی دے دی جس پر وہ اپنے آبائی گاؤں خاکی جایا کرتی تھیں- اس گھوڑی میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ اس کے بہت سے بچے پیدا ہوئے جنہیں بیچ کر سید قدرت علی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کافی مالدار ہوئے تھے- آپؒ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: (۱) سید عظمت شاہ: آپؒ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں: سید رحیم شاہ، سید حبیب شاہ، سید حضرت علی شاہ (وفات تھائی لینڈ)، بی بی طوطئی والدہ صاحبۂ سید حضرت الرحمان شاہ، والدہ صاحبۂ سید سکندر شاہ، بی بی رام جی والدہ صاحبۂ سید مختار شاہ اور والدہ صاحبۂ سید محمد رسول شاہ و سید احمد رسول شاہ (وفات برما) ۲) سید حضرت ولی شاہ: آپؒ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی: سید سلوک شاہ، سید سخاوت شاہ اور بی بی سنم جانہ والدہ صاحبۂ سید حبیب الرحمان شاہ (۳) سید کریم اللہ شاہ: آپؒ کی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام بی بی سکینہ تھا (۴) سید اکبر شاہ: آپؒ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں: شاہ ولی، حاجی امام سید، سید قاصر شاہ، سید صابر شاہ، بی بی زر جانہ، والدہ صاحبۂ سید روزم شاہ، والدہ صاحبۂ سید طوطی شاہ آف میدان اور والدہ صاحبۂ نواب سید آف سر خیلی بانڈہ (۵) سید میر احمد شاہ: آپؒ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: سید مقرب شاہ، سید زاہد شاہ، سید ہاشم شاہ، سید نور محمد شاہ (وفات ۱۹۷۹)، سید عبد الحق شاہ، سید نور الحق شاہ، بی بی سعادتہ، والدہ صاحبۂ سید نواب شاہ اور بی بی نور بیگم، والدہ صاحبۂ ڈاکٹر عبد الرحمان شاہ ولی (۶) والدہ صاحبۂ میاں سید بابا آف کنشئی اور (۷) والدہ صاحبۂ حضرت سید، غلام سید اور لال سید-

آپؒ اُغُز بانڈہ میں پیدا ہوئے اور ادھر ہی ۱۱۰ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بدھ، ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۹ دسمبر ۲۰۲۰)-

(31) : قاری سید محمد ابراہیم شاہ دامت برکاتہ آف آغز بانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام : آپ بہت ملنسار، خوش مزاج او محنتی انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ نے پاکستان کے مختلف اسلامی مدارس سے دینی تعلیم حاصل کی ہے- آپ نے درس نظامی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی سے کیا ہے- آپ نے قرآن

مجید کو بچپن میں حفظ کیا تھا- آپ زمانۂ طالب علمی میں سیاست سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں- حضرت مولانا مفتی محمود (وفات ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰)، حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی (وفات ۲۸ اگست ۱۹۹۴)، اور حضرت مولانا محمد شفیع عثمانی (وفات ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۶) رحمۃ اللہ علیہم آپ کی ہر دل عزیز شخصیت تھے- آپ آج کل یعنی ۸ دسمبر ۲۰۲۰ عیسوی کو مدرسہ گلشن عمر، فیڈرل بی ایریا، کراچی میں مدرس ہیں اور جامع مسجد قبا سہراب گوٹھ، کراچی میں خطیب ہیں- آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید حبیب الرحمان شاہ (وفات ۲۶ اگست ۲۰۰۸)، ابن سید مردان شاہ، ابن سید عباس شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذ الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے- آپ کی پردادی محترمہ سید محمد صادق شاہ اور سید عبد الرازق شاہ کی ہمشیرہ اور سید محمد سعید شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں- آپ کی دادی محترمہ، بی بی سمن جان، سید سلوک شاہ کی ہمشیرہ اور سید حضرت ولی شاہ کی صاحبزادی تھیں- آپ کے ایک چچا تھے جن کا نام سید عبد القادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جن کا عین جوانی میں ۱۹۶۱ کو لاہور میں انتقال ہوا تھا- ان کا ایک ہی بیٹا ہے جن کا نام سید فرمان شاہ ہے جو بہت محنتی اور مخلص انسان ہیں-

آپ کے والد صاحب نے تین شادیاں کی تھیں- پہلی بیوی کا نام بی بی دلاور جانہ، بنت سید حسین شاہ المعروف صیام بابا تھا جن کی وفات جلاوطنی کے دوران کنشئی میں ہوئی تھی ان سے دو بیٹے ہیں: سید محمد ابراہیم شاہ اور سید معلوم شاہ (مرحوم)- دوسری بیوی کا نام بی بی فاروقہ، بنت سید عثمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے ان سے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: قاری سید فضل وہاب شاہ، مولانا سید فضل رزاق شاہ، مولانا سید الابرار شاہ، بی بی ہریرہ، بی بی نور جہان، بی بی ضحیٰ اور بی بی سلمہ جبکہ تیسری بیوی کا نام بی بی تاجہ، بنت شراب خان خانخیل اف سیری تھا جن سے ایک ہی بیٹا سید فیض الرحمان شاہ ہے-

آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی افسر نساء ہے جو سید واقف شاہ کی ہمشیرہ اور سید استان شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحب زادی ہیں، بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون ہیں- ان سے آپ کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: مولانا سید حسین احمد شاہ، سید زبیر احمد شاہ، مولانا سید عبید احمد شاہ، حافظ سید جنید احمد شاہ، حافظ سید صہیب احمد شاہ، بی بی سعیدہ، بی بی شفیقہ، بی بی ثمینہ، بی بی خلیلہ اور بی بی رفیعہ- آپ کے تمام بچے بہت ذہین، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۶ دسمبر ۲۰۲۰)-

(32) : مولانا سید امام حسن شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام : آپؒ بہت متقی، پرہیزگار اور جید عالمِ دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ نے جامعہ قاسم العلوم، گلگشت کالونی، ملتان سے سندِ فراغ حاصل کی تھی- آپؒ کو یہ عظیم شرف بھی حاصل ہے کہ آپؒ حضرت مولانا مفتی محمود

اور حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہما کے براہ راست شاگردوں میں سے تھے- آپؒ لانڈھی کراچی میں نگریہ ٹیکسٹائل ملز کے سامنے خطیب جامع مسجد تھے اور ایک اسلامی مدرسے میں مدرس بھی تھے- آپؒ سید نور حضرت شاہ، ابن سید علی اکبر شاہ، ابن سید نعمت ولی شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ حمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی دادی محترمہ سید عزت شاہ، ابن سید ہادی شاہ کی صاحبزادی تھیں- آپؒ کے والد صاحب، سید نور حضرت شاہ بابا کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی سید میاں عمر شاہ کی بیٹی تھیں جن سے ایک بیٹا تھا سید فقیر شاہ (وفات کراچی ۱۹۷۲) جن کی دو بیٹیاں ہیں: زینت النساء اور مومن نساء جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی زہرہ جانہ، بنت سید نعمت اللہ شاہ تھا جن سے آپؒ کے تین بیٹے تھے: (۱) مولانا سید امام حسن شاہ (وفات کراچی ۱۹۷۵): آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی شمس النساء ہے جن کا تعلق "سرکول" کے سادات پیر امامی سے ہیں جن سے آپؒ کے دو بچے ہیں: سید عنایت اللہ شاہ اور بی بی نیساء (۲) مولانا سید سراج الحق شاہ: آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی زرینہ، بنت سید محمد نبی شاہ ہے- آپ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: قاری سید احترام الحق شاہ، سید مقتدر شاہ، سید عبد النصیر شاہ عرف خان، بی بی حلیمہ، بی بی ظاہرہ اور بی بی ذہینہ (۳) سید شمس الحسن شاہ: آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی روحی زرتاجہ، بنت سید نواب شاہ ہے- آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید عطاء اللہ شاہ، سید امان اللہ شاہ، سید انعام اللہ شاہ، سید عبد القدیم شاہ، انجنیر سید مبصر شاہ، بی بی زیبا، بی بی حسن آراء اور بی بی بختیارہ-

آپؒ نے عین جوانی میں ۱۹۷۵ عیسوی کو لانڈھی کراچی میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (منگل، ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق یکم دسمبر ۲۰۲۰)-

(33) : سید احمد رسول شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف شویبو، برما: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ عین جوانی میں بہتر روزگار کی تلاش میں برما گئے لیکن پھر کبھی اپنے ملک پاکستان واپس نہیں آئے- آپؒ نے ادھر برما میں نورجہان، بنت صدیق ولی شاہ آف اغز بانڈہ سے شادی کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ سید نور ولی شاہ، ابن سید مردان شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید کبیر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے پاکستان میں دو بھائی اور دو بہنیں تھیں: (۱) سید محمد رسول شاہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات پومنگ ۱۹۴۸): آپؒ کی بیوی صاحبہ کا نام بی بی دُرخو، بنت سید نور ولی شاہ تھا جو بہت پرہیزگار اور متقی خاتون تھیں- آپؒ سید محب الحق شاہ اور سید امام الحق شاہ کے والد صاحب تھے (۲) سید مبارک شاہ- وفات جوانی کراچی (۳) بی بی یاروجو

سید غلام شاہ مرحوم کی والدہ صاحبہ تھیں (۳) بی بی زیارت جانہ جو سید رحیم شاہ بابا کی زوجۂ محترمہ تھیں- سید احمد رسول شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے برما میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: (۱) سید شاہ (۲) سید ایمن شاہ (۳) سید احمد شاہ (۴) گل نین (۵) زیتون جان (۶) بیگو جہان (۷) رحمت جہاں (۸) نام معلوم نہیں ہے- آپؒ کے تمام بچے آج تک یعنی ۲۸ نومبر ۲۰۲۰ تک زندہ ہیں- آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں ۱۸۹۹ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۱۱۰ سال کی عمر میں برما کے شہر شویبو میں ۲۰۰۹ عیسوی کو وفات پائی اور ادھر ہی مسلم قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۸ نومبر ۲۰۲۰)- آپؒ بہت پرہیز گار، تقویٰ دار اور صاحبِ کِرامت بزرگ تھے- آپؒ نے "نرگسو" میں ایک مسجد بنائی تھی جس میں آپؒ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے- افسوس آج کل اس مسجد کی بنیاد ہے لیکن مسجد نہیں ہے اب یہ مسجد اوپر باڑہ میں تعمیر کی گئی ہے-

(34) : سید عظمت اللہ شاہ المعروف "نرگسو بابا" رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، بٹگرام: آپؒ بہت پرہیز گار، تقویٰ دار اور صاحبِ کِرامت بزرگ تھے- آپؒ "نرگسو" جسے آج کل باڑہ اغزبانڈہ کہتے ہیں میں رہتے تھے- اس وجہ سے آپؒ "نرگسو بابا" کے نام سے مشہور تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ نے "نرگسو" میں ایک مسجد بنائی تھی جس میں آپؒ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے- افسوس آج کل اس مسجد کی بنیاد ہے لیکن مسجد نہیں ہے اب یہ مسجد اوپر باڑہ میں تعمیر کی گئی ہے- آپؒ اپنے سب بڑے چچا سید آمیر آصف شاہ المعروف لنڈئی بابا جن کا شجرے میں اکتالیسواں نمبر ہے کے عین نقش قدم پر چلتے ہوئے زُہد اور تقویٰ پر عمل پیرا تھے- آپؒ ہر وقت قناعت و ریاضت اور عبادت میں مشغول رہتے تھے- مولوی

آپؒ سید عزت اللہ شاہ المعروف بانڈے بابا، ابن سید محبوب شاہ المعروف ملا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے پانچ بھائی اور تین بہنیں تھیں: سید علی حیدر شاہ، سید عباس شاہ، سید صادق شاہ، سید محمد شاہ، بی بی سیدہ بیگم والدہ صاحبہ سید محمد شفیع اللہ شاہ، والدہ صاحبہ سید جبار شاہ اور نوشہرہ آب ئے- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی سے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی: (۱) سید حضرت شاہ: آپؒ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: سید نور رحمان شاہ، مولانا سید جعفر شاہ، سید فیض علی شاہ، سید فرقان شاہ، سید شمس الحق شاہ، مولوی جو آنکھوں سے نابینا تھا بی بی خانہ اور بی بی خاتمہ- (۲) سید صدیق اللہ شاہ: آپؒ کا ایک بیٹا تھا جن کا نام سید کریم اللہ شاہ تھا- دونوں باپ بیٹا بہتر معاش کی تلاش میں برما گئے تھے لیکن پھر کبھی واپس نہیں آئے اور ادھر ہی وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں (۳) بی بی پیر جانہ: آپؒ پہلے سید محمد حسین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی

تھیں جن سے دو بیٹیاں تھیں: بی بی خدیجہ، زوجہ سید کریم اللہ شاہ (وفات برما) اور بی بی زرجانہ (وفات مارچ ۲۰۰۹ مانسہرہ)- سید عظمت اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری بیوی کا تعلق کوہستان سے تھا جن سے ایک بیٹی تھی اس کا نام بی بی بلبلہ تھا جو سید نصیب شاہ آف برما کی منگیتر تھیں- آپؒ اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ادھر ہی وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، اُغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (اتوار، ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۲۹ نومبر ۲۰۲۰)-

(35): مولانا سید عبدالقیوم شاہ المعروف "حاجی صاحب" رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، بٹگرام: آپؒ بہت متقی، پرہیز گار اور بہت بڑے عالمِ دین تھے- آپؒ بہت فیاض اور نورانی شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ "حاجی صاحب" کے نام سے مشہور و معروف تھے- آپؒ پشتو زبان کے بہت بڑے شاعر بھی تھے- آپؒ اپنی قوم کے دوسری شخصیت تھے جس نے حج کیا تھا- پہلے نمبر پر سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ تھے- آپؒ نے اپنی زندگی میں کئی ممالک کی سیر کی تھی- آپؒ سید نور ولی شاہ، ابن سید علی حیدر شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی صاحب جانہ، بنت سید خیر اللہ شاہ المعروف مولانا سید محمد ہیبت شاہ رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم دیوبند تھا- آپؒ کی دادی محترمہ کا نام بی بی آمیرہ، بنت سید برکت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کنشئی تھا- آپؒ کے چار بھائی اور چار بہنیں تھیں: مولانا سید عبدالغنی شاہ (وفات جنوری ۱۹۸۱)، سید عبدالرحیم شاہ (وفات دسمبر ۲۰۰۵)، سید حضرت قیوم شاہ، مولانا سید جمعہ قیوم شاہ، بی بی حکم جانہ، بی بی دُرخو، والدہ صاحبہ سید نبی شاہ اور والدہ صاحبہ سید نیاز علی شاہ آف بنوں- آپؒ کی چار بیویاں تھیں- پہلی بیوی صاحبہ کا تعلق سادات مشہدی سے تھا جن سے آپؒ کا ایک بیٹا تھا مولانا سید عبدالقدوس شاہ (وفات ۲۰۰۳)- دوسری بیوی صاحبہ کا تعلق سادات جلالی سے تھا جو "بی بی" کے نام سے مشہور تھیں جن سے آپؒ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: سید حضرت عمر شاہ، سید سلطان حسین شاہ، بی بی زربنہ (وفات 2021) اور بی بی شیرین ۓ- تیسری بیوی صاحبہ کا تعلق آلائی سے تھا جن سے آپؒ کی ایک بیٹی تھی بی بی تاجہ- چوتھی بیوی صاحبہ، بی بی قمرالنساء کا تعلق بنگال سے تھا جن سے آپؒ کے تین بیٹے تھے: سید حسن شاہ، حضرت حسین شاہ اور سید نظر حسین شاہ- آپؒ گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۵۲ عیسوی کو چکوال میں وفات پائی اور ادھر ہی پیر صاحب قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعرات، ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۶ نومبر ۲۰۲۰)-

(36) : پروفیسر ڈاکٹر سید ضیاء اللہ شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ نے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی (قیام 1374 ہجری بمطابق 1954 عیسوی) سے درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی- آپ نے شریعہ اینڈ لا فیکلٹی، جامعہ الازھر، مصر سے ڈاکٹریٹ کی ہے- آپؒ کے تھیسس کا عنوان تھا "اسلام کا قانون اقتصادی"- آپ اپنے گاؤں اُغزبانڈہ کے دوسرے پی ایچ ڈی سکالر ہیں- آپ ۱۹۹۸ سے ۲۰۱۶ تک یونیورسٹی آف پشاور، اسلامیات ڈیپارٹمنٹ میں پروفیسر رہے اور ۱۰ جون ۲۰۱۶ عیسوی کو ریٹائر ہوئے ہیں- آپ تین سال تک کلیۃ اللغات والترجمہ، جامعۃ الازھر، مصر کے اردو ڈیپارٹمنٹ میں اسلامی تاریخ کے استاذ رہے۔ آپ نے دو سال تک کلیۃ الاقتصاد والقانون، جامعہ لیبیا میں شریعت اور فقہ اسلامی کے استاذ رہے- آپ نے ۱۹۹۶ سے ۱۹۹۸ تک علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد میں بھی پڑھایا- آپ آجکل یونیورسٹی آف پشاوراور قرطبہ یونیورسٹی، حیات آباد پشاور میں "علوم حدیث" پڑھاتے ہیں- آپ کے ٹوٹل چالیس ریسرچ پیپرز (ابحاث) شائع ہوچکے ہیں- آپ نے تیس پی ایچ ڈی سکالرزاور پانچ ایم فل سکالرز بنائے ہیں- آپ کو پشتو، اردو اور عربی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں کیلئے باعث فخر ہیں- آپ سید نورالحق شاہ (وفات اپریل ۱۹۹۳)، ابن سید میر احمد شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپؒ کی دادی صاحبہ کا نام بی بی روح رخنا، بنت سید علی حیدر شاہ تھا- آپؒ کے پانچ چچے اور دو پھوپھیاں تھیں: (۱) سید مقرب شاہ (۲) سید ہاشم شاہ- وفات ۱۹۹۱ (۳) سید نور محمد شاہ- وفات ۱۹۷۸ (۴) سید عبدالحق شاہ- وفات یکم فروری ۱۹۹۱ (۵) سید زاہد شاہ- وفات تھائی لینڈ (۶) بی بی سعادتہ، والدہ صاحبہ سید نواب شاہ اور (۷) بی بی نور بیگم، والدہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرحمان شاہ ولی- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی خاتمہ، بنت سید حضرت شاہ تھا جو بہت شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں ہیں: مولانا سید انعام اللہ شاہ (وفات ۲۰۱۶) والد صاحب، ڈاکٹر سید حماد شیرازی، اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف ہزارہ، سید نظیف شاہ، محمد نظیف شاہ، بی بی سروزرئے اور بی بی شیرین زرئے- آپ کی دو بیویاں ہیں: پہلی بیوی پاکستانی ہیں جن کا نام بی بی تاج محلہ، بنت سید گلاب شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے جبکہ دوسری بیوی افغانی ہیں جن کا نام بی بی رعنا ہے جن سے آپ کے تین پیارے سے بچے ہیں: سید عصام شیرازی، سید ہشام شیرازی اور سید عفان شیرازی (وفات بچپن)- آپ ۱۰ جون ۱۹۵۶ کو اُغزبانڈہ بٹگرام میں پیدا ہوئے اورآج کل پشاور میں مستقل ہائیش پزیر ہیں بہت ہی خوش اورآسودہ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اورآپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۱ نومبر ۲۰۲۰)-

(37) : مولانا سید دیدار حسین شاہ المعروف مُلا کاجی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام:

آپؒ بہت بڑے عالم دین تھے- آپؒ نے موجودہ پاکستان اور ہندوستان کے مختلف اسلامی مدارس میں اسلامی علم حاصل کیا تھا- آپؒ بہت شاہانہ، بادشاہانہ اور حکمرانہ طبیعت کے مالک تھے- آپؒ ہمیشہ اپنے آپ کو بادشاہ سے کم نہیں سمجھتے تھے- آپؒ کہتے تھے کہ اس ملک میں بادشاہی میری ہے- دولت کے سارے خزانے میرے ہیں- تمام بینک میرے ہیں لیکن لوگوں نے ان سب پر زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے-ایک دن ضرور آئے گا کہ میں اپنا یہ سب کچھ چھین کر رہوں گا- آپؒ بہت نڈر انسان تھے- ڈرنے کا لفظ آپؒ کی ڈکشنری میں بالکل نہیں تھا- سب لوگ آپؒ کی بہت قدر کرتے تھے- آپؒ کو سب لوگ مُلا کاجی کہہ کر پکارتے تھے-جب مُلا کاجی کا انتقال ہوا تو اُس وقت آپؒ اپنے گاؤں میں سب سے عمر رسیدہ شخصیت تھے-اُس وقت آپؒ کی پُشت (پیڑئے) کا نہ کوئی مرد زندہ تھا اور نہ کوئی عورت زندہ تھی- آپؒ سید عباس شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ المعروف ملا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے والد صاحب نے دو شادیاں کی تھیں: ایک آپؒ کی والدہ صاحبہ تھیں جن کا تعلق چانجل کے اخون خیل قبیلے سے تھا جن سے تین بچے تھے آپؒ کا ایک بھائی جن کا نام شاہین شاہ (وفات بچپن) اور ایک بہن تھی جن کا نام بی بی بازہ تھا- دوسری بیوی سید محمد سعید شاہ، ابن سید امیر آصف شاہ کی بیٹی تھیں جن سے تین بیٹے تھے:(۱) سید بہاور شاہ: آپؒ کے دو بیٹے تھے: سید غلام قادر شاہ اور سید محمد اسماعیل شاہ (۲) سید مردان شاہ: آپؒ کے بھی دو بیٹے تھے: سید حبیب الرحمان شاہ اور سید عبدالقادر شاہ (۳) سید حسین شاہ: آپؒ کی صرف ایک بیٹی تھی جن کا نام دلاور جانہ تھا-مُلا کاجی کی بیوی صاحبہ کا نام بی بی باجوڑئے تھا جو مولانا سید صاحب شاہ کی بیٹی تھی جن سے تین بچے تھے: بی بی جنتہ (وفات بچپن)، سید امتیاز شاہ اور ایک بیٹا (وفات بچپن) نام معلوم نہیں ہے--مُلا کاجی کی زندگی کے بہت سے دلچسپ قصے ہیں جن میں سے مندرجہ زیل دو بہت اہم ہیں (۱) ایک دفعہ ہمارے گاؤں کے کچھ اسلامی طلباء گلی باغ مانسہرہ کی مسجد میں پڑھتے تھے- انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ اس طرح کرتے ہیں کہ ایک ساتھی کو اپنا بادشاہ بناتے ہیں اور باقی ساتھیوں کو مختلف محکموں کے وزراء- مُلا کاجی کو تو بادشاہ بنایا گیا اور باقی ساتھیوں کو مختلف محکموں کے قلمدان دئے گئے- کچھ اپنے اپنے محکموں پر خوش تھے اور کچھ ناخوش- ان کی آپس میں لڑائی شروع ہو گئی-ایک دوسرے کو مارنے لگے-مسجد میں مٹی کے لوٹے اور گڑھے ایک دوسرے پر پھینکے گئے- جب گاؤں کے لوگ مسجد آ گئے اور انہیں پتا چلا کہ ایک کو بادشاہ بنایا گیا ہے اور دوسرے مختلف محکموں کی بندربانٹ پر آپس میں لڑ رہے ہیں- انہوں نے تو ہمارے گاؤں پر قبضہ کیا ہے- لہٰذا گاؤں والوں نے ان سب طلباء کو اپنے گاؤں سے نکال دیا- (۲) ایک دفعہ ہندوستان میں کسی ہندوستانی مولانا صاحب نے پٹھان علماء کو کسی مسئلہ پر مناظرے کا چیلنج دے دیا- سب پٹھان علماء بہت پریشان تھے کہ کیا کیا جائے؟ کون ہندوستانی ملا کے ساتھ

مناظرے کا چیلنج قبول کرے گا؟ کسی پٹھان ملا میں جرات نہیں تھی کہ مناظرے کے چیلنج کو قبول کرے اور ہندوستانی ملا سے مناظرہ کرے؟ جب مُلا کاجی کو پتہ چلا کہ ایک ہندوستانی مولانا صاحب نے پٹھان علماء کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے اور سب پٹھان علماء بہت پریشان ہیں کسی پٹھان میں جرات نہیں ہے کہ مناظرے کے چیلنج کو قبول کرے- لہٰذا مُلا کاجی نے اعلان کیا کہ مناظرے کے چیلنج کو میں قبول کرتا ہوں یہ سن کر تمام پٹھانوں میں جان آگئی- ڈھول بجائے گئے- رقص کئے گئے- پشتو کے خوبصورت گیت گائے گئے - ملا کاجی نے بہت خوبصورت لباس زیب تن کیا- پٹھانوں نے انہیں ایک خوبصورت گھوڑے پر بٹھایا- ہر طرف جشن کا ایک سماع تھا- مُلا کاجی کو مناظرے کے چیلنج کے مقام کی طرف روانہ کیا گیا- جب ملا کاجی وہاں پہنچے تو انہوں نے ایک نعرہ لگایا کہ کدھر ہے وہ ماں کا بیٹا جس نے پٹھانوں کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے؟ وہ زرہ میرے سامنے آجائے- پھر کیا ہوا کہ حکومت کے زمہ داروں کو مناظرے کا علم ہوا کہ اس سے تو مسلمانوں کے دو فرقوں کے درمیان خون ریزی ہو گی- لہٰذا انہوں نے مناظرے کو منسوخ کر دیا- اسی طرح ملا کاجی نے تمام پٹھانوں کی لاج رکھ دی- اس کے بعد تمام پٹھان علماء ملا کاجی کی بہت عزت کرتے تھے- ملا کاجی اپنے ابائی گاؤں میں ۱۹۱۳عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۹۰ سال کی عمر میں جولائی ۲۰۰۳ میں آیوب میڈیکل کمپلکس ایبٹ آباد میں وفات پائی اوراپنے ابائی قبرستان اُغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!(جمعرات، ۳ربیع الثانی ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۱۹نومبر ۲۰۲۰)-

(38): مولانا سید اجمل شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- سب لوگ آپ کے ساتھ بہت پیار اور عقیدت رکھتے ہیں- آپ ہر وقت سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑچڑھ کر حصہ لیتے ہیں- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں کیلئے باعث فخر ہیں- آپ کو پشتو، اردو اور عربی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ آپ نے جامعہ فاروقیہ، کراچی سے درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی- جامعہ فاروقیہ، کراچی ۲۳ جنوری ۱۹۶۷عیسوی کو معرض وجود میں آیا تھا- آپ نے یونیورسٹی آف کراچی سے اسلامیات میں ماسٹر بھی کیا ہے- آپ آج کل یعنی ۱۷ نومبر ۲۰۲۰عیسوی کو جمیعت علاماء اسلام (فضل الرحمان گروپ) کے ضلع ملیر کراچی کے منتخب جنرل سیکریٹری ہیں- آپ مدرسہ محمودیہ السید سنٹر، قائد آباد، کراچی میں ناظم تعلیمات ہیں- آپ جامع مسجد محمدی، مدینہ کالونی، نزد قائد آباد مارکیٹ میں خطیب بھی ہیں-

آپ سید واحد شاہ، ابن سید عصر شاہ، ابن سید محمد شفیع اللہ شاہ، ابن سید رحمت ولی شاہ، ابن سید میر آصف شاہ المعروف لنڈئی بابا، ابن سید محبوب شاہ المعروف ملا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی دادی محترمہ کا نام بی بی رحیم جانہ، بنت سید عظیم شاہ تھا- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی نصیب زرئے، بنت سید امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف باڑہ اُغزبانڈہ ہے- آپ کے دو چچے ہیں البتہ پھوپھی کوئی نہیں ہے: سید ماہر شاہ اور سید ظاہر شاہ- آپ کے چھ بھائی اور تین بہنیں ہیں: مشرف سید، قاری سید رحمت اللہ شاہ، مولانا سید عباد اللہ شاہ، سید عبد اللہ شاہ (وفات بچپن)، سید صدام حسین شاہ، مولانا سید نصیر اللہ شاہ، بی بی زہر انساء، بی بی نیاز بیگم اور بی بی راج بیگم - آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی ذکیہ، بنت سید جمعہ قیوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات 30 ستمبر 2013) ہے جو بہت ملنسار اور نفیس خاتون ہیں- آپ کے دو بچے ہیں: سید عمیر شاہ شیرازی اور بی بی خنساء شیرازی- آپ کے دونوں بچے بہت ذہین اور لائق ہیں- آپ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ میں ۱۹۷۶ عیسوی کو پیدا ہوئے اور آج کل کراچی میں رہائش پزیر ہیں بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بیر، یکم ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۷ نومبر ۲۰۲۰)-

(39) : مسعود انور شیرازی دامت برکاتہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ دوستوں کے دوست ہیں- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں کیلئے باعث فخر ہیں- آپ کو پشتو، اردو اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ آپ نے میٹرک ملتان بورڈ سے انٹرمیڈئیٹ پشاور بورڈ سے اور معاشیات میں ماسٹر ڈگری گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان سے حاصل کی ہے- آپ آج کل یعنی ۱۳ نومبر ۲۰۲۰ کو پاکستان کسٹمز اسلام آباد میں بحیثیت سپرنٹنڈنٹ کسٹمز اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں-

آپؒ مولانا سید محمد انور شاہ (وفات جون ۱۹۹۲)، ابن سید غلام رسول شاہ، ابن شاہ رسول، ابن سید حسن شاہ، ابن سید کبیر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی دادی محترمہ کا تعلق سواتی کے مشہور قبیلے سر خیلی آف تھاکوٹ سے تھا- آپ کے والد صاحب، مولانا سید محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک جید عالم دین تھے- آپؒ نے تقسیم ہند سے قبل جامعہ امینیہ، دہلی سے درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی تھی- آپؒ نے پاکستان کے بڑے بڑے اسلامی مدارس میں

نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک مختلف اسلامی علوم پڑھائے۔ آپؒ اپنے دور کے مشہور شیخ الحدیث تھے۔ آپؒ استاذالاساتذہ تھے اوراسلامی علم کے ایک مظہر تھے- شیر ازی صاحب کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی جنت نورہ، بنت سید سرور شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جو بہت ملنساراور شفیق خاتون تھیں- آپؒ کے تین بھائی اور تین بہنیں ہیں: سید ریاض انور شیر ازی، مولانا سید منظوراسد شیر ازی، سید ارشد محمود شیر ازی، بی بی شاہدہ، بی بی رضیہ اور بی بی شگفتہ- آپ کی شادی خانہ آبادی بی بی لال دانہ، بنت سید مقدس شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے بروزاتوار، ۲۱ شعبان ۱۴۰۲ ہجری بمطابق ۱۳ جون ۱۹۸۲ کو ہوئی- آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید سعید انور شیر ازی، انجنئیر سید سجاد انور شیر ازی، سیدہ نیلوفر شیر ازی، ڈاکٹر سیدہ نیلم شیر ازی اور سیدہ ماریہ شیر ازی- آپ کے تمام بچے بہت ہی ذہین اوراعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں-

آپ بروز پیر، ۲۴ رجب المرجب ۱۳۸۱ ہجری بمطابق یکم جنوری ۱۹۶۲ عیسوی کو اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ بٹگرام میں پیدا ہوئے اورآج کل اسلام آباد میں مستقل رہائیش پزیر ہیں بہت خوش اورآسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اورآپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۲۶ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۳ نومبر ۲۰۲۰)-

(40) : سید زاہد شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ آف پٹسنلوک تھائی لینڈ: آپؒ بہت ملنسار، جفاکش اور محنتی انسان تھے- آپؒ عین جوانی میں بہتر معاش کی تلاش میں تھائی لینڈ چلے گئے اورادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ اپنی وفات تک اپنے گاؤں کبھی واپس نہیں آئے- آپؒ کے بڑے بیٹے، سید حیات شاہ شیر ازی بہت لائق اور محنتی انسان ہیں اورڈاکٹر سید ضیاء اللہ شاہ کے قول کے مطابق وہ آج کل یعنی ۲۶ اکتوبر ۲۰۲۰ میں پٹسانلوک کی صوبائی اسمبلی کے سپیکر ہیں- آپؒ سید میر احمد شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی روح رخنا، بنت سید علی حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا- آپؒ کے پانچ بھائی اوردو بہنیں تھیں:(۱)سید مقرب شاہ(۲)سید ہاشم شاہ-وفات ۱۹۹۱ (۳)سید نور محمد شاہ-وفات ۱۹۷۸ (۴)سید عبدالحق شاہ-وفات یکم فروری ۱۹۹۱ (۵)سید نورالحق شاہ- وفات جون ۱۹۹۳ (۶)بی بی سعادتہ، والدہ صاحبہٗ سید نواب شاہ اور(۷)بی بی نور بیگم، والدہ صاحبہٗ ڈاکٹر عبدالرحمان شاہ ولی- آپؒ اپنے گاؤں کے پیش امام مولانا عبدالمنان رحمۃ اللہ علیہ (وفات فروری ۱۹۸۵) کے رضاعی بھائی بھی تھے- آپؒ نے ایک پاکستانی نژاد تھائی لڑکی، بی بی حوا، بنت خوید اد خان سے شادی کی جو بہت شفیق اور مہربان خاتون ہیں اورماشاء اللہ آج یعنی ۲۶ نومبر ۲۰۲۰ کو ۹۳ سال کی ہیں- آپؒ کے دو بیٹے اور نو بیٹیاں ہیں: (۱) ایڈووکیٹ سید حیات شاہ، والد

صاحب سید دلاور شاہ اور سید سلامت شاہ (۲) ایڈووکیٹ سید مراد شاہ، والد صاحب سید میر احمد شاہ (۳) بی بی عائشہ (۴) بی بی ہارون (۵) بی بی زرینہ، والدہ صاحبہ بی بی آنیدہ، اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف فتانی تھائی لینڈ (۶) بی بی ہاجرہ (۷) بی بی عُشرہ (۸) بی بی زہرہ (۹) بی بی حسنیٰ (۱۰) بی بی سارہ اور (۱۱) بی بی حلیمہ - آپؒ کے تمام بچے بہت ہی شریف، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور تھائی لینڈ میں خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے گاؤں میں عزیز رشتہ داروں کے پاس آتے رہتے ہیں اور ان کی مالی معاونت بھی کرتے رہتے ہیں- ۲۰۰۵ کے زلزلے کے وقت انہوں نے اپنے عزیز رشتہ داروں کی کافی مالی معاونت کی تھی- آپؒ کے بچوں نے گاؤں اغزبانڈہ کی جامع مسجد کیلئے پنسٹھ لاکھ روپے اور شڑھ کی مسجد کیلئے پندرہ لاکھ روپے کا چندہ دیا تھا جس سے دونوں گاؤں کی مساجد بہت خوبصورت تعمیر ہوئی ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپؒ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

آپؒ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ بٹگرام میں پیدا ہوئے اور تھائی لینڈ کے شہر پٹسانولوک (Phitsanulok) میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (منگل، ۸ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۶ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(41) : سید سلیمان شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف اُغزبانڈہ، ضلع بٹگرام: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ پشتو زبان کے شاعر بھی ہیں- آپ نے کئی خوبصورت نظمیں لکھی ہیں- آپ اپنے گاؤں کے فلاحی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- آپ اپنی قوم کے تمام جرگوں میں بھرپور نمائندگی کرتے ہیں- آپؒ اپنے گاؤں کی مسجد میں صبح کی آذان ہمیشہ دیا کرتے ہیں- آپ نے اپنا بچپن جلاوطنی کے دوران ترند میں گزارا ہے- آپ کو بھی اپنے بڑے بھائی سید جلال شاہ صاحب کی طرح پڑھنے کا بے حد شوق تھا لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے نہ پڑھ سکے- آپ دو دفعہ یونین کونسل پشوڑہ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں- آپ نے اپنے گاؤں کیلئے کئی ترقیاتی منصوبے منظور کروائے تھے جن میں واٹر سپلائی سکیم چنارچینا سے دونوں شڑھ تک، واٹر سپلائی سکیم نختر و جنگل سے کاڑاور پورے چم تک، واٹر سپلائی سکیم جنگڑئی ہل سے باڑہ اور اونڑا تک اور واٹر سپلائی سکیم پورے لنڈئی گاؤں کیلئے شامل ہیں- ان کے علاوہ گاؤں کیلئے پانی کا ایک ڈیم بمقام چنارچینا بھی بنوایا تھا- اس کے علاوہ گاؤں اُغزبانڈہ کو شنگلی پائیں سے اور لنڈئی کو کوٹگلہ سے الگ کروا کر دو الگ الگ یونین کونسل کے حلقے بنوائے - جب ہم لوگ اپنے مخالفین کے جبر اور ظلم سے برسرِ پیکار تھے تو ان دنوں آپ کے "خیبر ہوٹل" واقع بٹگرام بازار نے ایک مرکزی کردار ادا کیا تھا- قوم کے تمام جرگے اور مشورے اسی ہوٹل

میں ہوتے تھے- آپ سید حبیب اللہ شاہ (وفات ۱۹۴۸)، ابن سید رحمت ولی شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ عرف لنڈئی بابا، ابن سید محبوب شاہ عرف مُلا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند ہیں- آپؒ کی دادی محترمہ کا نام سیدہ بیگم، بنت سید عزت اللہ شاہ تھا اور نانی محترمہ کا نام بی بی ہاجرہ، بنت سید برکت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کنشئی تھا- آپؒ کے تین چچے اور تین پھوپھیاں تھیں: سید مختاراللہ شاہ (وفات ۱۹۵۱)، سید نبی اللہ شاہ عرف منے بابا، سید محمد شفیع اللہ شاہ، بی بی خدیجہ، بی بی عائشہ اور والدۂ محترمہ سید اکرم شاہ- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی آمنہ (وفات ۲۹ مارچ ۱۹۷۸)، بنت سید عبادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ ہے- آپ کی ایک سوتیلی والدہ صاحبہ بھی تھیں جن کا تعلق کوچیلی خاندان آف دیشان آف شنگلی بالا سے تھا جن کا صرف ایک بیٹا، اکبر سید جو چھ سال کی عمر میں وفات ہوا تھا- آپ کے تین بھائی اور ایک ہمشیرہ صاحبہ ہیں: سید جلال شاہ، اکبر سید (وفات بچپن)، سید آمان اللہ شاہ (وفات بچپن) اور بی بی شاہی روخانہ- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی گل فریزون، بنت سید امام شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے جو بہت ہی شفیق اور ملنسار خاتون ہیں- آپ کے دو صاحبزادے اور آٹھ صاحبزادیاں ہیں: سید کمال شاہ، سید انوار اللہ شاہ، بی بی الفت بیگم، بی بی شفقت بیگم، بی بی راحت بیگم، بی بی خالدہ، بی بی عابدہ، بی بی ماریہ، بی بی عالیہ اور بی بی طاہرہ-

آپ ۱۳ مارچ ۱۹۴۵ عیسوی کو اپنے گاؤں اُغزبانڈہ، ضلع بٹگرام میں پیدا ہوئے اور آج یعنی ۲ نومبر ۲۰۲۰ کو خیر سے ۷۵ سال ۷ ماہ اور ۱۹ دن کے ہیں ماشاءاللہ روبصحت اور تندرست ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۱۵ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲ نومبر ۲۰۲۰)-

(42) : سید یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت متقی، پرہیزگار اور نہایت ہی ملنسار انسان تھے- آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے اور تلاوت قرآن پاک میں مصروف ہوتے تھے- آپؒ فقراء اور درویش صفت انسانوں کی بہت قدر کرتے تھے- آپؒ ہمیشہ درویشانہ کپڑے پہنتے تھے، سر پر قراقلی ٹوپی اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے- تمام لوگ آپؒ کی بھی بہت عزت کرتے تھے- آپؒ حضرت بہاءالدین ذکریا، ملتان اور خواجہ فریدالدین گنج شکر، پاک پتن کے مریدوں میں سے تھے- آپؒ اکثر صوفیاء کرام کا ذکر کیا کرتے تھے جن میں حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوزر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں-

آپؒ سید سخی شاہ، ابن سید ولایت شاہ، ابن سید علی شاہ، ابن سید محمد ہادی شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی گل اندامہ (وفات اکتوبر ۱۹۹۱)، بنت سید غلام رسول شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جو بہت نیک خاتون تھیں- آپؒ مولانا سید محمد انور شاہ صاحب (وفات جون ۱۹۹۲) کے سگے بھانجے تھے جو آپؒ کے ساتھ بچوں جیسا پیار کرتے تھے- آپؒ کے دو بھائی اور ایک ہمشیرہ صاحبہ ہیں- سید محبوب شاہ، سید غلام صاحب شاہ (وفات بچپن) اور بی بی سکینہ- سید یعقوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے چھ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں- سید محمد ادریس، سید محمد الیاس، سید محمد ذکریا، سید محمد عیسیٰ، سید محمد شاہد، سید محمد علی، بی بی عشرت اور بی بی آسیہ۔ آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی سرواسہ، بنت سید عبد الحق شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے- آپؒ اغز بانڈہ میں ۱۹۳۸ کو پیدا ہوئے اور ادھر ہی ۶ جولائی ۲۰۱۸ عیسوی کو ۸۰ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے آبائی قبرستان، پاچا بابا رحمۃ اللہ علیہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (منگل، ۸ ذی القعد ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۳۰ جون ۲۰۲۰)-

(43) : سید پیر احمد شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغز بانڈہ بٹگرام: آپؒ ایک پرہیز گار، تقویٰ دار اور بہت ملنسار انسان تھے آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ ہمیشہ درویشانہ کپڑے پہنا کرتے تھے- سر پر قراقلی ٹوپی یا عمامہ اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے- آپؒ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے تھے- آپؒ سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے- آپؒ کے سینکڑوں مرید ہوا کرتے تھے جو پورے پنجاب میں پھیلے ہوئے تھے- آپؒ پبلک ہیلتھ انجنیرنگ ڈپارٹمنٹ، حکومت آف پنجاب کے مستقل ملازم بھی تھے- آپؒ نے متحدہ ہندوستان کے مختلف مدارس میں اسلامی تعلیم حاصل کی تھی- خوش نویسی میں آپؒ کا جواب نہیں تھا- آپؒ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپؒ پروفیسر ڈاکٹر سید ضیاء اللہ شاہ کے استاذ رہے ہیں انہوں نے بچپن میں آپؒ سے فارسی کی دو کتابیں تحفۃ النصائح اور کریمہ پڑھی تھیں- آپؒ سید حنیف اللہ شاہ، ابن سید مبارک ولی شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی عائشہ، بنت سید رحمت ولی شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ المعروف لنڈئی بابا رحمۃ اللہ علیہ تھا- آپؒ کی دادی محترمہ کا نام مہران بیگم تھا جن کا تعلق عزیزوانی خاندان آف برتونی سے تھا- آپؒ کا ایک بھائی اور دو بہنیں تھیں: مولانا سید شہزادو ولی شاہ (وفات ۱۹۷۴)، بی بی عصر جانہ اور بی بی نور عالم جانہ- آپؒ کے دو چچے اور تین پھوپھیاں تھیں:

سید محمد حسن شاہ، سید عبد الحسن شاہ (وفات ۱۹۸۸)، والدہ صاحبہٗ سلطان محمود شاہ آف لنڈئی، والدہ صاحبہٗ ڈاکٹر سید نور وہاب شاہ آف ٹانٹا اور والدہ صاحبہٗ اعتبار سید آف بلند کوٹ- آپؒ کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں: سید منظور حسین شاہ، سید ظہور حسین شاہ، سید بشیر حسین شاہ، بی بی بہا، بی بی تسلیم اور بی بی جمیلہ- آپؒ کی زوجہٗ محترمہ کا نام بی بی باسطہ عرف وڑوکئی، بنت سید صبر جمیل عرف "ملالالا" تھا- آپؒ اُغزبانڈہ میں ۱۹۲۰ کو پیدا ہوئے اور ادھر ہی ۲۲ فروری ۲۰۰۸ عیسوی کو ۸۸ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے آبائی قبرستان، لنڈئی بابا میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۲۶ ذی القعد ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۱۸ جولائی ۲۰۲۰)-

(44) : خان بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام وفات برما: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ بہت خوش آواز تھے اور پشتو شعر و شاعری سے بہت دلچسپی رکھتے تھے- آپؒ نے پشتو کی کئی نظمیں بھی لکھی تھیں- آپؒ عین جوانی میں بہتر روزگار کی تلاش میں اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ، پاکستان سے برما کے شہر شویبو (Shwebo) چلے گئے اور اُدھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ برما سے پاکستان کبھی واپس نہیں آئے- آپؒ نے ۸۵ سال کی عمر میں ۱۹۸۵ کو فریضہ حج ادا کیا- آپؒ سید میاں عمر شاہ، ابن سید صادق شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کے والد ماجد، سید میاں عمر شاہ کا انتقال تھائی لینڈ میں ہؤا تھا- آپؒ کی دادی صاحبہ سید رحمت ولی شاہ ابن سید آمیر آصف شاہ بابا کی ہمشیرہ تھیں- خان بابا رحمۃ اللہ علیہ مولانا سید صاحب شاہ المعروف کاڑ باجی ابن سید عبد الرازق شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سگے چچازاد بھائی تھے- آپؒ کا ایک بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید ملوک شاہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۹۹۳)، بی بی شہزادہ اور والدہ صاحبہٗ سید فقیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ- سید ملوک شاہ بابا بہت خوش اخلاق اور بہت مشہور طبیب تھے- ان کا کوئی بیٹا نہیں تھا ان کی چار بیٹیاں تھیں: بی بی غٹو (وفات ۲۰۱۸)، بی بی گل بہا، بی بی زوبیدہ اور بی بی ساجدہ- خان بابا نے لالا جی پاکستانی کی بیٹی اور بہرام خان (وفات ۱۷ مئی ۲۰۱۸) کی بہن سے شادی کی تھی- آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید رحیم شاہ، سید محمد شاہ، سید شاہ، سید نعیم شاہ، باعث بیگم، داوِن اور بی بی بیگم- خان بابا کی وفات تک آپؒ کے بچوں اور بچیوں کی تعداد ۴۵ تھی- ضیاءالدین صاحب آف شویبو کے مطابق خان بابا آف اُغزبانڈہ، سید محمد شاہ بابا آف چنار کوٹ اور مولان خان بابا آپس میں ہم زلف اور لالا جی کے داماد تھے- لالا جی اپنے ایک بھائی اور ایک بہن کے ساتھ پنجاب پاکستان سے برما آئے تھے اور ادھر آباد ہوئے- آپؒ اپنے آبائی گاؤں

اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر شویبو میں ۹۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور اُدھر ہی مسلم قبرستان میں مدفون ہوئے- انّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

نوٹ: خان بابا، صدیق اللہ شاہ بابا، سید کریم اللہ شاہ بابا ان کی بیوی بی بی خدیجہ، سید احمد رسول شاہ بابا، صدیق ولی شاہ بابا، سید چراغ شاہ بابا، سید مزمل شاہ بابا، سید مدثر شاہ بابا، سید فرقان شاہ بابا، سید نصیب شاہ بابا آف اُغزبانڈہ اور سید محمد شاہ بابا آف چنار کوٹ پاکستان سے برما گئے لیکن واپس نہیں آئے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی-(ہفتہ، ۳زوالحج ۱۴۴۱ہجری بمطابق ۲۵ جولائی ۲۰۲۰)-

(45) : گل رعنا شیرازی دامت برکاتہا آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپ بہت مِلنسار، خوش مِزاج اور مُخلص خاتون ہیں- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتی ہیں- آپ بہت خوبصورت اور نفیس شخصیت کی مالک ہیں- آپ صوم وصلوٰۃ کی بہت پابند ہیں- آپ کی یہ دیرینہ خواہش اور آرزو تھی کہ آپ کے تمام بچے خوب تعلیم حاصل کریں اور زندگی میں کچھ بن جائیں اور معاشرے میں کسی کے کام آسکیں-اسلئے آپ نے دن رات ایک کر کے اپنے تمام بچوں کو زیورِ تعلیم سے خوب روشناس کروایا- آپ کے بچے رات کو پڑھتے تھے اور آپ ہاتھ میں چائے کی پیالی لئے کھڑی رہتی تھیں کہ وہ چائے پیئں تاکہ انہیں نیند نہ آئے اور خوب پڑھیں- ماشاء اللہ، آج آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپؒ کے پانچ بچوں میں تین ڈاکٹر اور دو انجنئیر ہیں- یہ مُنفرد اعزاز ضلع بٹگرام میں شائد بہت کم لوگوں کو حاصل ہو- آپ کی یہ بھی خواہش ہے کہ آپ کے تمام بچے صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں، زُہد اور تقویٰ ان کی منزلِ مقصود ہو- تکبر اور غرور سے ان کی زندگی پاک ہو- وہ کسی پر کوئی ظلم نہ کریں- ہمیشہ سچ بولیں اور عاجزانہ اور درویشانہ زندگی بسر کریں- آمین! آپ کی دو بہنیں، صفیہ جلال اور زینب جلال بھی ڈاکٹر ہیں اور ایک بہن، رابعہ جلال نے غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ آف سائنسیں اینڈ ٹکنالوجی، صوابی سے انجنئیرنگ کی ڈگری حاصل کی ہے- آپ کا ایک بھائی، سید آصف شاہ شیرازی پاک آرمی میں میجر ہیں، بہت مِلنسار، مہربان اور ہمدرد انسان ہیں- آپ اتنی پُر خُلوص اور ہمدرد خاتون ہیں کہ آپ کی بڑی صاحبزادی، سیدہ فریدہ شیرازی جو ڈاکٹر ہیں کے تین بچوں کی دیکھ بال ہمیشہ آپ ہی بہت پیار سے کرتی ہیں جب وہ ہسپتال میں ڈیوٹی پر ہوتی ہیں- آپ معلوماتِ عامہ اور حالاتِ حاضرہ میں بھی گہری دلچسپی رکھتی ہیں- آپ اُردو اخبار شروع سے آخیر تک روزانہ پڑھتی ہیں- آپ کو دوسری خواتین کے مقابلے میں کافی حد تک سیاسی شعور بھی حاصل ہے- آپ سید جلال شاہ، ابن سید حبیب اللہ شاہ، ابن سید رحمت ولی شاہ، ابن سید امیر آصف شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ کی سب سے بڑی دختر ارجمند ہیں-

آپ کی شادی خانہ آبادی سید ولایت شاہ شیر ازی سے بروز جمعہ ۲۰ رجب ۱۴۰۲ ہجری بمطابق ۱۴ مئی ۱۹۸۲ کو ہوئی- آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: انجنئیر سید عمر فاروق شیر ازی (پیدائش یکم نومبر ۱۹۸۸)، انجنئیر سید شاہد فاروق شیر زی (پیدائش ۱۶ جنوری ۱۹۹۲)، ڈاکٹر سید حیدر فاروق شیر ازی (پیدائش ۲۶ نومبر ۱۹۹۶)، ڈاکٹر سیدہ فریدہ شیر ازی (پیدائش ۲۲ جون ۱۹۸۴) اور ڈاکٹر سیدہ فریال شیر ازی (پیدائش ۵ جولائی ۱۹۹۴)- ماشاءاللہ، آپ کے تمام بچے بہت ذہین، لائق اور محنتی ہیں- آپ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام میں یکم نومبر ۱۹۶۶ عیسوی کو پیدا ہوئیں اور آج کل یعنی ۱۹ مارچ ۲۰۲۱ کو اپنے بچوں کے ساتھ حیات آباد، پشاور میں رہائیش پزیر ہیں، ماشاءاللہ، خوش و خرم ہیں-

آخر میں میری دُعاء ہے کہ خداوند کریم آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو دُنیا میں کامیابی و کامرانی اور آخرت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمیں!

(46) : سید اکبر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ بٹگرام: "اکبر شاہ جاڑي ولي غمونہ نغاڑي ولي"- آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت ہر دل عزیز شخصِیت کے مالک تھے- آپؒ بہت قد آور شخصیت تھے- آپؒ اپنی لمبی ناک اور پیاری آنکھوں سے بہت خوبصورت نظر آتے تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ اپنے زمانے کے بہت بڑے شاعر بھی تھے اور شعراء کمیونیٹی میں بڑا نام رکھتے تھے- آپؒ کی زندگی بہت غمگین گزری ہے- آپؒ بہت زیادہ خوش آواز تھے- آپؒ اکثر غمگین گیت گاتے تھے اور ساتھ ساتھ روتے بھی تھے اور دوسروں کو بھی رُلایا کرتے تھے- آپؒ کو پشتو، ہندکو اور اردو زبان پر مکمل عبور حاصل تھا- آپؒ سید نوبت شاہ، ابن سید حضرت شاہ، ابن شاہ زمان، ابن شاہ لطیف، ابن سید عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا تعلق صابر شاہ مانسہرہ کے اشلوڑ سواتی خاندان سے تھا- آپؒ کی ایک ہمشیرہ اور دو بھائی تھے: (۱) والدہ صاحبہ مولانا سید گلفام شاہ آف اغزبانڈہ (۱) سید سخاوت شاہ بابا: سید یعقوب شاہ بابا آف اغزبانڈہ کے مطابق، آپؒ کے کئی بیٹے اور بیٹیاں تھیں اور بادامی باغ، لاہور میں رہتے تھے (۳) دوسرے بھائی کا نام معلوم نہیں ہے تاہم انہوں نے لاہور میں ایک پنجابی خاتون سے شادی کی تھی جن سے ایک بیٹا تھا- سید اکبر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ اغزبانڈہ سے صابر شاہ مانسہرہ آئے تھے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- سید اکبر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی تین بیویاں تھیں: سیدہ صالحہ جن کا تعلق سادات شیزی آف جلوڑا بالا کوٹ سے تھا تمام بچے ان ہی کے بطن سے تھے صرف بی بی آمنہ کے جو دوسری بیوی کی بیٹی ہے جبکہ تیسری بیوی کا نام معلوم نہیں ہے- آپؒ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: (۱) سید علی شاہ: آپؒ اپنے والدین کے سب سے بڑے بیٹے تھے آپؒ صابر شاہ سے نارتھ ناظم آباد کراچی چلے گئے

اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ نے رقیب النساء نامی خاتون سے ۱۹۸۵ میں شادی کی- آپؒ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: سید جمال شاہ، سید جاوید شاہ، سید عاقب شاہ، سیدہ رخسانہ، سیدہ شبانہ، سیدہ ساہرہ اور سیدہ فوزیہ- (۲) سید نور علی شاہ: آپؒ بھی صابر شاہ مانسہرہ سے نارتھ ناظم آباد کراچی چلے گئے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کی دو بیویاں ہیں- سیدہ نسرین، بنت سید اعظم شاہ اور سیدہ رخسانہ، بنت سید مزمل شاہ- آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید شاہ فیصل، سید افتخار شاہ، مفتی سید تنویر شاہ، سید نعمان شاہ، سیدہ فرزانہ، سیدہ شہزادی اور سیدہ ماریہ- (۳) سید فیض علی شاہ: آپؒ سید اکبر شاہ بابا کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے- آپؒ بھی صابر شاہ مانسرہ سے کراچی چلے گئے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیا کی- آپؒ نے سیدہ شازیہ سے ۱۹۹۲ میں شادی کی- آپؒ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید زیب علی شاہ، سید نظر علی شاہ، بی بی فائزہ، بی بی زرینہ اور سیدہ عالیہ (۴) بی بی آمنہ زوجہ سید عثمان شاہ آف سنگل کوٹ: آپؒ اپنے والد کی دوسری بیوی سے اکلوتی بیٹی ہے نہ کوئی بھائی ہے اور نہ کوئی بہن- آپؒ کے تین بیٹے ہیں: سید مزمل دین شاہ، سید رفیع الدین شاہ اور سید ذاہد شاہ- (۵) بی بی گل بانو زوجہ سید فرمان علی شاہ آف چنار کوٹ- آپؒ سید اکبر شاہ بابا کی صالحہ بی بی سے سب سے چھوٹی بیٹی تھیں- آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید واجد شاہ، سید ذاکر شاہ، سید سجاول شاہ، سید عادل شاہ، سیدہ پری بی بی، سیدہ صبیحہ بی بی اور سید نادیہ بی بی- آپؒ نے ۸ فروری ۲۰۱۳ کو زلما چنار کوٹ میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- سید اکبر شاہ بابا اغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور صابر شاہ مانسہرہ میں ۱۹۶۲ کو وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۱۰ ذی الحج ۱۴۴۱ ہجری بمطابق یکم اگست ۲۰۲۰)-

(47) : سید سرور شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ بہت قد آور شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ بہت پیار اور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ اپنے عہد کے بہت بڑے طبیب تھے- آپؒ کے پاس دور دور سے مریض علاج کروانے آتے تھے- آپؒ لوگوں کا علاج بلا معاوضہ کیا کرتے تھے بلکہ کھانے کے وقت کھانا بھی کھلاتے تھے- آپؒ اپنی زمینداری کے تمام کام بھی بہت شوق سے کیا کرتے تھے- آپؒ بہت پرہیز گار، متقی اور نہایت ہی جفاکش انسان تھے- آپؒ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے- آپؒ اپنے گاؤں کی مسجد میں صبح کی آذان ہمیشہ دیا کرتے تھے- آپؒ سید محمد شاہ، ابن سید عمر علی شاہ، ابن سید عزت شاہ، ابن سید محمد ہادی شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ سید حسن شاہ اور سید پیر علی شاہ کی ہمشیرہ اور سید عباس شاہ کی صاحبزادی تھیں- آپؒ کے ایک چچا اور چار پھوپھیاں تھیں: سید علی اصغر شاہ، بی بی قانیطہ والدہ صاحبہ سید نور احمد شاہ، والدہ صاحبہ شاہ ولی، والدہ صاحبہ سید نور حضرت شاہ اور

والدہ صاحبہ ٔسید عظیم شاہ آف لمی کونش- آپؒ کی زوجہ ٔمحترمہ کا نام بی بی زرجانہ جو سید صابر شاہ اور حاجی امام سید کی ہمشیرہ صاحبہ اور سید اکبر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں- آپؒ کی دو بہنیں تھیں لیکن بھائی کوئی نہیں تھا: گل میر افزون اور شرافت جانہ- آپؒ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: محمد عمران (وفات کویٹہ ۱۹۴۸)، سید محمد نبی، شاہ زیور سید، بی بی جنت نورہ (وفات ۱۹۹۹) اور بی بی زالزیرہ-

آپؒ اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ۹۰ سال کی عمر میں برز ہفتہ، ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۲ہجری، جون ۱۹۸۲ کو وفات پائی اوراپنے آبائی قبرستان، اغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (اتوار، ۱۱ ذی والحج ۱۴۴۱ہجری بمطابق ۲ اگست ۲۰۲۰)-

(48) : سید حضرت الرحمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت جفاکش اور محنتی انسان تھے- تجارت کا مُعزز پیشہ آپؒ کا زریعہ معاش تھا- آپؒ اپنے گاؤں کے پہلے منتخب نمبر دار تھے اور سادات شیر ازی کے تمام جرگوں اور فیصلوں میں حصہ لیتے تھے- آپؒ نے اسلامی تعلیم حاصل کی تھی اور اپنے گاؤں کے پڑھے لکھے لوگوں میں شُمار ہوتے تھے- آپؒ بہت چھوٹے تھے جب آپؒ کے والد صاحب کا انتقال ہوا تھا- آپؒ سید پیر علی شاہ، ابن سید عباس شاہ، ابن سید ذوالفقار شاہ، ابن سید محبوب شاہ المعروف مُلا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کا ایک چچا اور دو پھوپھیاں تھیں: سید حسن شاہ، بی بی سید عالم جانہ (والدہ صاحبہ ٔ سید مقدس شاہ آف کنشئی) اور والدہ صاحبہ ٔسید سرور شاہ آف اُغزبانڈہ- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی طوطئی، بنت سید عظمت شاہ تھا- آپؒ نے دو شادیاں کی تھیں: پہلی بیوی کا تعلق سادات جلالی سے تھا جن سے کوئی اولاد نہیں تھی جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی شش پارہ (وفات ۲۰۰۱)، بنت امیر سید رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی تھا جن سے آپؒ کے سات بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: سید مظفر شاہ، سید عنایت اللہ شاہ، سید شیر علی شاہ (وفات ۲۰۰۱ لاہور)، سید اسلام شاہ، سید آمین شاہ، سید گل بادشاہ، سید بُرہان شاہ، سید روخان شاہ، زینت بیگم، بی بی آمنہ، بی بی روزینہ اور بی بی کلثوم- آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ۹۷ سال کی عمر میں ۲۰۱۷ عیسوی کو وفات پائی- اس وقت آپؒ اپنے گاؤں میں سب سے مُعمر شخصیت تھے- آپؒ اپنے آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (منگل، ۸ شعبان المعظم ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۳ مارچ ۲۰۲۱)-

(49) : سید منظور حسین شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف غُزبانڈہ بٹگرام: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان ہیں- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور عزت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت فیاض اور سخی انسان ہیں اور ہر وقت مہمانوں کو دل سے خوش آمدید کہتے ہیں- آپ خدائی خدمت گار اور بہت بڑے سوشل ورکر ہیں- شعر و شاعری کے بھی بہت دلدادہ ہیں- آپ بچپن میں کرکٹ کے بہت شوقین تھے- آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گرنمنٹ ہائی سکول بٹگرام سے حاصل کی اور گریجویشن یونیورسٹی آف پشاور سے کی ہے- آپ نے کئی سال تک سال پی ٹی سی ایل، اسلام آباد اور پشاور میں سروس کی- آپ سید پیر احمد شاہ (وفات ۲۲ فروری ۲۰۰۸ عیسوی)، ابن سید حنیف اللہ شاہ، ابن سید مبارک ولی شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپ کا ایک چچا اور دو پھوپھیاں تھیں: مولانا سید شہزاد ولی شاہ (وفات ۱۹۷۴)، بی بی عصر جانہ زوجہ سید سکندر شاہ اور بی نور عالم جانہ، زوجہ سید عبد المالک شاہ- آپ کی دادی محترمہ کا نام بی بی عائشہ اور پردادی کا نام مہران بیگم تھا جن کا تعلق عزیزوانی خاندان آف برتونی سے تھا- آپ کی والدۂ محترمہ کا نام بی بی باسطہ عرف وڑوکئی (وفات جنوری ۲۰۱۷)، بنت سید صبر جمیل عرف "ملالالا" تھا- آپ کے دو بھائی اور تین بہنیں ہیں: سید ظہور حسین شاہ، سید بشیر حسین شاہ، بی بی قیمت بہا، بی بی تسلیم اور بی بی جمیلہ- آپ کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں: سید ذہین شاہ شیرازی (ایم سی فزکس)، سید احمد علی شاہ شیرازی (انجنئیر، ائیر یونیورسٹی، اسلام آباد)، لیلیٰ شیرازی (ایم سی کیمسٹری) اور عالیہ شیرازی جس نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں ۱۰۳۳ نمبر لئے ہیں جو ایک رکارڈ ہے- آپ کے تمام بچے نہایت ہی ذہین، شریف اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- خدا ان سب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے- آمین! آپ اغزبانڈہ بٹگرام میں پیدا ہوئے اور آج کل جھنگی سیداں، اسلام آباد میں رہائیش پزیر ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بدھ، ۲۱ ذوالحج ۱۴۴۱ ھجری بمطابق ۱۲ اگست ۲۰۲۰)-

(50) : بی بی شاہی روخانہ دامت برکاتہا آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپ مصنف کتاب ہٰذا کی والدۂ محترمہ ہیں- آپ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش خاتون ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کی مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتی ہیں- آپ جوانی سے اپنے سر کو درجئے (سکارف) سے ڈھامتی ہیں اور دوسری خواتین کو سر ڈھامنے کی بہت تاکید کرتی ہیں- میری ماں اکثر اپنے والد صاحب کا ذکر کرتی رہتی ہیں کہ وہ

بہت شفیق انسان تھے اوروہ پیار سے انہیں بچ ئے کہتے تھے جو بعد میں بچ ئے سے پچ ئے پڑ گیا- میری ماں ایک عام خاتون ضرور ہیں لیکن میرے لئے سُپر ہیرو سے کم نہیں ہیں- آپ نے میری زندگی کے ہر قدم پر رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی ہے- دن ہو یا رات آپ میرے لئے ہر وقت حاضر ہوتی ہیں- جب میں ہائی سکول بٹگرام جاتا تھا تو آپ مجھے ایک کلومیٹر کے فاصلے تک اپنے گھر سے دیکھتی رہتی تھیں اوراسی طرح واپسی پر میں جب تک گھر نہیں پہنچتا تھا تو انہیں آرام نہیں آتا تھا- میری ماں میرے لئے بہت اہم ہیں- میں اپنی ماں سے بہت پیار کرتا ہوں- اس کی یہ وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ میری ماں ہے بلکہ انہوں نے میرا ہمشہ بہت ہی خیال رکھا ہے- جب میں بولنے کے لائق نہیں تھا آپ نے مجھے بولنا سکھایا- جب میں چلنے کے لائق نہیں تھا آپ نے مجھے چلنا سکھایا- مجھے ابتدائی تعلیم میری ماں نے ہی دی ہے- مجھے اعلیٰ تعلیم بھی انہوں نے دلوائی ہے- میں نے زندگی میں جو بھی بڑے فیصلے کئے ہیں ان میں میری ماں کی راہنمائی اور دُعاء ضرور شامل تھی- آپ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے لیکن بدلے میں مجھ سے کچھ بھی نہیں مانگا ہے- اگرچہ جسمانی لحاظ سے میری ماں بہت کمزور ہیں پھر بھی زندگی کے تمام مسائل کا بخوبی مقابلہ کرتی ہیں- میری ماں نے کبھی بھی مجھ میں اور میرے تمام دوستوں میں کوئی فرق نہیں کیا ہے- بوڑھی ماں ایک نعمت ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے- میری ماں بھی ۸۷ سال کے قریب ہیں- آج ۶ ستمبر ۲۰۲۰ کو میری ماں کے بیوہ ہونے کے ۲۸ سال اور ۹ ماہ پورے ہوگئے کیوں کہ میرے والد صاحب کا انتقال ۶ دسمبر ۱۹۹۱ کو ہوُا تھا- اللہ ہمیں اُن کے دستِ شفقت سے کبھی محروم نہ کرے- آمین!

آپ سید حبیب اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اور بی بی آمنہ بنت سید عبادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ کی اکلوتی بیٹی ہیں- آپ سید جلال شاہ اور سید سلیمان شاہ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ ہیں- میری ماں اپنے دونوں چھوٹے اور یتیم بھائیوں سے بچپن میں بہت پیار کرتی تھیں- آپ کے دو بھائی اکبر سید اور سید آمان اللہ شاہ کا بچپن میں انتقال ہوُا تھا- آپ کی ایک سوتیلی ماں تھیں جن کا تعلق کوچیلی خاندان آف دیشان آف شنگلی بالا سے تھا ان کا صرف ایک بیٹا، اکبر سید جو چھ سال کی عمر میں وفات ہو چکا تھا- آپ کا ایک ہی بیٹا اور ایک ہی بیٹی ہے: سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان اور زیبا شیرازی (ایم اے جرنلزم وماس کمیونیکشنز)- آپ کی تین بیٹیوں کا بچپن میں انتقال ہوا تھا- ان میں بی بی حُسن زیبا کافی بڑی تھی جس کو میری ماں ابتک یاد کرتی رہتی ہیں- میری ماں اپنے تمام پوتوں، پوتیوں اور نواسوں سے بہت پیار کرتی ہیں- آپ اپنے ابائی گاؤں اُغزبانڈہ میں ۱۹۳۳ کو پیدا ہوئیں اور آج کل میرے ساتھ حیات آباد، پشاور میں رہائش پزیر ہیں اور بہت ہی خوش ہیں- آج کل ان کے مزاج میں تھوڑی سی سختی ضرور آئی ہے لیکن یہ عمر کا تقاضا ہے-

ماں جن کے قریب ہوتی ہے---
- دشمن ان کے حبیب ہوتے ہیں-

- ماں ایسا رشتہ ہے جس کا کوئی بدل نہیں
- دکھ کیا ہے پوچھو اس سے جس کی ماں نہیں

تیری کرامت ہے یہ زندگی میری---
- تیری خدمت میں ہے بندگی میری

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۱۷ محرم الحرام ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۶ ستمبر ۲۰۲۰)-

(51) : سید جلال شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول چارباغ ترند سے حاصل کی، مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان گورنمنٹ مڈل سکول بٹگرام اور میٹریکولیشن کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول بٹل سے پاس کیا- آپ نے گریجوایشن گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد سے اور اسلامک سٹڈیز میں پوسٹ گریجوایشن یونیورسٹی آف پشاور سے کی- آپ نے بیچلر آف ایجوکیشن بھی یونیورسٹی آف پشاور سے کیا- آپ مڈل سٹینڈرڈ کے سالانہ امتحان میں گورنمنٹ مڈل سکول بٹگرام اور میٹرک کے سالانہ امتحان میں گورنمنٹ ہائی سکول بٹل مانسہرہ میں اول آئے تھے اور سکول کے آنر بورڈ پر آپ کا نام موجود ہے- آپ کو پڑھنے کا بے حد شوق تھا- آپ نے اپنا بچپن جلاوطنی کے دوران ترند میں گزارا- اس وقت ترند کے علاقے میں نہ کوئی مڈل سکول تھا اور نہ کوئی ہائی سکول- آپ نے ترند سے پرائمری سکول پاس کر کے گورنمنٹ مڈل سکول بٹگرام میں ایڈمشن لیا تھا اس وقت ترند سے بٹگرام پیدل آنا جانا بہت مشکل تھا- حالانکہ اس وقت محمد یوسف خان ترند، زرین خان ترند، گل محمد خان ترند اور دوسرے خوانین کے بچوں نے پرائمری پاس کرنے کے بعد آگے پڑھنا چھوڑ دیا تھا- آپ گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سکریٹری اور صدر بھی رہے ہیں- آپ نے ۱۹۶۹ میں بیرونی ملک طلباء کی ایک ٹور ٹیم کی نمائندگی بھی کی تھی جس میں مشرقی پاکستان شامل ہے- آپ کو انگلش، اردو، عربی اور پشتو زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ کو تاریخ اسلام سے بہت دلچسپی ہے- آپ گورنمنٹ ہائی سکول کاغان کے ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ کالج بکوٹ اور

گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں لیکچرار بھی رہے ہیں- آپ پاکستان ایئر فورس (پی اے ایف) میں گروپ کیپٹن اورڈائرکٹر آف موٹیویشن بھی رہے ہیں- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں کے لئے ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں- آپ یکم مارچ ۲۰۰۳ کو اپنی آخری سروس سے ریٹائر ہوئے ہیں اورآجکل اپنے گھر پُرسکون زندگی گزاررہے ہیں- آپ سید حبیب اللہ شاہ (وفات ۱۹۴۸)، ابن سید رحمت ولی شاہ، ابن سید امیر آصف شاہ عرف لنڈئی بابا، ابن سید محبوب شاہ عرف مُلا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی دادی محترمہ کا نام سیدہ بیگم، بنت سید عزت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا اور نانی محترمہ کا نام بی بی ہاجرہ، بنت سید برکت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کنشئی تھا- آپؒ کے تین چچے اور تین پھوپھیاں تھیں: سید مختاراللہ شاہ (وفات ۱۹۵۱)، سید نبی اللہ شاہ عرف منے بابا، سید محمد شفیع اللہ شاہ، بی بی خدیجہ، بی بی عائشہ اور والدۂ محترمہ سید اکرم شاہ- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی آمنہ (وفات ۲۹ مارچ ۱۹۷۸)، بنت سید عبادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ ہے- آپ کی ایک سوتیلی والدہ صاحبہ بھی تھیں جن کا تعلق کوچیلی خاندان آف دیشان آف شنگلی بالا سے تھا جن کا صرف ایک بیٹا، اکبر سید جو چھ سال کی عمر میں وفات ہؤا تھا- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی فطرنی، بنت سید عثمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴ فروری ۲۰۱۰) ہے جو بہت ہی شفیق اور ملنسار خاتون ہیں- اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو اُن کے دستِ شفقت سے کبھی محروم نہ کرے- آمین!- آپ کے تین بھائی اور ایک ہمشیرہ صاحبہ ہیں: سید سلیمان شاہ، اکبر سید (وفات بچپن)، سید آمان اللہ شاہ (وفات بچپن) اور بی بی شاہی روخانہ- آپ کے دو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں ہیں: میجر سید آصف شاہ شیرازی، سید توصیف شاہ شیرازی، بی بی گل رعنا شیرازی، فاطمہ جلال شیرازی، ڈاکٹر صفیہ جلال شیرازی، ڈاکٹر زینب جلال شیرازی اور انجنیئر رابعہ جلال شیرازی- آپ کی ایک بیٹی کا بچپن میں انتقال ہؤا تھا- آپ کے تمام بچے بہت ہی ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں- آپ ۱۳ مارچ ۱۹۴۵ کو اُغزبانڈہ، بٹگرام میں پیدا ہوئے اورآج کل پشاور میں مستقلاً رہائیش پزیر ہیں بہت ہی خوش اورآسودۂ حال ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعرات، ۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۰ ستمبر ۲۰۲۰)-

(52): سید فاروق شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل وضلع بٹگرام: آپؒ بہت متقی، پرہیزگار اور نہایت ہی جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ اکثر مسجد میں ظہر کی آذان دیا کرتے تھے- آپؒ چھوٹے بچوں سے بہت شفقت کیا کرتے تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے

تھے- آپؒ سید خان گل شاہ، ابن سید جمال شاہ، ابن سید کمال شاہ، ابن سید پیر امام شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کا ایک بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید غلام حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفّٰی ۱۹۷۸ بٹگرام)، بی بی دُرعالم جانہ اور والدہ صاحبہ سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف بٹگرام- آپؒ کے تین بیٹے تھے: سید معمور شاہ (المتوفیٰ ۱۹۹۲)، سید ہارون شاہ (المتوفّٰی تھائی لینڈ) اور سید محبوب شاہ (المتوفیٰ ۱۹۹۰)- آپؒ کی زوجہ محترمہ کا تعلق دیشان کے سمالا خیل قبیلے سے تھا- آپؒ کے تین چچا صاحبان تھے: سید پیر گل شاہ، سید نور گل شاہ (المتوفیٰ تھائی لینڈ) اور سید خیر اللہ شاہ المعروف مولانا سید محمد ہیبت شاہ، فاضل دارالعلوم دیوبند جو سید غلام داؤد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی کے والد محترم تھے- آپؒ نے دنیا کے کئی ممالک کی سیر کی تھی جن میں صیام (تھائی لینڈ)، لاؤس، ویتنام، کمبوڈیا اور ملائشیا وغیرہ شامل ہیں- آپؒ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ان ہی ممالک میں گزارا تھا- آپؒ موسم سرما میں "ورغالے" کے ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو اپنی زندگی کے مختلف دلچسپ واقعات اور قصے سنایا کرتے جنہیں ہم چھوٹے بڑے بہت شوق سے سنا کرتے تھے- آپؒ کو پشتو زبان کے بہت سے اشعار زبانی یاد تھے- آپؒ کو اپنے گاؤں اُغزبانڈہ کے تمام بزرگوں کے نام بمع ولدیت حضرت پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ تک آتے تھے- آپؒ اپنے گاؤں بلکہ پورے علاقے میں سب سے زیادہ عمر پانے والے معمر شخصیت تھے دوسرے نمبر پر ملک آمان بابا ابن محمد آمین بابا آف پومنگ اور تیسرے نمبر پر شاہ ولی بابا آف لنڈئی تھے- گاؤں اُغزبانڈہ کے حجرے میں چنار کا خوبصورت درخت آپؒ کے دست مبارک کا لگا ہوا ہے جو آج ۸ جون ۲۰۲۱ تک موجود ہے- آپؒ ہمیشہ سفید کپڑے پہنتے تھے سر پر سفید رنگ کا عمامہ اور ہاتھ میں عصا ہوتا تھا- آپؒ اپنے گاؤں اُغزبانڈہ میں ۱۸۶۸ کو پیدا ہوئے اور ادھر ہی ۱۱۰ سال کی عمر میں جولائی ۱۹۷۸ کو وفات پائی اور "پاچا بابا" کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۱۴ ذی القعدہ ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۲۶ جون ۲۰۲۰)-

(53): سید صدیق ولی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف برما: آپؒ بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ اپنے تین بیٹوں، سید مزمل شاہ، سید مدثر شاہ اور سید نصیب شاہ کے ساتھ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ (پاکستان) سے بہتر معاش کی تلاش میں برما کے شہر وِٹ لِٹ ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی اور پھر کبھی اپنے گاؤں واپس نہیں آئے- آپؒ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام بی بی جمالہ (وفات مردان پاکستان) تھا جو بی بی قریشہ کی والدہ اور سید مستجاب شاہ کی ساس صاحبہ تھیں- آپؒ کے تین بھائی تھے: (۱) سید قیمت ولی شاہ (وفات اغزبانڈہ): آپؒ سید ان ولی شاہ، عبد السید، عبد المالک شاہ، بی بی بدارہ اور بی بی شاہی کے والد صاحب تھے (۲) سید چراغ شاہ (وفات برما): آپؒ سید ولایت شاہ، سید حبیب شاہ، بی بی رحیمہ اور زوجہ سید مدثر شاہ کے والد صاحب تھے (۳) سید غازی شاہ (وفات اغزبانڈہ): آپؒ عبد الستار شاہ، انور سید، عمر سید اور بی بی تاجو کے والد صاحب

تھے- آپؒ سید محمد شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن حاجی سید محمد احمد شاہ، ابن سید ہارون للہ شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے چار چچے اور دو پھپیاں تھیں: سید علی حیدر شاہ، سید عظمت اللہ شاہ، سید عباس شاہ، سید صادق شاہ، بی بی سیدہ بیگم اور والدہ صاحبہ سید جبار شاہ بابا- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی صبر جانہ تھا- آپؒ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر وِٹ لِٹ میں وفات پائی اور ادھر ہی مدفون ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین!

ا. **سید مزمل شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ:** آپؒ بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ اپنے والدین کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی زوجہ محترمہ کا نام بی بی رحیمہ، بنت سید چراغ شاہ تھا- آپؒ کے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں: سید اکرم شاہ، سید عبدالرحیم شاہ، سید یعقوب شاہ، سید یوسف شاہ، سید اسحاق شاہ، سید جمال شاہ، دا کی کی، دادر جان، داٹی بی اور بی بی عائشہ- آپؒ نے اپنے آبائی گاؤں اغزبانڈہ سے بہتر معاش کی تلاش میں برما کے شہر وِٹ لِٹ ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی اور پھر کبھی اپنے گاؤں اُغزبانڈہ واپس نہیں آئے- آپؒ اغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر وِٹ لِٹ میں وفات پائی اور ادھر برما کے شہر وٹ لٹ میں مدفون ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین!

(۲) **سید مدثر شاہ رحمۃ اللہ علیہ:** آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ اپنے والدین کے دوسرے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی بیوی بھی سید چراغ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی تھیں- آپؒ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید فرقان شاہ، سید روخان شاہ، سید عبدالقیوم شاہ، سید اکبر شاہ، سید عبداللہ شاہ، بی بی زیت النسار، زوجہ احمد شاہ، ابن خان بابا اور داخن ون- آپؒ بھی اپنے آبائی گاؤں اغزبانڈہ سے بہتر معاش کی تلاش میں برما کے شہر وٹ لٹ ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی اور پھر کبھی اپنے گاؤں اغزبانڈہ واپس نہیں آئے- آپؒ اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر وِٹ لِٹ میں وفات پائی اور ادھر برما کے شہر وِٹ لِٹ میں مدفون ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین!

(۳) **سید نصیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ:** آپؒ بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ اپنے والدین کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ بھی اپنے آبائی گاؤں اغزبانڈہ سے بہتر معاش کی تلاش میں برما کے شہر وِٹ لِٹ ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی اور پھر کبھی اپنے گاؤں اُغزبانڈہ واپس نہیں آئے- آپؒ کی چار بیٹیاں ہیں لیکن بیٹا کوئی نہیں ہے: (ا) بی بی عائشہ (۲) خن ہلانگ (۳) خن تھین، زوجہ محمد شاہ، ابن خان بابا اور (۴) خن تھان- آپؒ کی تمام بیٹیاں آج ۱۵

ستمبر ۲۰۲۰ تک حیات ہیں- آپؒ ایک دفعہ پاکستان آئے تھے تاکہ اپنی منگیتر، بی بی بلبلہ جن کی والدہ کا تعلق کوہستان سے تھا سے شادی کرلی لیکن کسی نے آپؒ کی منگیتر کو عین جوانی میں شہید کیا اور وہ مایوس ہو کر واپس برما چلے گئے - آپؒ کی منگیتر، بی بی بلبلہ بہت خوبصورت لڑکی تھیں اور سید عظمت اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی تھیں- آپؒ اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر وِٹ لِٹ میں وفات پائی اور ادھر برما کے شہر وِٹ لِٹ میں آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین- نوٹ: مندرجہ بالا تمام معلومات مولانا سید محمد شاہ(Maymyt Noe)، ابن سید یعقوب شاہ، ابن سید مزمل شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے فراہم کی ہیں جو بہت ہی نیک، پرہیز گار اور خداترس انسان ہیں اور اپنے شہر میں ایک اہلامی مدرسہ بھی چلا رہے ہیں- اللہ تعالیٰ انہیں ایک لمبی، توانا اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین!(منگل، ۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۵ ستمبر ۲۰۲۰)-

(54) : مولانا سید جعفر شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت متقی، پرہیز گار اور جید عالمِ دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت بڑے دانشور تھے- آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ ہمیشہ نفیس اور سفید رنگ کا لباس زیب تن کیا کرتے تھے، سر پر عمامہ اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ ہر وقت باوضو اور عبادت میں مشغول رہتے تھے- آپؒ سلسلہ نقشبندیہ سے تعلق رکھتے تھے- آپؒ اپنے دور کے مشہور شیخ الحدیث تھے۔ آپؒ استاذالاساتذہ تھے اور اسلامی علم کے ایک مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو ہر قسم کے علوم و فنون میں مہارت سے نوازا تھا- آپؒ عربی، پشتو، اردو اور فارسی زبانوں کے بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے- آپؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں کئی نظمیں اور متعدد کتابیں لکھی تھیں- جن میں (۱) الانصاف لی خصفی الاختصاف- عربی (۲) شانِ مصطفیٰ- اردو (۳)عقد درر فی ربط آیات القرآن والسور- عربی (۴) تقریرِ اصول شاشی- پشتو (۵) تقریرِ ایساغوجی- پشتو (۶) نظم ماتا عامل اور (۷) ابواب علم و صرف- پشتو شامل ہیں- آپؒ نے درسِ نظامی کی ابتدائی کتب اپنے ماموں، سید عبدالغنی شاہ صاحب آف لنڈئی اُغزبانڈہ سے پڑھی تھیں- اس کے بعد آپؒ مختلف مقامات پر جید علمائے کرام کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے اسلامی تعلیم حاصل کی جن میں مولانا منبر شاہ آف الائی، مولانا نصیر الدین آف غُرغشتو، مولانا صاحبِ حق آف دارالعلوم حقانیہ، نوشہرہ اور مولانا فضل الرحیم آف بلند کوٹ شامل ہیں- آپؒ ایک بہترین مقرر بھی تھے- آپؒ نے ختمِ نبوت موومنٹ ۱۹۵۳ اور ۱۹۷۴ میں بہت اہم کردار ادا کیا تھا- آپؒ نے مختلف مقامات پر علمِ صرف، نحو، منطق، فقہ اور اصولِ فقہ آدھی صدی تک پڑھائے- آپؒ

اپنی زندگی کے آخری آیام میں صدرِ معلم، دارالعلوم سُبحانیہ، کراچی رہے اوروہاں مختلف علوم پڑھائے- آپؒ کئ سال تک جامع مسجد بلند کوٹ کے خطیب بھی رہے-

آپؒ سید حضرت شاہ، ابن سید عظمت اللہ شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے جدِ امجد، سید عظمت اللہ شاہ المعروف "نرگسو بابا" رحمۃ اللہ علیہ بہت متقی، پرہیز گاراور صاحب کرامت بزرگ تھے- آپؒ کا ایک چچااورایک پھوپی تھیں: سید صدیق اللہ شاہ اور بی بی پیر جانہ- آپؒ کے چچاسید صدیق اللہ شاہ بمع اپنے بیٹے، سید کریم اللہ شاہ برما کے شہر شویبو گئے اورادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کی والدہ ماجدہ کانام بی بی حکم جانہ، بنت سید نورولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھاجو بہت نیک اور شفیق خاتون تھیں- آپؒ کی دوبیویاں تھیں: ایک کا نام بی بی نرئے، بنت سید موتم شاہ آف اُغزبانڈہ تھا جبکہ دوسری بیوی کا نام "بی بی حوا" جن کا تعلق سادات شیر زی آف لمی کونش سے تھا- آپؒ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید نور رحمان شاہ، سید فیض علی شاہ، سید فرقان شاہ، سید شمس الحق شاہ، بی بی خانہ اور بی بی خاتمہ- آپؒ کے ایک بھائی کا انتقال بچپن میں ہوا تھاجو نابینا تھا- آپؒ کے آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں (۱) سید فضلِ مجیب شاہ (۲) سید فضلِ حمید شاہ (۳) سید فضلِ جلال شاہ (۴) سید فضلِ حکم شاہ (۵) حافظ سید فضلِ مولیٰ (۶) سید فضلِ حسیب شاہ (۷) سید فضلِ بدیع شاہ (۸) سید فضلِ مبین شاہ (۹) شریف النساء (۱۰) عفیف النساء (۱۱) نورالہدیٰ (۱۲) بی بی گوہارہ (۱۳) بی بی زوہارہ اور (۱۴) راحت بی بی- آپؒ کے تمام بیٹے بہت ہی ذہین اوراعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں- خدا ان سب کو مزید ترقی وکامرانی نصیب فرمائے- آمین! آپؒ کی ایک مشہور پشتو نظم کے چند اشعار:

- شہ اعتبار دے پہ گلزار چہ خزاں ورپسے سم دے
- شہ دی یاران د دے جہاں چہ آخر د دوئ ماتم دے
- شہ بہ وی مال د دے دنیا چہ پورہ ندے خو کم دے
- شہ سلطنت دے پہ دے دار چہ عاقبت ئ مار لڑم دے
- شہ دے اولاد د دے فانی چہ حائل درب صنم دے
- شہ بہ وی عیش نفسانی چہ نن خوشی صباندم دے
- شہ بہ دعوہ وی د علمی چہ مخلوط د کیف وکم دے
- شہ بہ وی د اکبر منی چہ پیدائش ئ د شکم دے

- شہ بہ وی حسن دلبری چہ نن خکارہ صباعدم دے
- شہ بہ امید وی دنیاوی چہ تصرف ئ دا حکم دے
- شہ بہ وی فخر نسبی چہ دا عرب کہ دا عجم دے
- دی قبائل انسانی اصل دکل یو آدم دے
- داد عاوے دی شیطانی چہ ئ فائدہ پہ زان ستم دے
- پریگدہ داوڑہ دعاوے کڑہ نیک عمل چہ دا اہم دے
- راشہ تابع شہ دمولا چہ انعام پہ کی اعظم دے
- شہ تابعدارئ دمحبوب چہ محمد نبی اکرم دے
- داشیر ازی وائ خپل زان تہ نہ چہ دبل چاپدے غم دے
- رحم پہ اکڑے اے رحیمہ چہ دنوم ستار ارحم دے۔

آپؒ یکم ذی الحج ۱۳۴۶ ہجری بمطابق ۱۲ جون ۱۹۲۶ کو اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور بروز پیر، ۸ اگست ۱۹۸۹ کو بلند کوٹ میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- آپؒ کے بڑے بیٹے، سید فضلِ مجیب شاہ نے آپؒ کی نماز جنازہ پڑھائی- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (جمعرات، ۶ صفر المظفر ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۴ ستمبر ۲۰۲۰)-

(55): مولانا سید صاحب شاہ شیر ازی المعروف کاڑباجی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ: آپؒ بہت متقی، پرہیز گار اور جید عالمِ دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت بڑے دانشور انسان تھے- آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- شائستگی آپؒ کے کردار کی نُمایاں خصوصیت تھی- آپؒ کے مزاج میں بہت ہی سادگی تھی- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ ہمیشہ نفیس اور سفید رنگ کا لباس زیب تن کیا کرتے تھے- آپؒ سید عبد الرازق شاہ، ابن سید صادق شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذ الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اکلوتے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی ہاجرہ، بنت سید برکت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کنشئ تھا- خان بابا وفات برما اور سید ملوک شاہ، ابن سید عمر شاہ آپؒ کے چچازاد بھائی تھے- آپؒ بہت چھوٹے تھے جب آپؒ کے والد ماجد کا انتقال ہؤا تھا- آپؒ کی پرورش آپؒ کی والدہ صاحبہ نے چنار کوٹ میں کی جہاں انھوں نے سید عبادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے

دوسری شادی کی تھی- آپؒ کا کوئی بھائی نہیں تھا البتہ تین سوتیلی بہنیں تھیں جن سے آپؒ بہت پیار کرتے تھے: (۱) بی بی آمنہ، والدہ صاحبہٗ سید جلال شاہ (۲) والدہ صاحبہٗ سید مخدوم شاہ (۳) والدہ صاحبہٗ سید میاں سعید شاہ آف چنار کوٹ- آپؒ کی زوجہٗ محترمہ کا نام بی بی بخت جمالہ، بنت مولانا سید احمد ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی تھا جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون تھیں- آپؒ کے دو صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں: (۱) سید عبد العلی شاہ المعروف شاہ جی (۲) سید فضلِ الٰہی شاہ المعروف میاں جی (وفات ۲۰۱۶) (۳) بی بی ببئ، زوجہ سید عبد الستار شاہ (۴) بی بی باجوڑئے (وفات ۱۹۶۴)، زوجہ مولانا سید دیدار شاہ اور (۵) بی بی بخت ڈیوا، زوجہ مولانا عبد الرزاق شاہ رحمۃ اللہ علیہ - آپؒ دن کا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتے تھے جہاں طلباء آپؒ سے مختلف قسم کے اسلامی علوم پڑھتے تھے- آپؒ اپنے وقت کے بہت بڑے مذہبی سکالر جانے جاتے تھے- دوست دشمن سب آپؒ کی قابلیت اور ذہانت کے معترف تھے- آپؒ مختلف مقامات پر قرآن مجید، حدیث، علمِ صرف، نحو، منطق، فقہ اور اصولِ فقہ اپنی زندگی کے آخری دن تک پڑھاتے رہے- آپؒ اپنے دور کے مشہور شیخ الحدیث تھے۔ آپؒ استاذ الاساتذہ تھے اور اسلامی علم کے ایک مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو ہر قسم کے علم اور صلاحیتوں میں مہارت سے نوازا تھا- آپؒ عربی، پشتو اور فارسی زبانوں کے شاعر بھی تھے- آپؒ اکثر بھری محفل میں اپنی نظمیں سنایا کرتے تھے-

آپؒ نے ایک دفعہ اُغزبانڈہ کی مسجد کے صحن میں تمام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ انشاءاللہ، ہمارے گاؤں کے سامنے ایک سڑک بنے گی اور سید اسماعیل شاہ جو بہت کمزور اور چھوٹے سے تھے کراچی جائیں گے پھر کراچی سے واپس آئیں گے اور وہ سامنے سڑک پر گاڑی سے اتریں گے اور سب لوگ ان کے استقبال کیلئے جائیں گے- آپؒ کی یہ پیشن گوئی آپؒ کی وفات کے ٹھیک تیس سال بعد سو فیصد سچی ثابت ہوئی اور وہی ہؤا جو آپؒ نے کہا تھا-

آپؒ اُغزبانڈہ میں ۱۸۹۸ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۵۰ سال کی عمر میں ۱۹۴۸ کو وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، اغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۱۶ صفر المظفر ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۱۴ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(56) : ڈاکٹر صفیہ جلال شیرازی دامت برکاتہ آف اُغزبانڈہ، ضلع بٹگرام: آپ ایک ذہین، لائق اور بہت خدا ترس خاتون ہیں- آپ کا تعلق گاؤں اُغزبانڈہ، ضلع بٹگرام سے ہے- آپ نے ایم بی بی ایس خیبر میڈیکل کالج، پشاور سے، ایف سی پی ایس آغاخان میڈیکل یونیورسٹی، کراچی سے اور ایم آر سی پی انگلستان سے کیا ہے- آپ نے ۲۰۱۱ کو رائل کالج آف پیتھالوجسٹ، برطانیہ سے ایف آر سی پیتھ (ہیماٹالوجی) بھی کیا ہے- آپ ضلع بٹگرام کی فرسٹ خاتون میڈیکل سپیشلسٹ ہیں-

آپ بلڈ کینسر کی سپیشلسٹ یعنی ماہر ہیں- آپ نے سکاٹ لینڈ میں دس سال تک اپنی میڈیکل کی خدمات سر انجام دی ہیں- آپ نے شوکت خانم میموریل ہسپیٹل اینڈ ریسرچ سنٹر، لاہور میں بھی کچھ عرصہ تک اپنی خدمات سر انجام دی ہیں- آپ حیات آباد میڈیکل کمپلکس، پشاور میں اسسٹنٹ پرفیسر بھی رہی ہیں- آپ آجکل نارتھ ویسٹ جنرل ہسپیٹل اینڈ ریسرچ سنٹر، پشاور میں کینسر ڈیپارٹمنٹ کی انچارج ہیں- آپ اپنے کینسر کے مریضوں کا بہت ہی خیال رکھتی ہیں- میں نے ایک دفعہ آپ سے پھوچھا کہ صفیہ جلال! آپ تو میڈیکل سپیشلسٹ بھی ہیں پھر کیوں نہ اس فیلڈ میں اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہیں؟ جنرل میڈیکل فیلڈ میں پیسہ تو بہت آسانی سے کمایا جا سکتا ہے لیکن جو فیلڈ آپ نے چُنا ہے یہ تو بہت مشکل فیلڈ ہے- اس کے جواب میں آپ نے کہا کہ گل لالا! کینسر کے مریض بہت دُکھی ہوتے ہیں- دُنیا میں یہ چند دن کے مہمان ہوتے ہیں- آج زندہ ہیں شائد کل نہ ہوں- انہیں باقاعدہ علاج کے ساتھ پیار اور توجہ کی سخت ضرورت ہوتی ہے اگر ہم سب ڈاکٹر حضرات آسانی سے بہت سا پیسہ کمانے میں لگ جائیں تو پھر ان دُکھی لوگوں کا علاج اور خیال کون رکھے گا؟ کوئی تو ہونا چاہئے کہ ان دُکھی مریضوں کا علاج کرے- ان کا خیال رکھے- ان سے پیار کرے- میں نے یہ فیلڈ ایک مشن کے طور پر منتخب کیا ہے- پیسہ تو بہت سے لوگ بہت آسانی سے کماتے ہیں- مزہ تو تب ہے کہ ان بے سہارہ اور دُکھی لوگوں کا علاج کریں- ان سے پیار اور محبت کریں- یہ جواب سن کر میں نے دل میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا کہ دُنیا میں ایسے خدا ترس اور ہمدرد لوگ بھی ہیں- آپ کو اکثر افغانستان سے کینسر کے مریضوں کے رشتہ داروں کے فون آتے ہیں کہ ہمارے مریض کو بہت تکلیف ہے ہم کیا کریں؟ آپ ادھر سے فون پر دوا تجویز کرتی ہیں کہ فلاں فلاں دوا مریض کو کھلائیں اور فلاں فلاں دوا کی مقدار کم یا زیادہ کریں اور ساتھ ساتھ ان دُکھی مریضوں کا حوصلہ بھی بڑھاتی ہیں- آج کل افغانستان میں کینسر کے مریضوں کی تعداد دُنیا میں سب سے زیادہ ہے اس کی بنیادی وجہ کیمیائی بارود کا سارا سال پھٹنا ہے- آپ اکثر غریب اور نادار مریضوں سے فیس بھی نہیں لیتی ہیں- جب آپ کا کوئی کینسر کا مریض مرتا ہے تو آپ اس دن بہت افسردہ اور غمگین رہتی ہیں- کاش کہ سب ڈاکٹر حضرات کی یہی سوچ ہوتی ان کا بھی یہی جزبہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا- آخر میں میری دُعاء ہے کہ خداوند کریم آپ کو دُنیا میں کامیابی و کامرانی اور آخرت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمیں! (پیر، ۱۷ صفر المظفر ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۵ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(57) : سیدہ نیلوفر شیرازی دامت برکاتہا آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپ بہت ذہین، لائق اور محنتی لڑکی ہیں- پاکستان کی خواتین بھلا کسی سے کم ہیں- ان کی ذہنی صلاحیتوں کے جوہر تو خیر دُنیا دیکھ رہی ہے البتہ جسمانی قوت اور مہارت میں بھی اپنا لوہا منوانے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں- آپ بہت زیادہ باہمت لڑکی ہیں- آپ نے اسلام آباد کے جناح سپورٹس سٹیڈیم میں ۷ فروری ۲۰۲۱ عیسوی کو ۱۷ منٹ میں ایک ہزار اینٹیں اپنے دائیں ہاتھ سے توڑنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا ہے- اس

سے پہلے آپ ڈیڑھ سو اینٹیں توڑنے کا کارنامہ سرانجام دے چکی تھیں- اس کے بعد آپ نے ایک ہزار (۱،۰۰۰) کا ہندسہ عبور کر کے "گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈ" میں اپنا نام درج کرانے کی اہل ہو گئی ہیں- آپ کی اس عظیم کارنامہ کو "انٹر نیشنل بریکنگ فیڈریشن آف امریکہ" نے تسلیم کیا ہے جو بہت بڑا اعزاز ہے- آپ نے اس کامیابی کے پیچھے اپنے ماں باپ اور دوستوں کی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کو ہی بنیادی وجہ قرار دیا ہے- لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ نے اینٹیں ہی نہیں بلکہ بوسیدہ نظریات بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ہیں جو ہمارے معاشرے میں خواتین کے حوالے سے عوامی سطح پر پائے جاتے ہیں- آپ نے مارشل آرٹ کی باقاعدہ ٹریننگ نومبر ۲۰۱۸ سے شروع کی تھی- نیلوفر شیرازی، خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والی پاکستانی قوم کی بیٹی ہیں جن کو پاکستانی Iron Lady"" کا خطاب دیا گیا ہے- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں اور بہنوں کیلئے باعث فخر ہیں- آپ کو پشتو، اردو اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ ۷ اگست ۱۹۸۷ کو پاکستان کے خوبصورت شہر اسلام آباد میں پیدا ہوئیں- آپ نے گریجوایشن یونیورسٹی آف پنجاب سے کی ہے اور "آرگینک کیمسٹری" میں اسلامیہ کالج یونیورسٹی، پشاور سے ماسٹر کیا ہے- آپ ضلع بٹگرام کی پہلی فیمیل ہیں جنہوں نے پروونشل مینیجمنٹ سروسز (پی ایم ایس) کا امتحان پاس کیا لیکن بدقسمتی سے اُسی سال پوسٹیں کم ہونے کی وجہ سے آپ کو کوئی پوسٹ نہ مل سکی- آپ ٹیچنگ کے مُعزز پیشہ سے وابستہ ہیں اور آج کل یعنی ۱۹ مارچ ۲۰۲۱ کو مُلکی اور غیر مُلکی تعلیمی اداروں میں آن لائن پڑھاتی ہیں- آپ مسعود انور شیرازی، ابن مولانا سید محمد انور شاہ، ابن سید غلام رسول شاہ، ابن شاہ رسول، ابن سید حسن شاہ، ابن سید کبیر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے بڑی دختر ارجمند ہیں- آپ کے دادا جان، مولانا سید محمد انور شاہ صاحب ایک جید عالمِ دین تھے- آپؒ نے تقسیم ہند سے قبل جامعہ امینیہ، دہلی سے درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی تھی- آپؒ نے پاکستان کے بڑے بڑے اسلامی مدارس میں نِصف صدی سے زیادہ عرصہ تک مختلف اسلامی علوم پڑھائے- آپ کے والد صاحب پاکستان کسٹمز میں سینئیر آفیسر ہیں بہت خوش اخلاق، مہربان اور فیاض انسان ہیں- آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں: سید سعید انور شیرازی، انجنئیر سید سجاد انور شیرازی، ڈاکٹر سیدہ نیلم شیرازی اور سیدہ ماریہ شیرازی- آپ کے تمام بہن بھائی بہت ہی ذہین، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بہن بھائیوں کو مزید کامیابی اور کامرانی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!
(ہفتہ، ۵ شعبان المعظم ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۰ مارچ ۲۰۲۱)-

باڑہ اغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: یہ بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے جو بٹگرام شہر سے ۱۲ اور گاؤں اغزبانڈہ سے ۳ کلومیٹر کی مسافت پر، سطح سمندر سے ۱۴۵۰ میٹر (۴۵۰۰ فٹ) کی بلندی پر سرسبز و شاداب کھیتوں کے عین وسط میں واقع ہے- یہ

گاؤں نرگسو، مزارہ، شاہ کولے، ڈب اور کنڈاؤ پر مشتمل ہے جو لنڈئی اوراغزبانڈہ کے عین وسط میں واقع ہے- یہ سادات شیر ازی کا ضلع بٹگرام میں تیسرا بڑا گاؤں ہے- باڑہ میں سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے سید معاذالدین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آباد ہیں-اس خوبصورت گاؤں سے تحصیل بٹگرام کے دو تہائی حصہ سے زیادہ کا علاقہ نظر آتا ہے جس میں بٹگرام بازار، ہل کے پہاڑ، الائی کے پہاڑ اور تورغر کا گاؤں برتونی شامل ہیں-اس گاؤں کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں لڑکوں کی پیدائش کا تناسب لڑکیوں کے مقابلے میں دوگنا زیادہ ہے- باڑہ میں تین خوبصورت مساجد ہیں- مرکزی مسجد باڑہ، مسجد ڈب سید کبیر شاہ اور مسجد شاہی روم- سید حضرت اللہ شاہ المعروف "نرگسو بابا" رحمۃ اللہ علیہ باڑہ میں رہتے تھے جو باچا بابا رحمۃ اللہ علیہ کے جد امجد تھے- آپؒ بہت پرہیز گار، تقویٰ دار اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے- آپؒ نے "نرگسو" میں ایک مسجد بنائی تھی جس میں آپؒ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے- افسوس آج کل اس مسجد کی بنیاد ہے لیکن مسجد نہیں ہے اب یہ مسجد اوپر باڑہ میں تعمیر کی گئی ہے-اس گاؤں میں لڑکیوں کیلئے ایک پرائمری سکول بھی ہے- سید خاتم سید شیر ازی پہلے سرکاری سکول ٹیچر، سید ثواب شاہ شیر ازی دوسرے سرکاری سکول ٹیچر اور سید سجاد شیر ازی باڑہ کے پہلے الیکٹریکل انجنئیر ہیں- جن پر ہم سب کو بہت فخر ہے-اڑہ کے لوگ بُہت ملنسار، مہمان نواز اور جفاکش ہیں- باڑہ کے زیادہ تر لوگ زراعت پیشہ ہیں اوراپنی زرخیز زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فصل اُگانے کی کوشش کرتے ہیں- باڑہ کے نوجوان سعودی عرب میں بہت زیادہ ہیں اوراپنے پیارے ملک پاکستان کیلئے خوب ذرمبادلہ کماتے ہیں- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اوراس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اورآسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین!(پیر،۱۵ذی الحجہ ۱۴۴۲ہجری بمُطابِق ۲۶ جولائی ۲۰۲۱)-

(58) : حاجی آمیر سید شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ بہت نفیس، قد آور اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ کے پاس سادات شیر ازی کی تمام شاخوں کے شجروں اوراپنے آباؤاجداد کے بارے میں بہت مفید معلومات تھیں لیکن بدقسمتی سے آپؒ نے کسی سے ان معلومات کو تحریر کرواکر کتابی شکل نہیں دی ورنہ آج ہم سب ان معلومات سے بہت فائدہ اٹھاسکتے تھے- آپؒ سید پیر ولی شاہ، ابن سید علی حیدر شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ عرف بانڈے بابا، ابن سید محبوب شاہ عرف ملابابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ عرف حاجی بابا، ابن سید ہارون شاہ عرف سید بابا، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی دادی صاحبہ سید برکت اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی اور سید مستغاث شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں- آپؒ کی والدۂ ماجدہ کا تعلق "سادات مشہدی" سے تھا جو سید انور شاہ اور سید

گلاب شاہ آف کنشئی کی پھوپھی صاحبہ تھیں- آپؒ کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں: حاجی احمد سید، محمد سید غرف آکا، بی بی باسیقہ المعروف طورہ اب ئے (وفات اگست ۱۹۸۸) اور بی بی زوجہ سید نور نبی شاہ رحمۃ اللہ علیہ- آپؒ نے تین شادیاں کی تھیں: پہلی بیوی سید محمد حسن شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی تھیں جن سے آپؒ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی نور علی سید اور بی بی زافرون زوجہ مولانا سید جمعہ قیوم شاہ آف بفہ- دوسری بیوی سید نور ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی اور مولانا سید عبد الغنی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں جن سے آپؒ کا ایک بیٹا اور چار بیٹیاں تھیں: مولانا سید نبی شاہ، رخ نساء، بی بی ششپرہ، بی بی گل زرہ اور بی بی نازافروزہ- تیسری زوجۂ محترمہ کا اسم گرامی بی بی حیوادہ (وفات ۲۰۲۰) تھا جن کا تعلق اخونخیل قبیلے آف قنجبوڑی چانجل سے تھا جن سے آپؒ کے آٹھ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: سید عجب شاہ (وفات ۲۰۱۸)، سرور سید، عمر سید، ابراہیم سید، سید حاضر شاہ، سید فرہاد شاہ، سید شعیب شاہ، ماسٹر سید ثواب شاہ، بی بی درانئ اور بی بی منہا-

آپؒ اپنے آبائی گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور باڑہ میں ۱۹۹۶ عیسوی کو وفات پائی اور وہیں باڑہ کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۳۰ جمادی الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۱۳ فروری ۲۰۲۱)-

(59) : سید یوسف شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ بٹگرام: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہمیشہ نفیس، خوبصورت اور ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنا کرتے تھے- آپؒ اپنی قوم کے تمام جرگوں میں شرکت کیا کرتے تھے- آپؒ کا خاندان شروع میں اپنے خاص گاؤں اُغزبانڈہ میں آباد تھا لیکن بعد میں اپنی ملکیتی جائیداد واقع "نرگس باڑا" میں آباد ہوا- آپؒ سید اعظم شاہ، ابن سید نعمت اللہ شاہ، ابن سید عبد اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی آمدہ، بنت گل سید تھا- آپؒ اپنے والدین کے اکلوتے فرزندِ ارجمند تھے البتہ آپؒ کے والد ماجد کا ایک بھائی تھا جن کا ایک بیٹا سید اکرم شاہ تھا لیکن اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی خاتونہ (وفات ۲۰۱۴) تھا جو سید محمد حسن شاہ اور بی بی حورہ، بنت سید خیر اللہ شاہ کی صاحبزادی تھی- آپؒ کی تین بہنیں تھیں- بی بی زورہ جانہ (وفات ۱۹۸۷)، بی بی حُسن افروزہ اور بی بی روفایا- آپؒ کے آٹھ صاحب زادے اور دو صاحبزادیاں ہیں: سید ممتاز شاہ (وفات ۱۹۷۵)، سید گلناز شاہ (وفات ۲۲ مارچ ۲۰۲۰)، سید محمد نیاز شاہ، ماسٹر خاتم سید، شاہی روم شاہ، سید سلطانی روم شاہ، سید عبد الرؤف شاہ (وفات ۲۶ اپریل ۲۰۲۰)، گلفراز سید، بی بی طیبہ عرف بکو اور بی بی زرون- آپؒ کے تمام بیٹے انتہائی جفاکش اور محنتی ہیں اور خوشحال زندگی گزار رہے ہیں- آپؒ اُغزبانڈہ میں

۱۹۲۳ کو پیدا ہوئے اور ۲۵ نومبر ۲۰۰۳ عیسوی کو ۸۰ سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، باڑہ اُغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں--اِنّالِلّہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بدھ، ۳۰ ذی القعدہ ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۲۲ جولائی ۲۰۲۰)-

لنڈئی اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: یہ خوبصورت اور حسین گاؤں بٹگرام شہر سے ۱۲ کلومیٹر، گاؤں برتونی واقع تورغر سے ۴ کلومیٹر اور اُغزبانڈہ سے ۵ کلومیٹر کی مسافت پر، سطح سمندر سے ۱۴۵۰ میٹر (۴۵۰۰ فٹ) کی بلندی پر تحصیل و ضلع بٹگرام خیبر پختونخوا میں سادات شیرازی کا پانچواں بڑا گاؤں ہے- جغرافیائی لحاظ سے یہ گاؤں "تورغر" میں آتا ہے لیکن محکمہ مال کے لحاظ سے یہ تحصیل و ضلع بٹگرام میں شامل ہے- یہ اُغزبانڈہ کا داخلی گاؤں ہے- لنڈئی کے مضافات میں چپڑئے ، بیکڑئے، جمال دار، شگہ، تمبل، لالوپٹے، باک بریا، ٹانگو، سادین اور اوچاڑ شامل ہیں- لنڈئی گاؤں سے شہید ٹاپ ۲ کلومیٹر اور "تورغر" ٹاپ ۷ کلومیٹر کی اونچائی پر واقع ہیں- یہ دونوں ٹاپ سال کے چھ مہینے برف سے ڈھکے ہوتے ہیں اور بٹگرام شہر سے بُہت خوبصورت نظر آتے ہیں- گاؤں لنڈئی کے مغرب میں "دیار" کے درختوں کا ایک جنگل ہے جسے یہ گاؤں بُہت خوبصورت اور دلکش لگتا ہے-

گاؤں لنڈئی قدرتی فروٹ کے لحاظ سے بُہت مشہور ہے جن میں املوک، اخروٹ، ناشپاتی، شفتالو، انگور اور سیب شامل ہیں جو دِل کے مریضوں کیلئے بے حد مفید ہیں- اس گاؤں میں ایک خوبصورت پھول کا ایک چھوٹا سا جنگل ہے جسے "گل نمیر" کہتے ہیں- یہ پھول بُہت لزیز ہوتے ہیں اس گاؤں کے لوگ یہ پھول اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو تحفتاً بھیج دیتے ہیں- یہ شائد بٹگرام کے کسی اور گاؤں میں ہوں؟ لنڈئی گاؤں میں بُہت خوبصورت مسجد ہے جو پانچ وقت نمازیوں سے بھری ہوتی ہے- اس گاؤں میں کرکٹ کا ایک خوبصورت "پلے گراؤنڈ" بھی ہے جسے گاؤں کے بچوں نے اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کیا ہے-

سید مختاراللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید محمد ہیبت شاہ رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم دیوبند، ہندوستان، مولانا سید محمد شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل جامعہ امینیہ، ہندوستان، مولانا سید عبدالغنی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمان شاہ ولی رحمۂ اللہ علیہ، فاضل جامعۃ الازہر، مصر، مولانا سید مظفر حسین شاہ شیرازی رحمۂ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم کراچی، مولانا سید محمد یوسف شاہ شیرازی فاضل وفاق المدارس، ملتان، مُفتی سید ممتاز شاہ شیرازی، فاضل جامعۃ الرشید کراچی اور انجنئر سید دوست محمد شاہ شیرازی کا تعلق اسی خوبصورت اور حسین گاؤں لنڈئی سے ہے-

لنڈئی کے لوگ بُہت بہادر، مہمان نواز، محنتی اور جفاکش ہیں- زیادہ تر لوگ زراعت پیشہ ہیں اور اپنی زرخیز زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فصل اُگانے کی کوشش کرتے ہیں- اس گاؤں میں کونجئی اور کونڈیر کی لزیز سبزی موسم بہار میں کثرت سے پائی جاتی ہے جسے لوگ بُہت شوق سے کھاتے ہیں-(پیر، ۲۸ شعبان المُعظم ۱۴۴۱ ہجری بمُطابِق ۲۲ اپریل ۲۰۲۰)-

(60) : سید مختاراللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام: آپؒ نہات ہی پرہیز گار، متقی اور دلیر انسان تھے- آپؒ اپنی قوم سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور تمام جرگوں میں قوم کی بھرپور نمائندگی کرتے تھے-جب اپنے سادات بھائیوں پر کوئی تکلیف آتی تو آپؒ بہت رنج میں مبتلا ہوتے-جب ہم لوگ مخالفین کے ہاتھوں ۱۹۴۸ عیسوی کو جلاوطن ہوئے تھے تو آپؒ اپنے سادات بھائیوں کو دلاسہ دیتے کہ فکر نہ کریں- انشاءاللہ ہم بہت جلد اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں گے اور وہی ہوا جو آپؒ نے کہا تھا- سب لوگ حکومت پاکستان کی مدد سے ۱۹۵۲ میں اپنے اپنے گھروں کو واپس آگئے- آپؒ اپنے گاؤں میں سب سے زیادہ جائیداد کے مالک بھی تھے- آپؒ سید رحمت ولی شاہ، ابن سید آمیر آصف شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدہ بیگم، بنت سید عزت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا جن کا انتقال اپنے شوہر کی وفات سے ۵۲ سال بعد ہؤا تھا بہت ملنسار اور شفیق خاتون تھیں- آپؒ کے تین بھائی اور تین بہنیں تھیں: سید محمد شفیع اللہ شاہ (وفات ۱۹۳۷)، سید نبی اللہ شاہ عرف منے بابا، سید حبیب اللہ شاہ (وفات ۱۹۴۸)، بی بی خدیجہ، بی بی عائشہ اور والدۂ محترمہ سید اکرم شاہ- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی سید عبدالرازق شاہ، ابن سید سعید شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی تھیں جن سے آپؒ کے دو بچے تھے: سید صبر جمیل شاہ اور بی بی نور حبیبہ جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی رام جانہ، بنت سید محمد اکبر شاہ تھا- آپؒ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: (۱) سید صبر جمیل شاہ المعروف ملا لالا: آپؒ محمد نظیر شاہ، بی بی باسقہ، بی بی طیبہ، بی بی بانو اور بی بی فاتحہ کے والد صاحب تھے (۲) سید عثمان شاہ (وفات ۱۴ فروری ۲۰۱۰): آپؒ سید محمد یعقوب شاہ (وفات بچپن)، بی بی فاروقہ، بی بی ساقبہ، بی بی فطرنی، بی بی بلقیس، بی بی زاہدہ عرف گلاب اور بی بی مریم کے والد صاحب تھے (۳) سید حسین شاہ (وفات ۶ ستمبر ۲۰۱۵): آپؒ کا ایک بیٹا تھا جو بچپن میں وفات ہوا تھا اور ایک بیٹی ہے جس کا نام بی بی زوالفا ہے (۴) سید حسن شاہ عرف اکا (وفات ۲۲ جولائی ۲۰۱۶): آپؒ سید صاحب شاہ، سید مالک شاہ، بی بی طہ، بی بی بخت مینہ اور بی بی حافظون کے والد صاحب تھے (۵) سید حضرت حسن شاہ عرف خان (وفات ۹ نومبر ۲۰۰۴): آپؒ بے اولاد تھے (۶) بی بی نور حبیبہ: آپؒ سید غلام قادر شاہ اور محمد اسماعیل شاہ کی والدہ صاحبہ تھیں (۷) بی بی باغیزم جانہ: آپؒ کی ایک بیٹی ہے جن کا نام بی بی رختاجہ ہے- آپؒ لنڈئی اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور جلاوطنی کے دوران ۱۹۵۱ عیسوی کو "ڈھیری چچیاں تورغر" میں وفات

پائی اورادھر ہی آسودۂ خاک ہیں-اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (ہفتہ،۲۷ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۱۴نومبر ۲۰۲۰)-

(61) : مولانا سید محمد ہیبت شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی اغزبانڈہ، تحصیل وضلع بٹگرام: آپؒ بہت متقی، پرہیز گاراور جید عالم دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت بڑے دانشور تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں لنڈئی اغزبانڈہ میں حاصل کی پھر اس کے بعد آپؒ دارالعلوم دیوبند چلے گئے- آپؒ سادات شیر ازی بٹگرام اورمانسہرہ کے پہلے خوش قسمت انسان تھے جنہوں نے سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند،ہندوستان سے درسِ نظامی میں سند فراغ حاصل کی تھی اس کے بعد مولانا سید سخی شاہ آف چنار کوٹ، مولانا سید پیر شاہ آف سنگل کوٹ، مولانا سید فیض علی شاہ آف چنار کوٹ اورڈاکٹر عبد الرحمان شاہ ولی آف لنڈئی اغزبانڈہ نے دارالعلوم دیوبند سے سند فراغ حاصل کی- آپؒ سند فراغ کے حصول کے بعد گیدڑ پورمانسہرہ میں جاگیر دار مجاہد اکبر خان کے قاضی مقرر ہوئے- آپؒ نے درس وتدریس میں مشغول رہتے ہوئے فتویٰ اور قضاء کا کام بھی جاری رکھا- جب انگریزوں نے علماء دیوبند کی گرفتاری شروع کی تو مولانا سید محمد ہیبت شاہ یہاں سے نکل کر اپنے گاؤں لنڈئی اغزبانڈہ تشریف لے گئے مفتی غلام الرحمان صاحب "حیات بیلیانی" کے صفحہ نمبر ۸۰ پر لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا سید محمد ہیبت شاہ "الاستفتاء فی تحقیق مسائل المصافحۃ عند الملاقات واللقاء" نے ایک رسالہ لکھاجو حجم کے لحاظ سے ۳۲صفحات پر مشتمل ہے ظاہر محاسن یعنی کتابت اور طباعت کی خوبیوں سے محروم ہونے کے باوجود یہ رسالہ علمی مواد پر مشتمل ہے اس میں چار مسائل بیان کئے گئے ہیں جو در حقیقت چار چھوٹے چھوٹے رسائل ہیں: (۱) تنبہ الاخوان علی بدع الزبان (۲) ردالبدعۃ علی المصافحۃ بعد الجمعۃ(۳)الاشتہارواجب الاظہار(۴) المسائل المتفرقہ المفیدہ للسائل والمفتی- مذکورہ رسالہ مسائل کی تحقیق کے بعد نامور علماء کی خدمت میں تائید اور تصویب کیلئے پیش کیا گیا- اس کی ثقاہت کیلئے یہی بات کافی ہے کہ اس پر مولانا مفتی عزیزالرحمان، مفتی دارالعلوم دیوبند اور شیخ الہند حضرت مولانا محمودالحسن، دیوبندی کے تائیدی دستخط ثبت ہیں-پانچ سو(۵۰۰)عدد کا یہ رسالہ ۲۰مئی ۱۹۰۹کو شائع ہوا- آپؒ ایک عرصہ درازتک علاقہ گیدڑپورمانسہرہ کے قاضی رہے- ۱۵اگست ۱۹۱۶کو آپؒ کی جگہ مولانا محمودالحسن صاحب کے شاگرد مولانا غلام نبی علاقہ گیدڑپورمانسہرہ کے قاضی مقرر ہوئے- آپؒ کے تلامذہ کثرت سے ہیں-

آپؒ سید جمال شاہ، ابن سید کمال شاہ، ابن سید پیر امام شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی زوجہ محترمہ کا تعلق اخون خیل قبیلے آف قنجبوڑی سے تھا- آپؒ کا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں تھیں: سید غلام داؤد شاہ

[جو سید سلطانی محمود شاہ، سید شمروز شاہ اور بی بی شمسہ کے والد صاحب تھے]، بی بی صاحب جانہ، والدۂ محترمہ مولانا عبد الغنی شاہ بابا، بی بی رانی، والدۂ محترمہ احمد رسول شاہ بابا اور بی بی حورہ، زوجۂ محترمہ سید محمد حسن شاہ بابا- آپؒ کا کوئی سگا بھائی نہیں تھا البتہ تین سوتیلے بھائی تھے: (۱) سید پیر گل شاہ، جد امجد سید لائق شاہ (۲) سید نور گل شاہ، لاولد وفات تھائی لینڈ اور (۳) سید خان گل شاہ، جد امجد سید معمور شاہ بابا اور سید محبوب شاہ بابا-

آپؒ گاؤں لنڈئی اغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵۰ ہجری بمطابق ۱۹۳۲ عیسوی کو اغزبانڈہ میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، اغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (ہفتہ، ۱۷ ذی الحجہ ۱۴۴۱ ھجری بمطابق ۸ اگست ۲۰۲۰)-

(62) : مولانا سید محمد شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی اُغزبانڈہ : آپؒ بہت متقی، پرہیز گار اور جید عالمِ دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت بڑے دانشور تھے- آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب، مولانا سید احمد ولی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے لنڈائی میں حاصل کی- آپؒ نے کوہستان اور وزیرستان کے مختلف مقامات پر "فقہ" اور "صرف و نحو" کی تعلیم حاصل- آپؒ نے تقسیم ہند سے قبل جامعہ امینیہ، دہلی سے درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی- آپؒ کو سند تکمیل اور دستار فضیلت مولانا عطاء حقانی نے ۱۹۳۶ میں عطاء کی تھی- آپؒ نے جامعہ امینیہ، دہلی میں گیارہ سال تک پڑھایا- جامعہ امینیہ، دہلی دارالعلوم دیوبند کے بعد دوسرا بڑا اور مشہور اسلامی درس گاہ ہے- آپؒ ۱۹۴۷ میں تقسیم ہند کے بعد ہندوستان سے پاکستان آئے- آپؒ اپنے دور کے مشہور شیخ الحدیث تھے۔ آپؒ استاذ الاساتذہ تھے اور اسلامی علم کے ایک مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو ہر قسم کے علوم و فنون میں مہارت سے نوازا تھا- آپؒ کو اردو، عربی اور پشتو زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا- آپؒ سید احمد ولی شاہ، ابن سید علی حیدر شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذ الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا تعلق نوشہرہ کے پیر امامی سادات سے تھا۔ آپؒ کا ایک بھائی اور چار بہنیں تھیں: سید نور نبی شاہ، بی بی حبیب جمالہ، بی بی ،ں ٹڑا، بی بی بخت جمالہ اور والدۂ محترمہ سید عبد الستار شاہ- آپؒ کے دو بیٹے تھے: مولانا عبد الرزاق شاہ: آپؒ سید عطاء اللہ شاہ اور تازہ کے والد صاحب تھے اور مولانا محمد رزاق شاہ: آپؒ مولانا سید فیض الرحمان شاہ، مولانا عطاء الرحمان شاہ، خلیل الرحمان شاہ، شفیق الرحمان شاہ اور عبید الرحمان شاہ کے والد صاحب تھے- آپؒ ۱۹۱۰ عیسوی میں لنڈئی اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۶۰ میں نوشہرہ،

بٹگرام میں وفات پائی اوراپنے آبائی قبرستان، لنڈئی میں آسودۂ خاک ہیں-اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (پیر، ۲۲ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۹نومبر ۲۰۲۰)-

(63) : مولانا سید عبدالغنی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی، اُغزبانڈہ ضلع بٹگرام: آپؒ بہت متقی، پرہیز گاراور بہت بڑے عالمِ دین تھے- آپؒ بہت دلیر، فیاض اور نورانی شخصیت کے مالک تھے-سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ "لنڈئی باباجی" کے نام سے مشہورومعروف تھے- آپؒ اکثرخواب دیکھتے تھے جوبالکل سچ ثابت ہوتے تھے-آپؒ کے ایک ہاتھ میں کتاب اور دوسرے میں بندوق ہوتی تھی-آپؒ کی بندوق کی ایک نُمایاں آواز ہوتی تھی جس سے صاف پتاچلتا تھا کہ آپؒ مورچے میں موجود ہیں- آپؒ اپنی قوم کے ہر جرگہ کی قیادت اوررا ہنمائی کیا کرتے تھے- آپؒ کی رہنمائی سے پاکستان کو سب سے پہلے ہم سادات شیرازی نے بٹگرام میں تسلیم کیا تھا اور پاکستان کے جھنڈے کو بڑے فخر سے اپنے گاؤں میں لہرایا تھا جس کا باقاعدہ ثبوت بٹگرام تحصیل میں آج بھی موجود ہے- آپؒ علم کے ساتھ ساتھ بہت بڑے زمیندار بھی تھے- آپ کے لگائے ہوئے باغات کے پھل آج بھی موجود ہیں- آپؒ نے اسلامی تعلیم گلگت میں بڑے بڑے علاماء کرام سے حاصل کی- آپؒ استاذ الاساتذہ تھے- آپؒ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک اسلامی علوم پڑھائے جن میں قرآن، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور نحو شامل ہیں- پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور کوہستان میں آپؒ کے شاگردوں کا ایک جال پھیلا ہؤاہے جن میں چیلاسی بابا، ایبٹ آباد آج بھی حیات ہیں- مولانا سید جعفر شاہ شیرازی مرحوم، خطیب جامع مسجد بلند کوٹ آپؒ کے شاگرد خاص تھے-آپؒ کوہستانی اور شینازبان پر پورا عبور حاصل تھا-آپؒ نے سید غلام حسین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اور سید نورالحق شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ سے مل کر محکمہ مال کے اہل کاروں کو صحیح وقت پر اپنے گاؤں آنے کی دعوت دیکراُن سے اپنے دونوں گاؤں کی زمینیں محکمہ مال میں رجسٹرڈ کروائیں جووقت کے لحاظ سے بہت بہترین فیصلہ تھا- آپؒ کے اس صحیح فیصلہ کو آپؒ کے تمام سادات بھائی ہمیشہ یاد رکھیں گے- آپؒ کی زندگی کے کارہائے نُمایاں بہت زیادہ ہیں جن پر پر پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے-آپؒ سید نورولی شاہ، ابن سید علی حیدر شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی صاحب جانہ، بنت سید خیر اللہ شاہ (مولانا سید محمد ہیبت شاہ رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم دیوبند) تھا-آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام گل میر افزون، بنت سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا آپؒ کی دادی کا نام بی بی آمیرہ بنت سید برکت اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف کنشئی تھا- آپؒ کے چار بھائی اور چار بہنیں تھیں: سید عبدالقیوم شاہ، سید عبدالرحیم شاہ، سید حضرت قیوم شاہ، سید جمعہ قیوم شاہ، بی بی حکم جانہ، بی بی دُرخو، والدہ صاحبہ سید نبی شاہ اور والدہ صاحبہ سید نیاز علی شاہ آف بنوں- آپؒ

کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں: مولانا سید مظفر حسین شاہ (المتوفیٰ ۱۵ مئی ۲۰۱۵)، سید لقمان حسین شاہ، سید اکبر حسین شاہ، سید اصغر حسین شاہ، بی بی گل نساء، بی بی روح نساء، بی بی روشن حوا اور بی بی تاج پری-

آپؒ گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ میں ۱۸۹۶ عیسوی کو پیدا ہوئے اور جنوری ۱۹۸۱ عیسوی کو پچاسی (۸۵) سال کی عمر میں لنڈئی میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (منگل، ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق ۱۲ مئی ۲۰۲۰)-

(64) : پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمان شاہ ولی رحمۂ اللہ علیہ آف لنڈئی اُغزبانڈہ، ضلع بٹگرام: آپؒ بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ضلع بٹگرام کے سب سے بڑے مذھبی سکالر تھے- آپؒ نے جامعۃ الازہر، مصر سے فلسفہ میں پی ایچ ڈی تھے- آپؒ کے تھیسس کا عنوان تھا "کندی وآراء الفلسفیہ" آپؒ جامعہ اشرفیہ، لاہور سے بھی فارغ التحصیل تھے- آپؒ نے دارالعلوم دیوبند، ہندوستان سے بھی ۱۹۵۶ میں سندِ فراغ حاصل کی تھی- آپؒ دارالعلوم دیوبند جسے "الازہر" آف انڈیا بھی کہتے ہیں کے آخری پاکستانی طالبِ علم تھے پھر اس کے بعد پاکستانیوں پر پابندی لگ گئی تھی- آپؒ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام اباد میں ہیڈ آف عربی ڈیپارٹمنٹ رہے تھے- آپؒ نے طرابلس یونیورسٹی، لیبیا، ریاض یونیورسٹی، سعودی عربیہ اور انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں بھی پڑھایا- آپؒ کو پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی میں ضلع بٹگرام کے پہلے پروفیسر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے- آپؒ سید شاہ ولی (وفات مئی ۱۹۸۵)، ابن سید اکبر شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۂ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی نور بیگم، بنت سید میر احمد شاہ رحمۂ اللہ علیہ تھا جو بہت شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپؒ کا ایک بھائی اور تین بہنیں تھیں: سید قابل شاہ (وفات بچپن)، بی بی بغدادئے رحمۂ اللہ علیہا (وفات ۵ جون ۲۰۰۲)، بی بی روحی لالہ رحمۂ اللہ علیہا (وفات ۲۰۰۹) اور بی بی بدرئے جو 25 اگست ۲۰۲۱ تک خدا کے فضل سے حیات ہیں-

آپؒ نے تین شادیاں کی تھیں: پہلی بیوی کا نام بی بی روح افزا، بنت سید عبدالحسن شاہ آف لنڈئی تھا دوسری بیوی کا نام شہزادی جن کا تعلق مصر سے تھا اور تیسری بیوی کا تعلق سواتی کے دودال قبیلے آف بٹگرام سے تھا- آپؒ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں: ڈاکٹر توفیق شاہ ولی، انجنئیر ایمن شاہ ولی، صاحبہ شاہ ولی، آسماء شاہ ولی، ثناء شاہ ولی اور شیمآء شاہ ولی- آپؒ کے تمام بچے آپؒ کی دوسری بیوی

شہر زادی سے تھے صرف صاحبہ شاہ ولی پہلی بیوی سے ہیں- آپؒ کے تمام بچے بہت ہی ذہین، لائق اوراعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں-

آپؒ اپنے ابائی گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ میں ۱۹۳۵عیسوی میں پیدا ہوئے اور بروز ہفتہ، ۲۸ شوال ۱۴۲۵ ہجری بمطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۰۴ کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اسلام آباد میں ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی اوراپنے آبائی قبرستان لنڈئی اُغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!(جمعۃ المبارک، ۵ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(65) : مولانا سید مظفر حسین شاہ شیرازی المعروف کویت مولا رحمۂ اللہ علیہ آف لنڈئی اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام:

آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ بہت فیاض اور سخی انسان تھے اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے تھے- آپؒ فلاحی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے- آپؒ اپنے بٹگرام اور مانسہرہ کے سادات بھائیوں سے بہت محبت کرتے تھے- آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا عبدالغنی صاحب، مولانا سید جعفر شاہ صاحب اور مولانا سلیم جان آف اوگی سے حاصل کی- آپؒ نے دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، جامعہ اشرفیہ، لاہور میں کچھ وقت پڑھا پھر اس کے بعد آپؒ نے دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا اور وہاں سے سند فراغ حاصل کی- آپؒ نے جامعہ الازہر، مصر سے اصول دین اسلامی ایجوکیشن میں بی اے کیا- آپؒ نے یونیوسٹی آف بغداد، عراق سے اصول دین اسلامی ایجوکیشن میں ایم اے کیا- آپؒ ۱۹۶۹عیسوی کو عراق سے کویت چلے گئے - آپؒ نے کئی سال تک محکمہ اوقاف، حکومت کویت میں مذھبی استاذ کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیں- آپؒ کو اردو، عربی، فارسی اور پشتو زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا- آپؒ مولانا سید عبدالغنی شاہ، ابن سید نورولی شاہ، ابن سید علی حیدر شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ المعروف بانڈے بابا، ابن سید محبوب شاہ المعروف ملا بابا، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا رحمۂ اللہ علیہ کے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی دادی صاحبہ کا نام بی بی صاحب جانہ، بنت مولانا سید محمد ہیبت شاہ رحمۂ اللہ علیہ آف لنڈئی تھا جو ضلع بٹگرام کے پہلے دارالعلوم دیوبند، ہندوستان سے فارغ التحصیل طالب علم تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام گل میر افزون، بنت سید محمد شاہ رحمۂ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ تھا جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون تھیں- آپؒ کے تین بھائی اور چار بہنیں تھیں: سید لقمان حسین شاہ، سید اکبر حسین شاہ، سید اصغر حسین شاہ، بی بی گل نیساء، بی بی روح النساء، بی بی روشن حوا اور بی بی تاج پری- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام شریف النساء، بنت مولانا سید جعفر شاہ رحمۂ اللہ علیہ تھا- آپؒ کے تین بیٹے اور سات

بیٹیاں ہیں: سید شاہ خالد شیر ازی، سید شاہ افضل شیر ازی، سید شاہ طارق مظفر حسین شیر ازی، بی بی روقیہ، بی بی زکیہ، بی بی حمیدہ، بی بی بشریٰ، بی بی طاہرہ، بی بی زہرہ اور بی بی فاطمہ- آپؒ کے تمام بچوں کی پیدائش کویت کی ہے- آپؒ ۲۰۰۷ عیسوی کو کویت میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی کے آخری آیام اپنے بچوں کے ساتھ بٹگرام میں گزار رہے تھے- بہت خوش اور آسودۂ حال تھے-

آپؒ اپنے ابائی گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ میں ۱۹۳۷ عیسوی میں پیدا ہوئے اور بروز جمعہ، ۲۶ رجب ۱۴۳۶ ھجری بمطابق ۱۵ مئی ۲۰۱۵ کو ۷۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان لنڈئی اُغزبانڈہ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۵ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۳ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(66) : سید حکومت شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ آف شیدو، تحصیل و ضلع نوشہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپؒ عین جوانی میں اپنے ابائی گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ سے بہتر زریعہ معاش کی تلاش میں شیدو، تحصیل و ضلع نوشہرہ آئے- آپؒ کو یہاں ٹکسٹائل ملز نوشہرہ میں نوکری ملی- آپؒ نے گاؤں شیدو نوشہرہ میں مستقل سکونت اختیار کی اور اپنے ابائی گاؤں واپس نہیں گئے - آپؒ نے اپنی جائیداد واقع لنڈئی اُغزبانڈہ میں یا تو کسی کے ہاتھ بیچ دی تھی یا کسی رشتہ دار کو تحفتاً دی تھی-"واللہ اعلم"- آپؒ سید حامد شاہ، ابن سید علی شاہ، ابن سید محمد ہادی شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے تین چچے تھے: سید ولایت شاہ، سید سیدان شاہ اور سید عبادت شاہ- آپؒ کے دو بھائی تھے: (۱) سید عظیم شاہ: آپؒ زمان سید، ملک سید (وفات ۱۹۴۸) اور بی بی رحیم جانہ کے والد محترم تھے (۲) سید محمد علی شاہ: آپؒ انور سید، سید معروف شاہ (وفات ۱۹۷۹) اور بی بی مخالف جانہ کے والد محترم تھے- آپؒ نے شیدو میں دو شادیاں کی تھیں- آپؒ کی پہلی بیوی صاحبہ کا تعلق شیدو کے خٹک قبیلے سے تھا جن سے آپؒ کی کوئی اولاد نہیں تھی- آپؒ کی دوسری بیوی صاحبہ کا تعلق گاؤں تورڈھیر، ضلع صوابی کے یوسف زئی قبیلے سے تھا جن سے آپؒ کے دو بیٹے ہیں: (۱) سید عبدالرشید شاہ: آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید وحید اللہ شاہ، سید حمید اللہ شاہ، سید محمد طاہر شاہ، سید محمد عرفان شاہ، بی بی سبینہ اور بی بی شبانہ (۲) سید محمد سعید شاہ: آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید عباس علی شاہ، سید عامر بہادر شاہ، سید سلیمان شاہ، سید گل بادشاہ اور بی بی فاطمہ- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کی تمام بچوں کو کامیابی، کامرانی اور خوشحال زندگی نصیب فرمائے- آمین یارب العالمین!

(67) : مولانا سید محمد یوسف شاہ شیرازی آف لنڈئی اغزبانڈہ: آپ بہت ذہین، محنتی اور مخلص انسان ہیں- آپ نے یونیورسٹی آف پشاور سے عربی، اسلامیات اور پشتو میں ماسٹر کیا ہے- آپ نے یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور سے بی ایڈ اور ایل ایل بی کیا ہے- آپ نے وفاق المدارس، ملتان سے درس نظامی کیا ہے- آپ نے طیبہ کالج راولپنڈی سے حکمت کا کورس بھی کیا ہے- آپ کو پشتو، اردو اور عربی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ فیڈرل گورمنٹ کے ایجوکیشن ڈیپارمنٹ میں سینئیر انگلش ٹیچر تھے اور ۲۰۱۹ عیسوی میں ریٹائر ہوئے ہیں- آپ آج کل یعنی ۱۱ دسمبر ۲۰۲۰ کو اپنے پیارے بچوں کے ساتھ راولپنڈی میں پر سکون زندگی گزار رہے ہیں- آپ سید صابر شاہ، ابن سید اکبر شاہ، ابن سید قدرت علی شاہ، ابن سید نادر شاہ، ابن سید ناصر شاہ، ابن سید نذر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپ کی دادی محترمہ کا تعلق دیشان کے راماخیل قبیلے سے تھا- آپ کے تین چچے اور چار پھوپھیاں تھیں: شاہ ولی (وفات مئی ۱۹۸۵)، حاجی امام سید (وفات ۱۹۸۷)، سید قاصر شاہ، بی بی زرجانہ والدہ صاحبہ محمد نبی، والدہ صاحبہ سید روزم شاہ، والدہ صاحبہ سید طوطی شاہ آف میدان اور بی بی روخابہ والدہ صاحبہ نواب سید آف سرخیلی بانڈہ- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی بلبلہ، بنت سید غلام حسن شاہ تھا جو بہت ملنسار، شفیق اور فیاض خاتون تھیں- آپ کے چھ بھائی اور دو بہنیں تھیں: (۱) مولانا سید احمد حسن شاہ: آپؒ مدرسہ تعلیم القرآن، راولپنڈی سے فارغ التحصیل تھے اور ۲۰۲۰ عیسوی کو وفات پا چکے ہیں- آپؒ بہت مخلص، ملنسار اور ہمدرد انسان تھے (۲) قاری سید سعید الوہاب شاہ: آپ نے مدرسہ تعلیم القرآن، راولپنڈی سے قرآن مجید حفظ کیا ہے- آپ سعودی عرب کے شہر طائف میں کافی عرصہ رہے ہیں (۳) سید امام حسین: آپؒ ۲۰۰۴ کو اللہ کو پیارے ہوئے ہیں (۴) قاری سید محمد یونس: آپ نے بھی مدرسہ تعلیم القرآن، راولپنڈی سے قرآن مجید حفظ کیا ہے (۵) حضرت یونس شاہ: آپ ما شاء اللہ حیات ہیں اور سعودی عربیہ میں ہوتے ہیں (۶) شاہد سید: آپؒ ایبٹ آباد میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے ہیں (۷) بی بی نیاواتہ: آپؒ گلبر سید کی زوجۂ محترمہ تھیں اور ۲۰۱۴ عیسوی میں انتقال کر چکی ہیں (۸) ایک بہن کا انتقال بچپن میں ہوا تھا- آپ کی زوجۂ محترمہ سید معروف شاہ آف لنڈئی اغزبانڈہ (وفات ۱۹۷۹) کی صاحبزادی ہیں بہت نفیس، شفیق اور مخلص خاتون ہیں- آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید عادل یوسف شاہ شیرازی، سید حمزہ یوسف شاہ شیرازی، سیدہ سلمہ یوسف شاہ شیرازی اور سیدہ جویریہ یوسف شاہ شیرازی- آپ کے تمام بچے بہت ہی ذہین، محنتی اور لائق ہیں- آپ اپنے ابائی گاؤں لنڈئی اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور آج کل راولپنڈی میں مستقل رہائیش پزیر ہیں بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۲ دسمبر ۲۰۲۰)-

(67-1) : مُفتی سید ممتاز شاہ شیر ازی دامت بَرَکاتُہٗ آف بیلہ لنڈئی اغزبانڈہ : آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ کو پشتو، اردو اور عربی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ آپ نے درس نظامی اور کلیۃ الدعوہ جامعۃ الرشید کراچی سے کیا ہے- آپ نے حفظ قرآن مجید جامعہ فُرقانیہ راولپنڈی سے کیا ہے- آپ کی خواہش ہے کہ آپ پاکستان کی کسی اچھی یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز میں ڈاکٹریٹ کریں- آپ آج کل ورسک روڈ پشاور کے قریب جامعہ مسجد قاضیان، پشاور میں خطیب اور اقراء روضۃ الاطفال ٹرسٹ میں معلم کی حیثیت سے اپنا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں-

آپ سید ولی اللہ شاہ، ابن احمد سید شاہ، ابن سید پیر ولی شاہ، ابن علی حیدر شاہ، ابن سید عزت اللہ شاہ المعروف بانڈے بابا، ابن سید محبوب شاہ المعروف مُلا بابا، ابن سید معاذ الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی دادی محترمہ کا نام بی بی روحی لالہ، بنت شاہ ولی بابا رحمۃ اللہ علیہ آف لنڈئی ہے- آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بیگم شمشاد، بنت حاجی سید احمد شاہ آف اغزبانڈہ ہے- آپ کے جد امجد حاجی احمد سید شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان تھے- آپ سادات شیر ازی ضلع بٹگرام کے اُن چند خوش قسمت حضرات میں سے تھے جنہوں نے حج کی سعادت حاصل کی تھی- آپ نے بیلہ گیر اکوٹ میں بہت جائیداد خریدی اور اپنے آبائی گاؤں لنڈئی سے منتقل ہو کر وہاں مستقل سکونت اختیار کی- آپ کی تمام اولاد بیلہ میں پیدا ہوئی جو آج تک وہاں رہائش پزیر ہیں، بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں- مُفتی سید ممتاز شاہ شیر ازی کے چار چچے اور تین پھوپھیاں ہیں: سید واحد شاہ شیر ازی، مولانا سید وارد شاہ شیر ازی (فاضل درس نظامی)، سید مُسلک شاہ شیر ازی، سید چراغ شاہ شیر ازی، بی بی سرتاجہ، بی بی شاہ زون اور بی بی پری- آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں: سید حمید اللہ شاہ شیر ازی، سید سرفراز شاہ شیر ازی، سید ربنواز شاہ شیر ازی، سید آصف شاہ شیر ازی، عالیہ شیر ازی اور نادیہ شیر ازی- آپ کی شادی خانہ آبادی ۱۵ اپریل ۲۰۱۹ عیسوی کو رفیعۃ الرحمٰن، بنت مولانا سید محمد ابراہیم شاہ سے ہوئی جو بہت ملنسار اور نفیس خاتون ہیں-

آپ کی دِلی خواہش ہے کہ وطن عزیز کے تمام بچے اور بچیاں عموماً اور سادات شیزی کے خصوصاً اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تاکہ وہ اپنے ملک و قوم کی ترقی میں کوئی اہم کردار ادا کر سکیں- آپ کی یہ بھی خواہش ہے کہ پاکستان میں فرقہ واریت نہ ہو- سب لوگ ایک دوسرے کا احترام اور عزت کریں- ایک دوسرے سے دل میں بغض نہ رکھیں- جس طرح ہر انسان دُنیا میں زندگی گزارتے ہوئے خود کو خوشحال اور بحال رکھتا ہے اسی طرح دُنیا میں بسنے والے انسانوں کو بھی خوشحال اور بحال رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے- اس میدان میں دعویدار تو بے شمار مل جاتے ہیں لیکن عملی طور پر اقدامات کرنے والوں کی تعداد ہمیشہ سے ہی کم رہی ہے کیونکہ انسان

ہمیشہ خود کو صاف ستھرا اور دوسروں کو بے بس اور مجبور سمجھنے کا طریقہ اختیار کرتا ہے- ایسے طریقوں سے خُدا کی ذات خوش نہیں ہوتی ہے لیکن انسان کو اپنی سوچ اور اپنے عمل کرنے کے طریقوں کو دُنیا کی کوئی بھی طاقت روک نہیں سکتی حتیٰ کہ مذہب اور عقائد کے علاوہ اخلاق و تہذیب کے شائستہ انداز بھی انسان کی کج روی دور نہیں کر سکتے- اس سلسلے میں آپ کا کہنا ہے کہ آپ کو جس چیز پر فخر ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کامل شفاعت کی امید ہے وہ کلام اللہ (قرآن مجید) کی دولت ہے "اس طور پر کہ اگر آج پوری دُنیا سے قرآن مجید کے تمام نُسخے ختم ہو کر ناپید ہو جائیں تو ان شاءاللہ اگر آپ زندہ رہیں تو بغیر کسی دوسرے شخص کی مدد کے آپ دوبارہ قرآن مجید اسی رسم الخط میں اسی انداز میں لکھ دیں گے-

آپ اپنے ابائی گاؤں بیلہ لنڈئی میں یکم نومبر ۱۹۹۵عیسوی کو پیدا ہوئے اور آج کل یعنی ۱۵ ستمبر ۲۰۲۱ پشاور میں رہائش پزیر ہیں، بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بدھ، ۷ صفر المحرم ۱۴۴۳ ہجری بمطابق ۱۵ ستمبر ۲۰۲۱)-

کنشئی، علاقہ تھاکوٹ، ضلع بٹگرام: یہ علاقہ تھاکوٹ ضلع بٹگرام کا بہت خوبصورت اور حسین گاؤں ہے جو پائیمال شریف سے دو کلومیٹر شمال مشرق، تھاکوٹ سے آٹھ کلومیٹر جنوب مشرق، چانجل سے دو کلومیٹر معرب اور شامراد سے پانچ کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع ہے- یہ گاؤں ایک روڈ کے زریعے بٹگرام شہر اور شاہراہ ریشم (سی پیک) سے منسلک ہے- اس کے آس پاس بہت سے خوبصورت گاؤں ہیں جن میں اشاڑی، چٹو، قدیرہ، اور لرگرام قابل ذکر ہیں- میاں سید بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جان، سید برکت اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے ابائی گاؤں اغزبانڈہ سے کنشئی آکر اپنی زمین / جائیداد میں آباد ہوئے تھے اور گاؤں اغزبانڈہ میں اپنا حصہ اپنے بھائیوں کو چھوڑ دیا تھا- کنشئی میں واقع یہ جائیداد پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۶۴۸عیسوی میں بٹگرام اور مانسہرہ میں مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے وقت حصے میں آئی تھی- کنشئی میں واقع ان زمینوں کے بیشتر حصے پر علاقے کے ایک طاقتور خان نے قبضہ کیا ہے- گاؤں قدیرہ اور لرگرام میں بھی پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کی کافی زمین تھی- سید مختار شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم سید سخاوت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنی جائیداد واقع قدیرہ جو ان کے مزارعین کے استعمال میں تھی باقاعدہ لگان وصول کیا کرتے تھے- گاؤں لرگرام میں وقع جائیداد پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بیٹے سید پیر امام شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کی تھی جو ان سے چھین لی گئی تھی- سید مستغاث شاہ بابا، سید اعظم اللہ شاہ بابا، سید مقدس شاہ، سید عبدالستار شاہ، سید نصیب شاہ، لال سید اور سید افسر شاہ رحمۃ اللہ علیہم کا تعلق اسی گاؤں کنشئی سے ہے- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں اور آس پاس کے لوگوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات رکھتے ہیں- اللہ تعالیٰ

سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اوراس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اورآسودۂ حال رکھے- آمین یا رَبُّ العالمین! (اتوار، ۱۲ر مضان المبارک ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۲۵اپریل ۲۰۲۱) -

(68) : میاں سید بابا رحمہ اللہ علیہ آف کنشئی، بٹگرام : آپؒ بہت پرہیز گار، جفاکش اور ملنسار انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ کے سر پر ہمیشہ خوبصورت پگڑی اور ہاتھ میں عصا ہوتا تھا- آپؒ اپنے وقت کے بہت مشہور طبیب تھے-لوگ دور دور سے اپنی بیماری کا علاج کروانے آپؒ کے پاس آتے تھے- آپؒ سید مستغاث شاہ، ابن سید برکت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ، ابن سید ہارون شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے والد صاحب، سید مستغاث شاہ بابا نے کئی شادیاں کی تھیں- میاں سید بابا کی والدہ صاحبہٗ سید قدرت علی شاہ بابا کی بیٹی اور سید میر احمد شاہ بابا اور سید عظمت شاہ بابا کی بہن تھیں- میاں سید بابا کی بیوی، سید عالم جانہ، سید عباس شاہ بابا کی بیٹی اور سید حسن شاہ اور سید پیر علی شاہ کی بہن تھیں- میاں سید بابا کے دادا جان، سید برکت اللہ شاہ بابا اپنے گاؤں اغزبانڈہ سے گاؤں کنشئی آکر اپنی زمین / جائیداد میں آباد ہوئے تھے اور گاؤں اغزبانڈہ میں اپنا حصہ اپنے بھائیوں کو چھوڑ دیا تھا- کنشئی میں واقع یہ جائیداد پیر سید سعادت شاہ بابا رحمہ اللہ علیہ کو بٹگرام اورمانسہرہ میں مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے وقت حصے میں آئی تھی- کنشئی میں واقع ان زمینوں میں بیشتر حصے پر ایک طاقتور خان نے قبضہ کیا ہے-سید برکت اللہ شاہ بابا رحمہ اللہ علیہ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں:(۱)سید مستغاث شاہ(۲)سید اقوال اللہ شاہ جو سید عبدالستار شاہ، ابن سید اعظم شاہ کے دادا تھے(۳) بی بی ہاجرہ والدہ صاحبہٗ مولانا سید صاحب شاہ اور بی بی آمنہ (۴) بی بی امیرہ والدہ صاحبہٗ سید پیر ولی شاہ اور سید نور ولی شاہ-

میاں سید بابا رحمہ اللہ علیہ کا ایک بھائی اور پانچ بہنیں تھیں: (۱)جمہ سید بابا رحمہ اللہ علیہ: آپؒ کا انتقال عین جوانی میں کراچی میں ہوا تھا- آپؒ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے سید نعیم شاہ، سید سلیم شاہ اور بی بی روشنہ- (۲)بخت بیگم والدہ صاحبہٗ سید اعظم شاہ آف اغزبانڈہ(۳)الف نورہ والدہ صاحبہٗ حسین خان آف ڈبرئی (۴)بی بی بخت جمالہ(۵)ایک بہن کی شادی کواڑیں میں ہوئی تھی جن کی اولاد نہیں ہے(۶)ایک بہن کا نام معلوم نہیں ہے-

آپؒ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں:(۱)سید مقدس شاہ، وفات ۲۰۰۵ کنشئی- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی کا نام بی بی زربو تھا جن کا تعلق لرگرام کے ارغوشال قبیلے سے تھا جبکہ دوسری بیوی کا نام بی بی گل زرہ، بنت آمیر سید آف لنڈئی اغزبانڈہ تھا- آپؒ کے سات بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: سید ظفر شاہ شیرازی، سید اکبر شاہ شیرازی، سید معتبر شاہ شیرازی، مولانا سید نصر علی شاہ شیرازی، مولانا

سید بہادر شاہ شیر ازی، سید غلام یوسف شاہ شیر ازی، قاری سید رحمت علی شاہ شیر ازی، بی بی روخابہ (وفات ۲۰۰۷)، بی بی زر پری، بی بی رختاجہ، بی بی تجربان اور ایک بیٹی کا انتقال بچپن میں ہوا تھا-

(۲) لال سید- وفات ۲۰۱۹ کنشئی- آپؒ کی بیوی کا نام بی بی گل نساء، بنت مولانا سید عبدالغنی شاہ آف لنڈئی ہے- آپؒ کے سات بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: نواب سید شیر ازی، سلطان سید شیر ازی، مولانا محمد سعید شیر ازی، مولانا اکرم سید شیر ازی، مولانا طواف سید شیر ازی، مولانا حلیم سید شیر ازی، مولانا تسلیم سید شیر ازی، بی بی زیتون (وفات فروری ۲۰۱۵)، بی بی ظاہرون (وفات ۱۹۹۰)، بی بی ناسپریزون (وفات ۱۹۸۹) اور بی بی زری خاتون-

(۳) سید نصیب شاہ- وفات ۲۰۱۴ کنشئی: آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بس رنگینہ ہے جن کا تعلق سادات مشہدی آف کنشئی حال راجداری بٹگرام سے ہے- آپؒ کے سات بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید محمد شاہ شیر ازی (وفات ۱۹۹۱)، ملک سید شیر ازی، قاری رحمت سید شیر ازی، گل سید شیر ازی، انور سید شیر ازی، قاری حضرت سید شیر ازی، ابراہیم سید شیر ازی، خائیس بی بی اور گل بی بی-

(۴) حضرت سید (وفات بچپن) (۵) عثمان سید (وفات بچپن)-

(۶) بی بی سکینہ: آپ آج یعنی ۱۱ اپریل ۲۰۲۰ عیسوی کو کنشئی، اغزبانڈہ اور لنڈئی میں سب سے معمر خاتون ہیں- آپ کی عمر ۹۱ سال ہے- آپ کے دو بیٹے ہیں: ایک کا نام سید فرمان شاہ ہے جبکہ دوسرے بیٹے کا انتقال بچپن میں ہوا تھا- آپ کے شوہر سید عبدالقادر شاہ کا انتقال آج (۱۱ اپریل ۲۰۲۰) سے ۵۸ سال پہلے ہوا تھا- خدا آپ کو ہمیشہ تندرست، توانا اور خوشحال رکھیں- آمین!

(۷) بی بی شیرین زادگے: (وفات ۱۴ اپریل ۲۰۰۰)- آپؒ کے شوہر کا نام سید افضل شاہ تھا- آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید دلبر شاہ، سید محبت شاہ، سید تراب شاہ، سید عمل شاہ، بی بی حسن تاجہ، بی بی بحر اور بی بی باہرہ-

آپؒ کے بچوں میں آج یعنی ہفتہ، ۱۷ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ بمطابق ۱۱ اپریل ۲۰۲۰ کو صرف ایک بیٹی، بی بی سکینہ حیات ہیں جن کی عمر ۹۰ سال ہے- میاں سید بابا کا انتقال ۱۹۸۰ عیسوی کو ۹۵ سال کی عمر میں کنشئی میں ہوا اور ادھر ہی اپنے آبائی قبرستان میں آسودہ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین!

(ہفتہ، ۱۷ شعبان المعظم ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۱۱ اپریل ۲۰۲۰)-

(69) : سید اعظم اللہ شاہ رحمہ اللہ علیہ المعروف "سید اعظم بابا" آف کنشئی، بٹگرام: آپؒ بہت ملنسار، جفاکش اور محنتی انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور مضبوط شخصیت کے مالک تھے- آپؒ کے داداجان، سید برکت اللہ شاہ بابا رحمہ اللہ علیہ اپنے گاؤں اغزبانڈہ سے گاؤں کنشئی آکر اپنی زمین / جائیداد میں آباد ہوئے تھے اور گاؤں اغزبانڈہ میں اپنا حصہ اپنے دوسرے بھائیوں کو چھوڑ دیا تھا- کنشئی میں واقع یہ جائیداد پیر سید سعادت شاہ بابا رحمہ اللہ علیہ کو بٹگرام اور مانسہرہ میں مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے وقت حصے میں آئی تھی- کنشئی میں واقع ان زمینوں میں بیشتر حصے پر ایک طاقتور خان نے قبضہ کیا ہے- آپؒ سید اقوال اللہ شاہ، ابن سید برکت اللہ شاہ، ابن سید محبوب شاہ، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ، ابن سید ہارون شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے- آپؒ کی بیوی صاحبہ سید قاسم شاہ کی بہن اور سید عبد اللہ شاہ آف لنڈئی اغزبانڈہ کی بیٹی تھیں- آپؒ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں: (۱) سید انور شاہ: آپؒ کا انتقال عین جوانی میں کنشئی میں ہوا تھا- آپؒ کے دو بیٹے ہیں: سید افسر شاہ اور سید یوسف شاہ (۲) مولانا سید اقبال شاہ: آپؒ نے عمر بھر شادی نہیں کی تھی اور ۹۰ سال کی عمر میں ۲۰۱۹ عیسوی کو اپنے ابائی گاؤں کنشئی میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں (۳) سید عبد الستار شاہ: آپؒ کی بیوی محترمہ کا نام بی بی روح نساء، بنت آمیر سید بابا آف باڑہ اغزبانڈہ ہے- آپؒ نے نومبر ۲۰۲۰ عیسوی کو ۸۵ سال کی عمر میں اپنے ابائی گاؤں کنشئی میں وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- آپؒ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید محبوب شاہ، سید نادر شاہ، سید فضل رحیم شاہ، سید فضل حق شاہ اور بی بی حافظون (۳) بی بی زیور جانہ: آپؒ کی شادی گاؤں ڈبرئی میں ہوئی تھی اور ڈبرئی میں ہی وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں (۴) بی بی ہاجرہ: آپؒ کی شادی بھی ڈبرئی میں ہوئی تھی اوڈبرئی میں ہی وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں (۵) بی بی سرورئے: آپ کی شادی اغزبانڈہ میں سید محمود شاہ بابا سے ہوئی اور آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید مدثر شاہ، سید مزمل شاہ، بی بی سلطانہ، بی بی مریم اور ایک بیٹی کا انتقال بچپن میں ہوا تھا-

آپؒ اپنے آبائی گاؤں کنشئی میں پیدا ہوئے اور ادھر ہی وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان کنشئی میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (پیر، ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۸ دسمبر ۲۰۲۰)-

پیر خیل، تحصیل کھنڈر حسن زئی، ضلع تورغر، خیبر پختونخوا: خیبر پختونخوا، پاکستان میں سادات شیر ازی کے دو گاؤں ایک نام پر ہیں دونوں گاؤں بہت خوبصورت اور حسین ہیں: ایک پیر خیل، تحصیل سوات رانیزئی، ضلع ملاکنڈ میں واقع ہے جو سادات شیر ازی کا مرکزی گاؤں ہے اور دوسرا پیر خیل، تحصیل کھنڈر حسن زئی، ضلع تورغر میں واقع ہے-اس گاؤں میں کم و بیش پچاس گھر ہیں-سادات شیر ازی کا یہ گاؤں اکازئی کے کنڈ بالا کے علاقہ میں واقع ہے -اس گاؤں کے مغرب میں کتہ طورم کلے، برہ طورم کلے، مشرق میں گاؤں سیرئے، موراتہ، جنوب میں بلیانی، میرہ مداخیل اور شمال میں علاقہ بسی خیل واقع ہے- اس علاقے میں کنڈ، کارپنڑئے اور سُرمل کے گاؤں بہت مشہور ہیں- کھنڈر حسن زئی اور جدباء ضلع تورغر کی دو تحصیلیں ہیں- گاؤں پیر خیل آکازو دربند تناول سے ۳۰ کلومیٹر اور جدباء سے ۴۷ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے- اس گاؤں کے سادات اپنے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ باہم چپقلش کی بناء پر دوسو سال قبل اپنے آبائی گاؤں آغزبانڈہ، تحصیل بٹگرام سے ہجرت کر کے موجودہ پیر خیل، تحصیل کھنڈر حسن زئی، ضلع تورغر میں آکر آباد ہوئے ہیں- سید یعقوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶ جولائی ۲۰۱۸) آف آغزبانڈہ کے کہنے کے مطابق سادات پیر خیل آکازو کا تعلق سید محمد عیسیٰ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں- سید محمد عیسیٰ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے "دس بیٹے" تھے اور سادات پیر خیل اکازو دس میں سے تین بیٹوں کی اولاد ہیں- جب سے یہ اس علاقہ میں آئے ہیں پھر انہوں نے اپنے آبائی گاؤں آغزبانڈہ یا لنڈئی کا نام تک نہیں لیا ہے- البتہ ان کے آغزبانڈہ یالنڈئی کے بھائیوں میں سے بعض حضرات ان سے ملنے کیلئے یہاں آتے رہتے ہیں- سید یعقوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزید کہنا تھا کہ ان کی جائیداد جو اغزبانڈہ اور لنڈئ میں واقع تھی ان سے ان کے صرف دو سوتیلے بھائی، سید محمد ہادی شاہ اور سید نظر شاہ، ابن سید محمد عیسیٰ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے برابر برابر خریدی ہوئی تھی تب تو ان دو کی اولاد کے پاس جائیداد دوسرے بھائیوں کی اولاد سے بہت زیادہ تھی- اس گاؤں کے لوگ صوم و صلاۃ کے بہت پابند ہیں- اس گاؤں میں ایک اسلامی مدرسہ ہے جس کا نام دارالقرآن ہے جس میں بچے اسلامی تعلیم حاصل کرتے ہیں- پیر خیل کے سادات میں ایک مشہور پیر / حکیم صاحب گزرے ہیں جن کا اسم گرامی سید عبد الرحمان شاہ تھا جو بہت متقی، پرہیز گار اور صاحب کرامت بزرگ تھے- اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں مختلف بیماریوں کا شفاء رکھا ہوا تھا - آپؒ کے پاس دور دراز علاقوں سے مریض علاج کروانے آتے تھے-

پیر صاحب کی وفات کے بعد ان کے ایک صاحبزادے، سید حکیم شاہ صاحب نے حکمت کا کام سنبھالا ہوا ہے- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (ہفتہ، ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۴۲ ہجری بمُطابِق ۶ اگست ۲۰۲۱)-

(۱- ۶۹) : پیر سید عبدالرحمان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف پیر خیل، تحصیل کھنڈر حسن زئی، ضلع تورغر:

آپؒ کا اسم گرامی سید عبدالرحمان شاہ تھا لیکن آپؒ پیر خیل باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور تھے- بہت کم لوگوں کو آپؒ کے نام کا علم تھا- آپؒ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کے بُہت پابند تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے آپؒ اپنے عہد کے بہت بڑے طبیب تھے - اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے ہاتھ میں مختلف امراض کا شفاء رکھا ہوا تھا- آپؒ کے پاس دور دراز علاقوں سے مریض علاج کروانے آتے تھے- آپؒ لوگوں کا علاج فی سبیل اللہ کیا کرتے تھے بلکہ کھانے کے وقت کھانا بھی کھلاتے تھے- پیر صاحب کی وفات کے بعد آپؒ کے ایک صاحبزادے، سید حکیم شاہ صاحب نے حکمت کا کام سنبھالا ہوا ہے- آپؒ اپنے والدین کے اکیلے فرزند ارجمند تھے صرف ایک ہمشیرہ صاحبہ تھیں- آپؒ کی شادی اپنے سادات خاندان میں ہوئی تھی- آپؒ کی زوجہ محترمہ بھی نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم و صلوٰۃ کی بُہت پابند تھیں- آپؒ کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں: سید عبدالولی شاہ، سید حکیم شاہ، سید رحیم شاہ اور سید لقمان شاہ- آپؒ کے پوتے، سید قاسم شاہ، ابن سید عبدالولی شاہ کے مطابق آپؒ اپنے آبائی گاؤں پیر خیل، ضلع تورغر میں پیدا ہوئے اور ۱۲۰ سال کی عمر میں ۲۰۱۳ عیسوی کو وفات پائی اور ادھر ہی اپنے آبائی قبرستان واقع پیر خیل آکازو ضلع تورغر میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان پیر، ۲۹ ذی الحجہ ۱۴۴۲ ہجری بمُطابِق ۱۹ اگست ۲۰۲۱)-

آمبیلہ، تحصیل مندنڑ، ضلع بونیر، خیبر پختونخوا : یہ بہت خوبصورت اور حسین گاؤں ہے جو مردان شہر سے ۵۶ کلومیٹر دور ضلع بونیر کا دروازہ ہے. وادی بونیر میں مردان کی طرف سے مرکزی شاہراہ آمبیلہ گاؤں کے ذریعے سے ہی آگے سوات اور تورغر اضلاع کی طرف جاتی ہے- اپنے تزویراتی محل وقوع کی وجہ سے یہ گاؤں تاریخ کے صفحات میں ایک نُمایاں مقام اور قابل تذکرہ کی حامل شہرت رکھتا ہے. تین سو قبل مسیح میں سکندر مقدونی کی گزرگاہ اور پڑاؤ سے لیکر اکتوبر ۱۸۶۳ میں فرنگیوں کی یلغار تک کے واقعات اور تاریخ اپنے وسیع دامن میں سموئے ہوئے ہے. جس طرح اس گاؤں کی تاریخ اپنی شان و سعت میں ایک عہد کی امین ہے اسی طرح یہاں کے مکین بھی اعلیٰ انسانی رویوں اور عادات واطوار میں اپنی مثال آپ ہیں-

آمبیلہ میں پشتونوں کے کئی قبیلے آباد ہیں جن میں بھرت خیل، بابکر خیل، ازمری خیل، ملا خیل، اخون خیل، اسمعیل خیل، مستو خیل، غازی خیل، پنج پاؤ اور گوجر برادری شامل ہیں. یہ تمام قبیلے بہت مہمان نواز اور جفاکش لوگ ہیں- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ

دار، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں اور اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات رکھتے ہیں- یہاں پر موجود سادات شیرازی سید شریف حسین بابا رحمہ اللہ علیہ کی اولاد ہیں.

اس گاؤں میں بہت بڑا بازار بھی ہے جو محصول بازار کے نام سے مشہور ہے- اس گاؤں کے مغرب میں گڑونامی پہاڑ واقع ہے جو پورے بونیر اور وادی چملہ کو مرادن ڈویژن سے علیحدہ کرتا ہے، مشرق میں مسکی پور، جنوب میں سورے غر کوگا اور شمال میں پرخو غر بونیر بالا سے حد فاصل ہے-

سید محمد ابراہیم شاہ شیرازی المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سید محمد حسین، ڈاکٹر سید محمد اقبال، انجنیر ڈاکٹر سید خالد حسین، انجنیر سید سجاد حسین، انجنیر شاہ نواز، سید محمد سلیم، انجنیر سید ارشد حسین، سید ریاض حسین، سید سلطان حسین، ڈاکٹر سید محمد نقاب خان کا تعلق اسی گاؤں آمبیلہ کے سادات شیرازی سے ہے- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (ہفتہ، ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۲ ھجری بمطابق یکم مئی ۲۰۲۱)-

(۷۰) : مولانا سید طالب حسین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف اُغُزبانڈہ بٹگرام: آپؒ ایک متقی، پرہیز گار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ سید محبوب شاہ المعروف "مُلا باباجی"، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف "حاجی بابا"، ابن سید ہارون شاہ المعروف "سید بابا"، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- چونکہ آپؒ کے والد صاحب، سید محبوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے اس لئے آپؒ کا کوئی چچا نہیں تھا- آپؒ کے سات بھائی تھے: سید امیر آصف شاہ المعروف لنڈئی بابا، سید عزت اللہ شاہ المعروف بانڈے بابا، سید ذوالفقار شاہ، سید عبد اللہ شاہ، سید برکت اللہ شاہ (جدِ امجد سادات شیرازی آف کنشئی تھاکوٹ)، والد صاحب سید عاقبت شاہ اور والد صاحب سید فقیر شاہ جن کی اولاد برما کے مشہور شہر شویبو میں آباد ہے- سید طالب حسین شاہ باباجید عالمِ دین تھے- تمام لوگ آپؒ سے نہایت ہی پیار اور محبت کرتے تھے- آپؒ کو دینی علوم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا اس وجہ سے آپؒ کے والد صاحب، سید محبوب شاہ بابا آپؒ سے بہت پیار کرتے تھے چونکہ ان دِنوں اسلامی مدارس اتنے عام نہیں تھے لہٰذا ہمارے علاقے کے اکثر دینی طلباء اسلامی علوم حاصل کرنے کیلئے چیلاس، گلگت، کوہستان، الائی اور تورغر وغیرہ کے جید علماء کے پاس جایا کرتے تھے اور اُن سے دینی علم حاصل کرتے تھے ان میں مولانا سید عبدالغنی شاہ بابا

آف لنڈئی (وفات جنوری ۱۹۸۱)، مولانا سید صاحب شاہ (وفات مارچ ۱۹۴۸) اور مولانا سید جعفر شاہ شیر ازی (وفات ۸ اگست ۱۹۸۹)، خطیب جامع مسجد بلند کوٹ بھی شامل ہیں- آپؒ بھی تیلوس الائی کے کسی جید عالم کے پاس گئے تھے لیکن آپؒ اپنے گاؤں بہت کم آتے تھے اس پر آپؒ کے والد صاحب آپؒ کی اس جُدائی پر بہت زیادہ افسردہ رہتے تھے- سید حبیب الرحمان شاہ بابا رحمتہ اللہ علیہ کے مطابق، آپ اکثر " نیکہ گٹہ " (ڈیڈی سٹون) پر بیٹھا کرتے تھے اور اپنے کھوئے ہوئے بیٹے کے آنے کا انتظار کرتے تھے ایک دفعہ سید محبوب شاہ بابا رحمتہ اللہ علیہ نیکہ گٹہ جس کے سامنے کنسیڑی کی تمام زمین جو اس وقت ان کی ملکیت تھی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان کا یہ چھوٹا بیٹا، سید طالب حسین شاہ بابا تیلوس آلائی سے آئے- سید محبوب شاہ بابا اپنے اس بیٹے کو دیکھ کر بہت زیادہ روئے اس پر آپؒ نے کہا بابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپؒ کے والد صاحب نے فرمایا "میں اس لئے رو رہا ہوں کہ تمھاری غیر موجودگی میں تمہارے دوسرے بھائیوں نے تمام جائیداد آپس میں تقسیم کی ہے اور انہوں نے تمہارا حصہ نہیں رکھا ہے" اس پر آپؒ نے کہا بابا جان! کوئی بات نہیں ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے علم کی دولت سے نوازا ہے- میرے لئے یہی کافی ہے- دل میں تو آپؒ ضرور افسردہ ہوئے ہوں گے لیکن اپنے والد صاحب کے سامنے زبان سے کچھ نہیں بولے- پھر جب آپؒ تیلوس الائی گئے تو واپس کبھی نہیں آئے- آپؒ نے سوچا ہوگا کہ والد صاحب کی تمام جائیداد تو ویسے تقسیم ہو چکی ہے لہٰذا اب جانے کا کیا فائدہ؟ آپؒ تعلیم سے فراغت کے بعد ادھر تیلوس الائی ہی میں ٹھہرے- گاؤں واپس نہیں آئے- آپؒ نے وہاں ایک معزز گھرانے میں شادی کی اور آپؒ کے تین بچے ہوئے- آپؒ کی وفات کے بعد آپؒ کے یہ تینوں بیٹے، سید شریف حسین شاہ، سید پیر حسین شاہ اور سید امیر حسین شاہ نے خاندانی تنازعہ کی وجہ سے تیلوس الائی سے ضلع بونیر کے گاؤں امبیلہ ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آج کل انٹرنیٹ (گلوبلائیزیشن) کا دور دورہ ہے- پوری دُنیا ایک چھوٹے سے گاؤں کی مانند ہے- لوگ مختلف قسم کی تحقیقات کرتے رہتے ہیں- آپؒ کی اولاد جو امبیلہ بونیر میں آباد ہے بھی اسی تحقیق میں لگی ہوئی تھی کہ کس طرح ہم اپنے سادات بھائیوں کا پتا کریں اور پرانے خونی رشتوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے؟ دوسرے سادات حضرات ان سے اکثر کہتے رہتے تھے کہ آپ ہمارے بھائی ہیں تو آگے سے ہمارے یہ شیر ازی بھائی کہتے تھے کہ چونکہ آپ کے شجرے میں مُلا بابا، حاجی بابا، سید بابا اور بخاری / شیر ازی نسب کے نام نہیں ہیں جو ہمیں اپنے بڑوں نے بتائے ہیں لہٰذا آپ سے ہمارا شجرہ نسب نہیں ملتا ہے- پھر اچانک فیس بک پر ان کا رابطہ سید ولایت شاہ شیر ازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کے ساتھ ہو جاتا ہے جو علمِ انساب اور اپنے اباؤ اجداد کی تاریخ سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں- آپس میں کافی تحقیق اور تفصیلی چھان بین کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ سادات امبیلہ ضلع بونیر تو اصل میں سید طالب حسین شاہ بابا رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد ہیں جو جوانی میں دینی علوم حاصل کرنے کیلئے اپنا ابائی گاؤں، اُغزبانڈہ چھوڑ کر تیلوس الائی میں آباد

ہوئے تھے- یہ ہماری بہت ہی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے یہ سادات شیر ازی بھائی جو ضلع بونیر کے گاؤں امبیلہ میں آباد ہیں بہت ذہین، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بہت شریف لوگ ہیں اور پاکستان کی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر رہے ہیں خدا انہیں مزید ترقی عطاء فرمائے- آمین! ان میں ڈاکٹر سید محمد اقبال شیر ازی، انجنیر ڈاکٹر سید محمد نقاب شیر ازی، انجنیئر سید ارشد حسین شیر ازی، انجنیر سید سجاد حسین شیر ازی، ڈاکٹر انجنیر سید خالد حسین شیر ازی، انجنیئر شاہ نواز شیر ازی اور ڈاکٹر خدیجہ ارشد شیر ازی قابل ذکر ہیں- سید طالب حسین شاہ بابا رحمتہ اللہ علیہ اپنے آبائی گاؤں اُغزبانڈہ میں پیدا ہوئے اور تیلوس الائی میں انتقال فرمایا اور تیلوس الائی کے "حاجی بابا" مقبرہ میں آسودۂ خاک ہیں-اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (جمعرات، ۱۵ذی الحجہ ۱۴۴۱ہجری بمطابق ۶اگست ۲۰۲۰)-

(۷۱) : ڈاکٹر سید محمد نقاب خان شیر ازی آف امبیلہ ضلع بونیر: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول سپرونہ اور باچائی ضلع صوابی سے حاصل کی اور ثانوی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول ڈاگئی، ضلع صوابی اور گورنمنٹ ہائی سکول ناواگئی، ضلع بونیر سے حاصل کی ہے- آپ نے گریجویشن پیٹرومین انسٹیٹیوٹ کراچی اور پوسٹ گریجویشن کینیڈی ویسٹرن یونیورسٹی امریکہ سے کی ہے اور پی ایچ ڈی ہملٹن یونیورسٹی امریکہ سے کی ہے- آپ ایک مذہبی انسان ہیں، قرآن پاک کا وسیع طالعہ رکھتے ہیں- علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی شاعری اور افکار کی حامل سوچ کے مالک ہیں- آپ اسلامی تاریخ سے بھی بہت لگاؤ رکھتے ہیں- آپ نے دنیا کے کئی ممالک میں بسلسلہ روزگار، بزنس، ٹیکنیکل اور ادارتی تربیت سے وابستہ رہے ہیں جن میں جرمنی، فرانس، اٹلی، سوئٹزرلینڈ، یونان، قبرص، ترکی، برلن، چین، برطانیہ، امریکہ، انڈیا، بنگلہ دیش، ایران، مصر، دبئی، ابوظہبی، قطر اور امریکہ وغیرہ شامل ہیں- آج کل آپ کا زیادہ تر وقت سعودی عرب، پاکستان اور چین میں گزرتا ہے-

آپ کے آباؤاجداد گاؤں تیلوس، تحصیل الائی موجودہ ضلع بٹگرام سے ہجرت کرکے امبیلہ، ضلع بونیر آکر آباد ہوے- آپ کے خاندان کا مستقل تعلق گاؤں اغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام سے ہے- آپ کے ایک جد امجد، مولانا سید طالب حسین شاہ شیر ازی رحمتہ اللہ علیہ اپنے گاؤں اغزبانڈہ سے ہجرت کرکے تیلوس الائی میں آباد ہوئے تھے- آپ کے والد صاحب، سید علی شیر ازی المعروف پردیس خان ۱۷سال کی عمر میں ایک خاندانی تنازعے کی وجہ سے اپنے خاندان کو امبیلہ ضلع بونیر سے رشکہ ضلع صوابی لے گئے- کئی سال گزرنے کے بعد صلح ہوئی اور پھر اپنے گاؤں امبیلہ، ضلع بونیر آتے جاتے رہتے، لیکن ۱۹۷۸ء کو مستقل واپس آگئے-

آپ نے ۱۹۵۰ء میں امبیلہ کے قریب گاؤں کوگا میں شادی کی- آپ کے والد صاحب سید علی شیر ازی المعروف پردیس خان بابا رحمتہ اللہ علیہ امبیلہ میں ۱۹۱۵ء کو پیدا ہوئے اور ۹۶ سال کی عمر میں بروز جمعہ ۱۵ جولائی ۲۰۱۱ء کو وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان امبیلہ میں آسودۂ خاک ہیں- آپ سید علی شیر ازی المعروف پردیس خان، ابن سید غاور شاہ، ابن سید معتظم شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید شریف حسین شاہ، ابن سید طالب حسین شاہ، ابن سید محبوب شاہ المعروف "ملا بابا جی"، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف "حاجی بابا"، ابن سید ہارون شاہ المعروف "سید بابا"، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی زرقیشہ، بنت روشم خان بازید خیل آف کوگا ضلع بونیر ہے جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون ہیں-

آپ کی والدۂ محترمہ نے اپنے بچوں کی حتی الوسع تعلیم وتربیت کے لیے انتہائی محنت اور لگن سے اپنی زندگی وقف کی ہے اور ایک انتہائی مہمان نواز اور سلجھی ہوئی شخصیت کی مالک ہیں- آپ کے پانچ بھائی اور چار بہنیں ہیں:

ڈاکٹر سید محمد اقبال شیر ازی، سید محمد سلیم شیر ازی، سید کمال حسین شیر ازی، انجینئر سید ارشد حسین شیر ازی، انجینئر سید سجاد حسین شیر ازی، بی بی تاج پری، بی بی آمنہ (وفات ۱۹۸۵ء)، بی بی فریدہ، بی بی گل مینہ اور بی بی زاہدہ- آپ کے تمام بھائی بہت شریف، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں جن پر ہم سب کو بہت رشک آتا ہے- آپ سیمنس سعودی عرب کے آٹومیشن اینڈ جنرل پروسیس سلوشنز کے ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۲ء تک دس سال منیجر رہے ہیں اور سعودی عرب کے بے شمار انتہائی اہم پروجیکٹس کی تکمیل میں ان کا خاص کردار رہا ہے- آپ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۳ء عیسوی کو سپرونہ کے قریب گاؤں رشکہ، ضلع صوابی میں پیدا ہوئے اور آج کل یعنی ۱۲ اکتوبر ۲۰۲۰ء کو جدہ سعودی عرب میں مقیم ہیں- آپ کا "امبیلہ بزنس اینڈ ٹیکنالوجی سینٹر پرائیویٹ لمیٹڈ" کے نام سے پاکستان میں آٹومیشن اینڈ کنٹرول کا بزنس ہے جس کے آپ سی ای او ہیں- ہانگ کانگ اور چائنا میں "ایسٹ ایڈوانس ٹیکنالوجی کمپنی لمیٹڈ" کے نام سے آٹومیشن، انسٹرومنٹیشن اور انڈسٹریل ایکوپمنٹ کی تجارت کی کمپنی ہے جس کے سی ای او ہیں-

آپ جدہ سعودی عرب میں "زمیل کنٹریکٹنگ ایسٹبلشمنٹ" کے پروجیکٹس ڈائریکٹر ہیں اپنی موجودہ پوزیشنز پر رہتے ہوئے آپ نے زمزم کے بابرکت پانی کے کنوئیں، پائپ لائن اور کھدائی میں زمزم کے پلانٹ کی آٹومیشن کی حرم مکی کے قریب دنیا کے سب سے بڑے بلڈنگ کمپلیکس کلاک ٹاور کے میڈیم وولٹیج کی آٹومیشن کی سعودی عرب کے شمال جنوب ریلوے کے ۲۷۰۰ کلومیٹر کے الیکٹرومیکینکل نظام کو مرکزی کنٹرول اور مانیٹرنگ کا سسٹم دیا- آخر میں میری دعاء ہے کہ خداوند کریم آپ کو دنیا میں کامیابی

وکامرانی اورآخرت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (پیر،۲۴صفر المظفر ۱۴۴۲ہجری بمطابق ۱۲اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۷۲) : سید ارشد حسین شاہ شیرازی آف امبیلہ، ضلع بونیر خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج، اور محنتی انسان ہیں- آپؒ فلاحی اور سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- آپؒ اپنے بونیر، بٹگرام، ملاکنڈ اورمانسہرہ کے سادات بھائیوں سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں- آپ نے یونیورسٹی آف انجنئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، پشاور سے الیکٹریکل اینڈ الیکٹرانکس میں بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی ہے- آپ نے سوات بورڈ سے میٹرک اور ایف ایس سی کے سالانہ امتحان میں گولڈ میڈل اور سلوَر میڈل بھی جیتا ہے- آپ ۱۹مارچ ۱۹۸۰عیسوی کو اپنے ابائی گاؤں امبیلہ ضلع بونیر میں پیدا ہوئے اورآج کل یعنی یکم نومبر ۲۰۲۰ کو سعودی عرب میں المیسان ٹیکنیکل سروسز کمپنی لیمیٹڈ میں بحیثیت ڈیپارٹمنٹل منیجر اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں- آپ کو اپنے گاؤں کا پہلا بطور ۱۷گریڈ آفیسر تقرری کا اعزاز بھی حاصل ہے-جب آپ پاکستان کے مایہ ناز دفاعی ادارے نیشنل انجنیئرنگ اینڈ سائنٹفک کمیشن (NESCOM) میں بطوراسسٹنٹ مینیجر ملک و قوم کیلیے اپنی خدمات سرانجام دیں. سب سے بڑھ کر ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ۲۰۱۰ سے لیکر آج تک ہر سال حج میں بطورآپریشن منیجر کے اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی بے لوث خدمت ہے جو کہ وہ اپنی دنیاوعاقبت کے لیے اعزاز سمجھتے ہیں.

آپ کے اباؤاجداد گاؤں تیلوس، تحصیل الائی موجودہ ضلع بٹگرام سے ہجرت کرکے امبیلہ، ضلع بونیر آکر آباد ہوئے- آپ کے خاندان کا مستقل تعلق گاؤں اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام سے ہے- آپ کے ایک جدامجد، مولانا سید طالب حسین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گاؤں اُغزبانڈہ بٹگرام سے ہجرت کرکے تیلوس الائی میں آباد ہوئے تھے-

آپؒ سید علی شیرازی المعروف پردیس خان، ابن سید غاور شاہ، ابن سید معتظم شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید شریف حسین شاہ، ابن سید طالب حسین شاہ، ابن سید محبوب شاہ المعروف "مُلا باباجی"، ابن سید معاذالدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف "حاجی بابا"، ابن سید ہارون شاہ المعروف "سید بابا"، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی زرقیشہ، بنت روشم خان بازید خیل آف کوگا ضلع بونیر ہے جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون ہیں- آپ کی والدۂ محترمہ، بی بی زرقیشہ نے اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے انتہائی محنت اور لگن سے اپنی زندگی وقف کی ہے اورایک انتہائی مہمان نوازاور شفیق شخصیت کی مالک ہیں- آپؒ کے والد صاحب، سید علی شیرازی المعروف پردیس خان

بابا رحمۃ اللہ علیہ امبیلہ میں ۱۹۱۵ کو پیدا ہوئے اور ۹۶ سال کی عمر میں بروز جمعہ ۱۵ جولائی ۲۰۱۱ کو وفات پائی اور اپنے ابائی قبرستان امبیلہ میں آسودۂ خاک ہیں-

آپ کے پانچ بھائی اور چار بہنیں ہیں: ڈاکٹر سید محمد اقبال شیر ازی، انجنئر ڈاکٹر سید محمد نقاب خان شیر ازی، سید محمد سلیم شیر ازی، سید کمال حسین شیر ازی، انجنئر سید سجاد حسین شیر ازی، بی بی تاج پری، بی بی آمنہ (وفات ۱۹۸۵)، بی بی فریدہ، بی بی گل مینہ اور بی بی زاہدہ- آپ کے تمام بھائی بہت شریف، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں جن پر ہم سب کو بہت فخر ہے-

آپ نے دو شادیاں کی ہیں: پہلی شادی ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ کو جبکہ دوسری شادی ۲۴ نومبر ۲۰۱۷ میں کی ہے- آپ کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: سید جمال اکبر شیر ازی، سید علی شیر ازی، سید جبران شیر ازی، سید صارم شیر ازی، ڈاکٹر خدیجہ ارشد شیر ازی، بی بی ہاجرہ شیر ازی، علینہ سید شیر ازی، عشال سید شیر ازی اور ایمان سید شیر ازی- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۱۴ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق یکم نومبر ۲۰۲۰)-

چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: یہ گاؤں موجودہ تحصیل پکھل، ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا کا بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے- یہ "سادات شیر ازی" کا ضلع مانسہرہ اور بٹگرم میں دوسرا بڑا گاؤں ہے- یہ مانسہرہ سے شمالاً ۴۵ کلومیٹر، بٹگرام سے جنوباً ۲۵ کلومیٹر اور بٹل شہر سے غرباً ۲ کلومیٹر کی مسافت پر "وادیٔ کونش" کے عین وسط میں واقع ہے- یہ گاؤں خاص چنار کوٹ اور کئی مضافات پر مُشتمل ہے جن میں باڑہ، ظلماں، کپڑ دھو، درل، بیلہ اور پٹیاں شامل ہیں- اس گاؤں کے عین سامنے سی پیک (CPEC) گزرتا ہے جس سے یہ گاؤں بُہت دِلکَش لگتا ہے- اس گاؤں کے مشرق میں واقع سلطان ڈھیری جس پر چیڑھ کا ایک جنگل ہے سے اور بھی بُہت خوبصورت لگتا ہے- اس گاؤں میں ٹھنڈے پانی کا ایک مشہور چشمہ ہے جس کا نام "دیدل" ہے- لوگ اس چشمے کے ٹھنڈے پانی کو رماضان المبارک میں بہت شوق سے استعمال کرتے ہیں-

اس گاؤں میں لڑکوں کیلئے ایک ہائی سکول اور لڑکیوں کیلئے بھی ایک ہائی سکول ہے- اس گاؤں کے بچے بہت ہی ذہین اور محنتی ہیں- جب یہ بچے گورنمنٹ ہائی سکول بٹل میں پڑھتے تھے تو میٹرک کے سالانہ امتحان میں اکثر یہ اپنا سکول ٹاپ کرتے تھے- سکول کے "آنر بورڈ" پر ستر فیصد نام اسی گاؤں کے ذہین بچوں کے ہیں- محکمہ بلدیات کے مطابق، یہ ایک ویلج کونسل ہے جو چنار کوٹ، سنگل کوٹ، شکر کوٹ، چھپڑ اپائیں اور لمی پر مشتمل ہے-

اس گاؤں میں پیر سید سعادت شاہ بابا ابن حاجی سید محمد احمد شاہ المعروف "حاجی بابا" کے ایک صاحبزادے، سید سراج الدین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آباد ہے- چنار کوٹ، سنگل کوٹ، شکر کوٹ، چھپڑ اپائیں اور لمی ضلع مانسہرہ میں واقع یہ جائیداد پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ شکر کوٹ کو مانسہرہ میں ۱۶۴۸ عیسوی کو مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے وقت حصے میں آئی تھی جو آج تک خُدا کے فضل سے ان کی اولاد کے پاس سو فیصد محفوظ ہے- پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف اس گاؤں کے قریب شکر کوٹ میں واقع ہے-

اس گاؤں کو یہ فخر اوراعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے بہت سے ذہین، مہان نواز، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور جفاکش لوگ پیدا کیئے ہیں جو نہایت ہی پُرامن اور ترقی پسند ہیں اوراپنے تمام پڑوسیوں کے ساتھ دوستانہ اوراچھے تعلقات رکھتے ہیں-اس گاؤں کے لوگ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ شکر گزار ہیں کہ جس نے ان کو علاقے میں ایک خود مختار، خود داراور عزت مند حیثیت سے نوازا ہے-

سید عثمان شاہ شیرازی (المتوفیٰ ۱۵جولائی ۲۰۱۵) پروفیسر ڈاکٹر سید عطاءاللہ شاہ شیرازی (المتوفیٰ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۶)، سید محفوظ الحق شاہ شیرازی (المتوفیٰ ۱۴ دسمبر ۲۰۱۵)، سید اسراراللہ شاہ شیرازی، پروفیسر سیدہ کلثوم شیرازی، سید شریف حسین شاہ شیرازی، سید رفیع اللہ شاہ شیرازی، مولانا سید سخی شاہ شیرازی، فاضِلِ دارالعلوم دویوبند، مولانا سید مصباح اللہ شاہ شیرازی، فاضِلِ جامعہ اسلامیہ ٹنڈو اللہ یار (المتوفیٰ نومبر ۱۹۹۵)، مولانا سید فیض علی شاہ شیرازی، فاضِلِ دارالعلوم دویوبند (المتوفیٰ ۲۰۰۰)، ایڈووکیٹ سید معروف شاہ شیرازی، سید پیر حیات شاہ شیرازی، مؤلف شجرہ سادات شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان، سید رحیم شاہ شیرازی (المتوفیٰ ۶ اپریل ۲۰۲۰)، سید اخباراللہ شاہ شیرازی، سید مخدوم شاہ شیرازی، ایڈوکیٹ سید عبد البر شاہ شیرازی (المتوفیٰ ستمبر ۲۰۱۳)، سید پیر زمان شاہ شیرازی (المتوفیٰ اپریل ۱۹۷۸)، سید نواب شاہ شیرازی، شاہ فیصل شیرازی، سید محمد شاہ، وفات شوبیو شہر برما، سید لازم شاہ شیرازی، سید زکاءاللہ شاہ شیرازی، سید آصف شاہ شیرازی، ہیڈ ماسٹر سید عمر فاروق شاہ شیرازی، مولانا سید رستم علی شاہ شیرازی، سید شاہد شاہ شیرازی، سید نیاز شاہ شیرازی، ڈاکٹر سید علی شیرازی اور ڈاکٹر سید تنویر الحسن شاہ شیرازی کا تعلق اسی خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں چنار کوٹ سے ہے-

اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور حسین گاؤں اوراس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اورآباد رکھے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۲۳ شعبان المُعظم ۱۴۴۱ ہجری بمُطابِق ۱۷ اپریل ۲۰۲۰)-

(۷۳) : پروفیسر ڈاکٹر سید عطاء اللہ شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے-سب لوگ آپ کو بہت پسند کرتے تھے- آپؒ کے والد صاحب، مولانا سید عبد الصادق شاہ دارالعلوم دیوبند، ہندوستان سے فارغ التحصیل تھے اور عمر بھر درس و تدریس سے منسلک رہے-

آپؒ نے ایس ایس سی کا سالانہ امتحان گورنمنٹ ہائی سکول بٹل مانسہرہ سے امتیازی نمبروں سے پاس کیا تھا سکول کے آنر بورڈ پر آپؒ کا نام نُمایاں ہے- آپؒ نے بی ایس سی (آنر) ایگری کلچرل یونیورسٹی آف پشاور سے، ایم ایس سی (آنر) ایگری کلچرل یونیورسٹی آف فیصل آباد سے اور یونیورسٹی آف کوینلینڈ، اسٹریلیا سے ایگری کلچر میں پی ایچ ڈی کی تھی- آپؒ بہت ذہین، نفیس اور خدمتِ خلق سے سرشار انسان تھے- آپؒ کو انگلش، اردو اور ہندکو زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا- آپؒ کو اسلامی تاریخ سے بھی بہت لگاؤ تھا- آپؒ بہت اچھے ڈیبیٹر بھی تھے- آپؒ ڈین آف ایگری کلچرل ڈیپارٹمنٹ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد میں بحیثیت پروفیسر گریڈ بیس میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے جب آپؒ کا انتقال ہوا تھا- آپؒ ضلع مانسہرہ میں ایگری کلچر میں پہلے پی ایچ ڈی تھے- آپؒ مولانا سید عبد الصادق شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کے والد صاحب بہت ہی اچھے اور مُخلص انسان تھے اور اپنے سادات بھائیوں کے ساتھ بہت پیار کرتے تھے- جب آپؒ کے بٹگرام کے سادات بھائی کسی مصیبت اور دُکھ میں مبتلا ہوتے تو آپؒ بہت افسردہ اور غمگین رہتے تھے اور ہمیشہ یہی دعاء کرتے تھے کہ یااللہ! میرے بٹگرام کے بھائیوں کو اس ظلم اور مصیبت سے نجات دے- آمین! آپؒ کی والدہ ماجدہ کا تعلق کوٹلی پائیں مانسہرہ کے سواتی قبیلے سے تھا- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی عزیز النساء، بنت سید یوسف شاہ آف چپڑ اپائیں ہے جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون ہیں- آپؒ کا ایک بھائی اور پانچ بہنیں تھیں: مولانا سید مصباح اللہ شاہ شیرازی، نامور شیخ الحدیث جامعۃ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، بی بی رحیم النساء زوجۂ محترمہ ایڈوکیٹ سید معروف شاہ شیرازی، بی بی سیف النساء زوجۂ محترمہ سید محفوظ الحق شاہ شیرازی، قمر النساء زوجۂ محترمہ مولانا سید پیر شاہ (فاضلِ دارالعلوم، دیوبند)، طریق النساء، زوجۂ محترمہ مولانا احسان اللہ شاہ اور بی بی فرید النساء زوجۂ محترمہ سید نعمت شاہ آف لمی- آپؒ کے چار بیٹے ہیں: ڈاکٹر سید یاسر عطاء شیرازی، سید عامر عطاء شیرازی، سید طاہر عطاء شیرازی اور سید حارث عطاء شیرازی (ایم بی اے پراجکٹ مینیجمنٹ)- آپ کے تمام بچے بہت ہی شریف، لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں-

آپؒ چنار کوٹ ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور بروز جمعرات، ۲۸ دسمبر ۱۹۹۵ عیسوی کو حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان، چنار کوٹ میں آسودۂ خاک ہیں- انّا للہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (ہفتہ، ۲۲ صفر المظفر ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۰ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۷۴) : پیر سید عثمان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت خوش مزاج، ملنسار اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ایک درویش صفت اور ملنگ انسان تھے- آپؒ ہمیشہ نفیس اور سفید رنگ کا لباس زیب تن کیا کرتے تھے- سر پر سبز رنگ کا عمامہ اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے اور دربار غوثیہ، لانڈھی کراچی میں تشریف رکھتے تھے- آپؒ کے پورے ملک میں مُریدوں کا بہت بڑا جال پھیلا ہوُا تھا- آپؒ کو اپنے مُریدِ خاص پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں اپنے ہاں دعوت دیا کرتے تھے- آپؒ اپنے سادات بھائیوں سے بہت پیار کرتے تھے- جب اپنے سادات بھائیوں کے درمیان کسی بات پر کوئی اختلاف پیدا ہو جاتا تو آپؒ ان کے درمیان صلح کرواتے اور اختلاف کو رفع دفع کرواتے- آپؒ چھوٹے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے اور جب کوئی چھوٹا بچہ آپؒ کے پاس آجاتا تو آپؒ اس بچے کو کوئی میٹھی چیز ضرور دیتے- آپؒ نے فیوچر کالونی لانڈھی کراچی میں کافی رہائشی زمین خرید کر اپنے گاؤں کے بے گھر عزیز رشتہ داروں کو اس میں آباد کیا تھا اور خود بھی ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی تھی اور اپنی وفات تک وہاں مقیم رہے- آپؒ اپنے گاؤں چنار کوٹ مانسہرہ اکثر تشریف لایا کرتے تھے اور اپنے عزیز رشتہ داروں سے ملتے تھے- آپؒ سید ثابت شاہ، ابن سید مبارک شاہ، ابن سید احمد علی شاہ، ابن سید امان اللہ شاہ، ابن سید سِراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن حاجی سید محمد احمد شاہ، ابن سید ہارون شاہ، ابن سید حسن شاہ، ابن سید محمد ابراہیم شاہ المعروف "حصار بابا" رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کے چھ چچے تھے: سید برہان شاہ، سید حسین شاہ، سید عبادت شاہ، سید مکان شاہ، سید حلیم شاہ اور سید معصوم شاہ- آپؒ کے تین بھائی تھے: سید پیر حیات شاہ، سید پیر زمان شاہ (وفات اپریل ۱۹۷۸) اور سید عظیم شاہ- آپؒ سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کی نانی صاحبہ، بی بی آمنہ، بنت سید عبادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سگے چچازاد بھائی بھی تھے جن کے ساتھ آپؒ بہت شفقت کرتے تھے- آپؒ کی تین بیویاں تھیں- پہلی بیوی محترمہ کا نام معلوم نہیں ہے البتہ ان کا ایک ہی بیٹا تھا جس کا نام سید فرمان شاہ تھا اور اس کا ۱۹۶۶ میں انتقال ہوُا تھا، دوسری بیوی کا نام بی بی معارفہ اور سب سے چھوٹی بیوی کا نام بی بی گل میر افزون تھا- آپؒ کی تینوں بیویاں نہایت ہی شفیق، ملنسار اور مہربان تھیں- آپؒ کے سارے بچے آپؒ کی چھوٹی بیوی سے تھے- آپؒ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید افضل شاہ، سید محمود شاہ، پیر سید یوسف شاہ، بلقیس اور بی بی- آپؒ کی وفات کے بعد پیر سید

یوسف شاہ آپؒ کے جان نشین ہوئے ہیں- آپؒ کے سارے بچے بہت شریف، مہمان نوازاور ملنسار ہیں- آپؒ چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے تھے اور بروز پیر، ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۳۶ ہجری بمطابق ۲۹ جون ۲۰۱۵ عیسوی کو حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے گاؤں چنار کوٹ میں وفات پائی اوراپنے آبائی قبرستان "سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف " کے احاطے میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (منگل،۲۵صفر المظفر ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۱۳اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۷۵) : سید محمد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ، وفات برما: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ نے عین جوانی میں بہتر روزگار کی تلاش میں برما کے شہر شویبو ہجرت کی لیکن پھر کبھی اپنے خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ واپس نہیں آئے- آپؒ سید بہادر شاہ، ابن سید فیض علی شاہ، ابن شاہ حسین، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے پاکستان میں دو بھائی تھے:(۱)سید فقیر شاہ، والد محترم سید اخبار اللہ شاہ اور(۲) سید جعفر شاہ والد محترم بی بی معارفہ زوجہ سید احمد شاہ- آپؒ نے ایک برمی لڑکی سے شادی کی تھی جو لالا جی آف پنجاب کی بیٹی اور بہرام خان (وفات ۱۷ مئی ۲۰۱۸) کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں- جن سے آپؒ کے پانچ بچے ہیں- آپؒ کی سب سے بڑی بیٹی سید عبد الثانی، ابن سید کریم اللہ شاہ، ابن سید صدیق اللہ شاہ بابا آف اُغُز بانڈہ کی زوجۂ محترمہ تھیں- آپؒ کے بڑے بیٹے نے خان بابا آف اغز بانڈہ کی دوسری چھوٹی بیٹی سے شادی کی ہے- خان بابا رحمۃ اللہ علیہ آف اُغُز بانڈہ آپؒ کے سانڈو (ہم زُلف) بھی تھے- آپؒ کے بچے برما میں سب سے خوش اور آسودۂ حال ہیں- آپؒ اپنے آبائی گاؤں چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور برما کے شہر شویبو میں وفات پائی اورادھر ہی مسلم قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین!

اُغُز بانڈہ اور چنار کوٹ سے جو بھائی حضرات برما گئے لیکن پھر کبھی بھی اپنے خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں واپس نہیں آئے ان میں سید محمد شاہ بابا آف چنار کوٹ، خان بابا آف اُغُز بانڈہ، سید صدیق اللہ شاہ بابا، سید کریم اللہ شاہ بابا، سید احمد رسول شاہ بابا، سید فقیر شاہ بابا، سید چراغ شاہ بابا، سید صدیق ولی شاہ بابا اوران کے تین بیٹے، سید مزمل شاہ، سید مدثر شاہ اور سید نصیب شاہ آف اغز بانڈہ شامل ہیں- البتہ سید محمود شاہ بابا، سید عبد القہار شاہ بابا اوران کے بیٹے سید پیر امام شاہ اور سید ولایت شاہ آف لمی کے بارے

میں کوئی پتہ نہیں ہے- ہو سکتا ہے کہ وہ ہندوستان کے کسی شہر میں آباد ہوں- ان سب حضرات نے اپنی اپنی جائیدادیں اپنے اپنے رشتہ داروں کو گفٹ کی ہیں-

نوٹ: مندرجہ بالا تمام معلومات (۲۲ فروری ۲۰۲۱) مولانا سید محمد شاہ، ابن سید یعقوب شاہ، ابن سید مزمل شاہ بابا نے فراہم کی ہیں جو بہت ہی نیک، پرہیز گار اور خدا ترس انسان ہیں اور اپنے شہر میں ایک اسلامی مدرسہ بھی چلا رہے ہیں- خدا انہیں ایک لمی، توانا اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (پیر، ۹ رجب المرجب ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۲ فروری ۲۰۲۱)-

(۷۶) : سید محفوظ الحق شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت فیاض، خوبصورت اور مضبوط شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہمیشہ نفیس، خوبصورت اور ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنا کرتے تھے- سر پر سفید رنگ کا عمامہ / ٹوپی اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا- آپؒ سادات شیرازی آف مانسہرہ اور بٹگرام کے سب سے مشہور اور ہر دلعزیز شخصیت تھے- جب آپؒ کا انتقال ہوا تو اس وقت آپؒ سادات شیرازی مانسہرہ اور بٹگرام کے سب سے معمر شخصیت تھے- آپؒ ضلع مانسہرہ میں اپنی قوم کے پگڑی ہولڈر بھی تھے- آپؒ اپنے سادات شیرازی کی ہر فورم پر نمائندگی کیا کرتے تھے- آپؒ اپنے گاؤں کے نمبردار اور یونین کونسل بٹل، مانسہرہ کے بہت عرصہ تک ممبر بھی رہے- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: پہلی بیوی، بی بی سکینہ کا تعلق سادات مشہدی آف جبوڑی سے تھا ان کی کوئی اولاد نہیں ہے جبکہ دوسری بیوی، بی بی سیف النساء مولانا سید عبد الصادق شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی اور پروفیسر ڈاکٹر سید عطاء اللہ شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ ہیں جو بہت شفیق اور مہربان خاتون ہیں-

آپؒ سید قلندر شاہ، ابن سید قدرت شاہ، ابن سید فیض علی شاہ، ابن شاہ حسین، ابن سید امان للہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن بیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے والد صاحب، سید قلندر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ بہت اچھے اور مخلص انسان تھے- آپؒ اپنے سادات بھائیوں کے ساتھ بہت پیار کرتے تھے- جب آپؒ کے بٹگرام کے سادات بھائی کسی مصیبت اور دکھ میں مبتلا ہوتے تو آپؒ بہت افسردہ اور غمگین رہتے تھے اور ہمیشہ یہی دُعاء کرتے تھے کہ یااللہ! میرے بٹگرام کے سادات بھائیوں کو اس ظلم اور مصیبت سے نجات دے- آمین!

سید محفوظ الحق شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بھائی اور پانچ بہنیں تھیں: سید گفتار شاہ [ان کی کوئی اولاد نہیں ہے]، بی بی خلفاء والدہ صاحبہٗ سید اسرار اللہ شاہ آف چنار کوٹ، بی بی ثریاء والدہ صاحبہٗ سید علی اصغر آف بھائی بالا چھتر پلین، صورت نساء والدہ صاحبہٗ سید رضا حسین شاہ آف سنگل کوٹ، منجو دادی والدہ صاحبہٗ سید محمد تاج شاہ آف چپڑ اپایاں اور بصرہ بی بی والدہ صاحبہٗ سید افتاب شاہ آف

چنار کوٹ- آپؒ کے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: سید خالد حسین شاہ، سید شریف حسین شاہ، سید رفاقت حسین شاہ، سید امجد حسین شاہ، بی بی نرگس، بی بی اختر نسا، بی بی انت الحفیظ، بی بی شکیلہ اور بی بی فرحت- آپؒ کے تمام بچے نہایت ہی ذہین، شریف اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- خدا ان سب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے- آمین!

آپؒ گاؤں چنار کوٹ مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور بروز پیر، ۲ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ ہجری بمطابق ۱۴ دسمبر ۲۰۱۵ عیسوی کو ادھر ہی وفات پائی- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- آپؒ کی نمازِ جنازہ ضلع مانسہرہ کے مشہور مذہبی سکالر مولانا سید غلام نبی شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ آف جبوڑی نے پڑھائی- آپؒ اپنے آبائی قبرستان چنار کوٹ میں آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (پیر، ۱۹ ذوالحج ۱۴۴۱ ھجری بمطابق ۱۰ اگست ۲۰۲۰)-

(۷۷) : ایڈووکیٹ سید معروف شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپ ایک پرہیز گار، تقویٰ دار اور بہت بڑے دانشور ہیں آپؒ بہت خوش مزاج، نرم خو اور خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں- آپ نے درسِ نظامی جامعہ اشرفیہ لاہور سے ۱۹۵۳- 1954 میں کیا ہے، ایم اے عربی یونیورسٹی آف کراچی اور ایل ایل بی یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور سے کیا ہے- آپ کو عربی، انگلش، اردو، پشتو اور ہندکو زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ بٹگرام اور مانسہرہ کے بہت مشہور اور ممتاز وکلاء میں شمار ہوتے ہیں- آپ نے بٹگرام میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک ایک کامیاب وکیل کی حیثیت سے کام کیا ہے- اس دوران آپ نے اپنے سادات بھائیوں اُغُز بانڈہ اور لنڈئی، بٹگرام کا زندگی کے ہر موڑ پر راہنمائی فرمائی ہے جس کیلئے وہ آپ کے دل و جان سے شکر گزار ہیں- آپ کو اپنے تمام سادات شیرازی موجودہ خیبر پختونخوا سے گہری محبت اور پیار ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ یہ زندگی کے ہر میدان میں ترقی کریں- آپ نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں "سرحد میں مغلِ اعظم کا اسلامی مشن و شجرہ سادات شیرازی، مانسہرہ و ملاکنڈ" شامل ہے آپ نے تفسیر " فِی ظِلال القرآن" جسے مصر کے اخوان المسلمین کے سید قطب نے جیل میں ۱۹۵۱-۱۹۶۵ میں تحریر کیا ہے کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے- آپ فی ظلال القرآن کے نام سے ایک ماہ نامہ بھی شائع کرتے رہتے ہیں- آپ جماعت اسلامی، پاکستان کے اہم کارکنان میں سے ایک ہیں اور جماعت اسلامی پاکستان، مانسہرہ کے جنرل سکریٹری کے عہدے پر اپنے فرائض انجام دے چکے ہیں- آپ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب سے بہت زیادہ متاثر ہیں اسی وجہ سے ان سے آپ کو بڑی عقیدت اور لگاؤ ہے- آپ سید سخی شاہ (فاضلِ دارالعلوم دیوبند)، ابن سید قاسم شاہ، ابن سید علی مردان شاہ، ابن شاہ مرتضیٰ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا تعلق ہروڑی کے اخونخیل پٹھان

خاندان سے تھا اسی وجہ سے آپ کے تمام بہن بھائی پشتو زبان بہت روانی سے بولتے تھے- آپ کی زوجہ محترمہ، بی بی رحیم النساء مولنا سید عبد الصادق شاہ رحمۃ اللہ علیہ (فاضلِ دارالعلوم دیوبند) کی صاحبزادی اور پروفیسر ڈاکٹر سید عطاء اللہ شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۶) کی ہمشیرہ صاحبہ تھیں جو بہت شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپ کے پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزدیاں ہیں: سید جمیل شاہ شیرازی، سید اجمل شاہ شیرازی، سید عارف شاہ شیرازی، سید تجمل شاہ شیرازی، ڈاکٹر سید طارق شاہ شیرازی، پروفیسر سیدہ کلثوم شیرازی، سیدہ نفیسہ شیرازی اور سیدہ سلمہ شیرازی- آپ کے تمام بچے نہایت ہی ذہین، شریف اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- آپ کے تین بھائی اور دو بہنیں تھیں: مولانا سید فیض علی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، فاضلِ دارالعلوم دیوبند (المتوفیٰ ۲۰۰۰)، سید عبد البر شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ستمبر ۲۰۱۳)، مولانا سید الازکیاء شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، بی بی فاطمہ شیرازی اور بی بی حسن آراء شیرازی- آپؒ چنار کوٹ میں پیدا ہوئے اور آج کل اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں- اس وقت آپ سادات شیرازی بٹگرام اور مانسہرہ کے سب سے معمر شخصیات میں سے ایک ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو ایک لمبی، تندرست اور توانا زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۱۸ ذی القعدہ ۱۴۴۱ ہجری بمطابق ۱۰ جولائی ۲۰۲۰)-

(۷۸) : سید محمد سعید شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ نہات ہی پرہیز گار، متقی اور خوش مزاج انسان تھے- آپؒ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ کشمیر، سیالکوٹ اور کراچی میں گزارا تھا- آپؒ نے اغزبانڈہ کی مسجد میں ۱۹۷۵ عیسوی میں چالیس یوم کا ایک چِلا بھی کاٹا تھا- آپؒ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوتے تھے اور ہر روز اپنے جد امجد، حاجی سید محمد احمد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف جایا کرتے تھے اور وہاں لمبی لمبی دُعائیں اللہ تعالیٰ سے مانگے تھے- آپؒ نے کسی کو یہ نہیں بتایا تھا کہ میرا تعلق چنار کوٹ سے ہے اور میں آپ لوگوں کا بھائی ہوں البتہ اغزبانڈہ کے سب لوگوں نے آپؒ سے بہت محبت اور شفقت کا مظاہرہ کیا تھا- آپؒ سید حیدر شاہ، ابن سید لطیف شاہ، ابن سید نجف شاہ، ابن سید امیر شاہ، ابن سید امان اللہ شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدۂ محترمہ سید عبادت شاہ، ابن سید مبارک شاہ کی بیٹی تھیں- آپؒ سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کی نانی صاحبہ، بی بی آمنہ، بنت سید عبادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سگے بھانجے بھی تھے- آپؒ کے دو بھائی تھے: سید یوسف شاہ (وفات جوانی) اور والد صاحب سید سراج شاہ- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی زوبیدہ، بنت سربلند خان خانخیل آف گھڑی حبیب اللہ تھا جو بہت ملنسار اور نفیس خاتون تھیں- آپؒ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید آصف شاہ، سید ذوالفقار شاہ، سید خالد شاہ، سید کرامت شاہ، بی بی سعیدہ، بی بی صفیہ (وفات ۲۰۱۳)، بی بی رقیہ اور بی بی فاطمہ- آپؒ کے تمام بچے بہت ملنسار، خوش مزاج اور خوش اخلاق ہیں-

آپؒ چنار کوٹ مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور بروز بدھ ۱۲ ربیع اول ۱۴۰۰ ہجری بمطابق ۳۰ جنوری ۱۹۸۰ عیسوی کو کراچی میں فجر کی نماز میں حالت سجدہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اورآپؒ کی وصیت کے مطابق ریہڑی قبرستان کراچی میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بیر،۲۹ربیع الاوَل ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۱۶نومبر ۲۰۲۰)-

(۷۹) : سید یوسف شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ مانسہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپ بہت نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ بہت پیاراور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ نے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں پڑھی تھیں- آپؒ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ اپنے گاؤں میں گزارا- آپؒ نے اپنے بزرگ والدین کی سب سے بڑھ کر خدمت کی- آپؒ کو باغ بانی کا بہت شوق تھااوراپنی زمینوں میں مختلف قسم کے پھل داردرخت لگائے ہیں جن میں خوبانی، الوبخارا، الوچے، اخروٹ، ناشپاتی، بادام، انگوراور باغی املوک شامل ہیں- پھل تیار ہونے پر اپنے دوست واحباب کو گفٹ کرتے تھے- آپؒ سیر و تفریح کے ساتھ ساتھ شکار کے بہت شوقین تھے- آپؒ سید سخی شاہ(وفات ۱۹۷۱)، ابن سید رحمت ولی شاہ، ابن سید حسن علی شاہ، ابن سید یوسف شاہ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی فیروزہ بی بی (وفات ۱۹۷۳)، بنتِ سید نظام شاہ آف چنار کوٹ تھاجو بہت ملنسار، شفیق اور نفیس خاتون تھیں- آپؒ کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید میاں سید شاہ شیرازی (وفات ۲۰۰۰)، سید پیر زمان شاہ شیرازی، بی بی جنت خاتون (وفات ۱۹۸۳) اور بی بی عطر النساء- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی دُنیا زرہ (وفات ۲۲ جون ۲۰۰۸) جو سید اعظم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ اور سید موتم شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف اُغزبانڈہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں، بہت ملنسار، خوش مزاج اور مُخلص خاتون تھیں- آپؒ کو اپنے سُسرال والوں سے بہت محبت تھی اورآپؒ اکثر ان سے ملنے کیلئے اُن کے گاؤں اُغزبانڈہ بٹگرام جاتے رہتے تھے- آپؒ کے تین بیٹے اورپانچ بیٹیاں ہیں: سید عبد الرحمان شاہ شیرازی، سید محبوب شاہ شیرازی، سید غلام نبی شاہ شیرازی، سیدہ شریف النساء، سیدہ فرید النساء، سیدہ زیب النساء، سیدہ رخسانہ اور سیدہ رقیب النساء- آپؒ کے تمام بچے بہت خوش اخلاق، مُخلص اور محنتی ہیں- آپؒ اپنے آبائی گاؤں چنار کوٹ مانسہرہ میں ۱۹۲۹عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۸۴ سال کی عمر میں ستمبر ۲۰۱۳ کو وفات پائی اوراپنے آبائی قبرستان پٹیاں چنار کوٹ میں آسودۂ خاک ہیں-اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر،۴جمادی الثانی ۱۴۴۲ہجری بمطابق ۱۸جنوری ۲۰۲۱)-

(۸۰) : سید اسرار اللہ شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت راست گو اور سچے انسان ہیں- آپ پنج وقت صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں- آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول چنار کوٹ سے حاصل کی- آپ نے اپنی زندگی کے کئی سال جماعت اسلامی پاکستان میں گزارے ہیں- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بہت پسندیدہ شخصیت ہیں- آپ کو اسلامی معلومات سے بہت گہرا لگاؤ ہے- آپ نے اپنی زندگی میں بہت سے نشیب و فراز دیکھے ہیں- آپ نے ایک دفعہ کہا کہ ہم غربت کے وہ دن بھی دیکھ چ کے ہیں جب پیسے نہ ہونے کی وجہ سے چھٹی جماعت میں داخلہ نہ لے سکے اور آگے پڑھنا چھوڑ دیا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے پاس بہت کچھ ہے- آپ کہتے ہیں کہ محنت ہے تو سب کچھ ہے محنت نہیں تو کچھ بھی نہیں- آپ کو ہندکو، پشتو اور اردو زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ سید عرب شاہ، ابن سید محمود شاہ، ابن سید نظام شاہ، ابن سید فیض علی شاہ، ابن شاہ حسین، ابن سید امان للہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن بیر سید سعادت شاہ رحمت اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی خلفاء، بنت سید قلندر شاہ رحمت اللہ علیہ تھا جو بہت شفیق، ملنسار اور مہربان خاتون تھیں- آپ کے تین بھائی اور ایک بہن ہے: سید دولت شاہ، سید قمر علی شاہ، سید امداد اللہ شاہ اور بی بی خیر النساء- آپ نے دو شادیاں کی ہیں پہلی بیوی سے صرف ایک بیٹی ہے جو گڈو بی بی کے نام مشہور ہے جبکہ دوسری زوجۂ محترمہ کا نام بی بی سراج النساء ہے جن سے آپ کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: سید ظہیر الحسن شاہ شیرازی، سید سعید الحسن شاہ شیرازی، سید حفیظ الحسن شاہ شیرازی، سید صغیر الحسن شاہ شیرازی، ڈاکٹر سید تنویر الحسن شاہ شیرازی، بی بی زاہدہ شیرازی، بی بی شاہدہ شیرازی، بی بی آمنہ شیرازی، بی بی کوثر شیرازی اور بی بی طاہرہ شیرازی- آپ کے تمام بچے بہت نفیس، ملنسار اور محنتی ہیں-- خدا ان سب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے- آمین!

آپ چنار کوٹ ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا میں پیدا ہوئے اور آج یعنی ۲ دسمبر ۲۰۲۰ کو آپ اپنے گاؤں چنار کوٹ میں دوسرے معمر انسان ہیں پہلے نمبر پر سید معروف شاہ شیرازی صاحب ہیں جن کی عمر اس وقت پچانوے سال ہے دونوں بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (بدھ، ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲ دسمبر ۲۰۲۰)-

(۸۱): سید رحیم شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپ بہت نفیس، خوبصورت اور قد آور شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ بہت پیار اور محبت سے

پیش آتے تھے- آپؒ اپنے انتقال کے وقت اپنے گاؤں میں سب سے عمر رسیدہ شخصیت تھے- آپؒ نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ اپنے گاؤں میں گزارا- آپؒ نے اپنی بزرگ والدہ ماجدہ "بی بی سوا" کی سب سے بڑھ کر خدمت کی- آپؒ سید حسین شاہ، ابن سید مبارک شاہ، ابن سید احمد علی شاہ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند تھے- آپؒ کے سات چچے تھے: سید بُرہان شاہ، سید ثابت شاہ، سید عبادت شاہ (آپؒ کی صرف تین بیٹیاں تھیں)، سید مکان شاہ، سید غلام حسین شاہ، سید حلیم شاہ اور سید معصوم شاہ- آپؒ سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کی نانی صاحبہ، بی بی آمنہ، بنت سید عبادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے چچازاد بھائی بھی تھے جن کے ساتھ آپؒ بہت شفقت کرتے تھے- آپؒ کے والد صاحب، سید حسین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیاں کی تھیں- پہلی بیوی سے ایک بیٹا تھا جن کا نام سید محبت شاہ تھا دوسری بیوی جن کا نام بی بی سوا تھا جنہوں نے سو سال سے زیادہ کی عمر پائی تھی کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: سید رحیم شاہ، سید تُراب شاہ، سید مصنف شاہ، سید روایت شاہ، سید آمان اللہ شاہ، بی بی زُحرفا اور بی بی افسرینہ- آپؒ کی بیوی محترمہ کا نام میر فزون (وفات اگست ۲۰۲۰)، بنت سید خطاب شاہ آف چنار کوٹ تھا- آپؒ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید نسیم شاہ، ماسٹر سید سلیم شاہ، بی بی جمیلہ اور بی بی- آپؒ اپنے آبائی گاؤں چنار کوٹ مانسہرہ میں ۱۹۲۵ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۹۵ سال کی عمر میں ۲۰۲۰ عیسوی کو وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان چنار کوٹ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۴ جمادی الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۱۸ جنوری ۲۰۲۱)-

(۸۲): مولانا سید فیض علی شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت متقی، پرہیز گار اور جید عالم دین تھے- آپؒ نہایت ہی ذہین اور بہت بڑے دانشور تھے- آپؒ بہت قد آور اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ نے دارالعلوم دیوبند جسے "الازہر" آف انڈیا بھی کہا جاتا ہے سے سندِ فراغ حاصل کی تھی- آپؒ درس نظامی کے آخری امتحان میں دارالعلوم دیوبند میں اوّل آئے تھے جو ہم سب کیلئے باعث فخر ہے- آپؒ کو درس نظامی میں فرسٹ پوزیشن لینے پر دارالعلوم دیوبند میں مدرس تعینات کیا گیا تھا- آپؒ کا سادات شیرازی ہزارہ ڈویژن کے دارالعلوم دیوبند سے درسِ نظامی میں سندِ فراغ حاصل کرنے والوں میں پانچواں نمبر ہے- آپؒ ۱۹۵۷ عیسوی کو ہندوستان سے پاکستان آئے اور واپس ہندوستان نہیں گئے- آپؒ تعلیم القرآن، راولپنڈی اور جامعہ اشرفیہ، لاہور میں بھی مدرس رہے- آپؒ نے اپنی عمر کا آخری حصہ انگلستان میں گزارا- آپؒ کو عربی، اردو، پشتو، انگلش اور ہندکو زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا- آپؒ سید سخی شاہ (فاضلِ دارالعلوم دیوبند)، ابن سید قاسم شاہ- ابن سید علی مردان شاہ، ابن شاہ مرتضیٰ علی شاہ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن پیر سید سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے فرزند ارجمند تھے- آپؒ

کی والدہ ماجدہ کا تعلق ہروڑی کے اخونخیل خاندان سے تھا اسی وجہ سے آپؒ کے تمام بہن بھائی پشتو زبان بہت روانی سے بولتے تھے- آپؒ کے تین بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید معروف شاہ شیر ازی، سید عبدالبر شاہ شیر ازی (المتوفیٰ ستمبر ۲۰۱۳)، مولانا سید الازکیاء شیر ازی، بی بی فاطمہ شیر ازی اور بی بی حسن آراء شیر ازی- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا تعلق بھی ہروڑی کے اخونخیل خاندان سے تھا- آپؒ کے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: سید اسد حسین شاہ، سید راشد حسین شاہ، سید احمد حسین شاہ، سید سعد حسین شاہ، بی بی سعیدہ، بی بی رشیدہ، بی بی صدیقہ اور بی بی جمیلہ- آپؒ اپنے ابائی گاؤں چنار کوٹ مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۰۰ عیسوی کو ادھر ہی وفات پائی- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- آپؒ کی نمازِ جنازہ سوات کے مشہور مذہبی سکالر مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی جو آپؒ کے شاگرد تھے- آپؒ اپنے آبائی قبرستان چنار کوٹ میں سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کی مغرب کی طرف آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (بدھ، ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۳ فروری ۲۰۲۱)-

(۸۳) : سید نواب شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ آف درل چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ نے اپنی ساری عمر اپنے جنت نظیر گاؤں چنار کوٹ میں گزاری اور ہمیشہ زراعت کے مُعزز پیشے سے وابستہ رہے- آپؒ اپنے علاقے میں لوگوں کے درمیان مختلف قسم کے اختلافات ختم کرانے کا اہم کام ادا کرتے تھے- آپؒ کو لوگوں کے درمیان اختلافات ختم کرانے میں بڑی شہرت حاصل تھی- آپؒ اپنے گاؤں کے فلاحی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے- آپؒ اپنے وقت کے پیدل چلنے والے راستوں کی تعمیر پر بہت توجہ دیتے تھے تاکہ پیدل چلنے والوں کو مشکلات نہ ہوں کیونکہ پہاڑی علاقوں میں راستے بنانا کوئی آسان کام نہیں تھا- آپؒ کے وصال کے بعد لمی سے درل پیدل آنے جانے والا راستہ منہدم ہو گیا ہے کیونکہ اسی راستے کو بنانے والے اب اس دنیا میں نہیں رہے- آپؒ سید غلام حسن شاہ، ابن سید مکان شاہ، ابن سید مُبارک شاہ، ابن سید احمد علی شاہ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجُمند تھے- آپؒ کے دو چچے تھے (۱) سید میاں گل شاہ بابا: آپؒ کا صرف ایک بیٹا تھا جن کا نام سید بُغدادی شاہ تھا اور (۲) سید احمد شاہ المعروف نانگا بابا: آپؒ کے تین بیٹے اور سات بیٹیاں تھیں: سید نور نبی شاہ، سید اقبال شاہ، سید جناب شاہ، بی بی صابرہ، بی بی صورت نیساء، تاج بی بی، بی بی خورشید، بی بی دلشاد، بی بی جمشید اور بی بی شمیم- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام سیدہ بیگم، بنت سید قاسم شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف لمی تھا جو بہت شفیق، مہربان اور مُخلص خاتون تھیں- آپؒ کا ایک بھائی اور ایک ہمشیرہ صاحبہ تھیں (۱) سید احمد شاہ: آپؒ کے دو بیٹے اور دو

بیٹیاں ہیں: سید یوسف شاہ، سید قمر علی شاہ عرف خان (وفات کراچی)، بی بی جنت خاتون اور بی بی میر فزون (۲) بی بی حافظہ: آپؒ کے تین بیٹے ہیں: سید کمال شاہ، سید علی عادل شاہ اور خان-

آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی خاتون، بنت سید سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ تھا- آپؒ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: مولانا سید رستم علی شاہ (وفات ۸ مارچ ۲۰۱۵) سید ولی شاہ (وفات ۲۰۰۸)، سید ہارون شاہ، سید افسر شاہ، بی بی چن، بی بی زینت النساء، بی بی راکبا اور بی بی جمیلہ - آپؒ کے تمام بچے بہت ملنسار، محنتی اور جفاکش ہیں- آپؒ اپنے ابائی گاؤں درل چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ میں ۱۹۲۲ عیسوی کو پیدا ہوئے اور بروز جمعہ، ۱۷ ذی اقعدہ ۱۴۲۷ ہجری بمطابق ۸ دسمبر ۲۰۰۶ عیسوی کو وفات پائی اور ادھر ہی اپنے آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (اتوار، ۲۹ رجب المرجب ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۳ مارچ ۲۰۲۱)-

(۸۴) : ہیڈ ماسٹر سید عمر فاروق شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپ بہت لائق، ذہین اور محنتی انسان ہیں- آپ آپنے ابائی گاؤں چنار کوٹ ضلع مانسہرہ میں ۱۵ جنوری ۱۹۶۶ عیسوی کو پیدا ہوئے- آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بٹل مانسہرہ سے بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا اور "ایف ایس سی" کراچی سے پاس کیا ہے- آپ نے "بیچلر آف سائنس" یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور سے کیا ہے- آپ نے ایجوکیشن میں ماسٹر بھی کیا ہے- آپ نے اپنی سروس کا آغاز محکمہ تعلیم میں بحیثیت سائنس ٹیچر ۱۹۹۴ عیسوی میں کیا ہے- آپ اپنے تمام شاگردوں کے ہر دلعزیز استاذ ہیں- آپ کے طلباء آپ کی بہت تعریف کرتے ہیں کہ آپ اپنے شاگردوں کو بہت دل جمعی اور پیار سے پڑھاتے ہیں- آپ کے شاگردوں میں سے ڈاکٹر، انجنئر اور دوسرے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہیں جن میں ڈاکٹر سید نذر شیرازی صاحب اور ڈاکٹر سید تنویر الحسن شاہ صاحب شامل ہیں جنہوں نے یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ہیفے، چائنا سے کیمسٹری میں ڈاکٹریٹ کی ہے- آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ ۲۹ مئی ۲۰۱۷ کو گورنمنٹ ہائی سکول چنار کوٹ کے پہلے ہیڈ ماسٹر ہیں جن کا تعلق سادات شیرازی سے ہے- آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ سادات شیرازی خیبر پختونخوا میں دوسرے شخص ہیں جو کسی گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بنے ہیں- پہلے نمبر پر سید جلال شاہ شیرازی صاحب آف اُغزبانڈہ بٹگرام تھے جو 1973 عیسوی میں پبلک سروس کمیشن کے زریعے ہیڈ ماسٹر بنے تھے- آپ سید فسیح اللہ شاہ (وفات جمعہ، ۱۰ رمضان ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۳ اپریل ۲۰۲۱)، ابن سید پیر فقیر شاہ، ابن سید پیر علی شاہ، ابن شاہ مردان شاہ، ابن شاہ مرتضیٰ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ

اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی بی بی زوجان ہے جو بہت شفیق، ملنسار اور ہمدرد خاتون ہیں- آپ کی والدہ ماجدہ، بی بی زوجان، ماشاء اللہ آج یعنی ۳ دسمبر ۲۰۲۰ تک حیات اور روبصحت ہیں- آپ کے تین بھائی اور ایک ہمشیرہ ہے: سید سجاد شاہ شیرازی، سید مشتاق شاہ شیرازی، سید تنویر شاہ شیرازی اور سیدہ شازیہ شیرازی- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی رقیہ، بنت سید محمد شاہ ہے- آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید وجاہت شاہ شیرازی (بی بی اے)، سید ندیم شاہ شیرازی (ٹیلی کام انجنئر)، سیدہ خنساء شیرازی اور سیدہ خمناء شیرازی- آپ کے تمام بچے بہت ذہین، ملنسار اور محنتی ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعرات، ۱۷ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۳ دسمبر ۲۰۲۰)-

(۸۵) : ڈاکٹر سید تنویر الحسن شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور مُخلص انسان ہیں- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپؒ بہت خوبصورت اور نفیس شخصیت کے مالک ہیں- آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول چنار کوٹ سے حاصل کی- آپ نے میٹرک کا امتحان ۱۹۹۷ میں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول بٹل مانسہرہ سے پاس کیا اور سکول بھر میں اوّل آئے- آپ نے بی ایس سی کا امتحان گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج ایبٹ آباد سے پاس کیا اور کالج بھر میں اوّل آئے- آپ نے یونیورسٹی آف پشاور میں ایڈمشن لیا اور وہاں سے کیمسٹری میں ماسٹر کیا اس کے بعد آپ نے اسی یونیورسٹی سے ایم فل بھی کیا- اس کے بعد آپ چائنا چلے گئے اور یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی، ہیفی، چائنا سے کیمسٹری میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی- آپ سادات شیرازی، خیبر پختونخوا کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کی ہے-

آپ نے آل پاکستان تقریری مقابلہ جس کا موضوع تھا "کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک" اور مضمون نویسی مقابلہ جس کا موضوع تھا "شکایت ہے مجھے یارب خداوندان مکتب سے" منعقدہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سال ۲۰۰۳ میں حصہ لیا اور پاکستان بھر میں اوّل آئے- آپ تین کتابوں اور نو جریدوں کے مصنف بھی ہیں- آپ کو انگلش، ہندکو، پشتو اور اردو زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ سید اسرار اللہ شاہ، ابن سید عرب شاہ، ابن سید محمود شاہ، ابن سید نظام شاہ، ابن سید فیض علی شاہ، ابن شاہ حسین، ابن سید امان للہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن بیر سید سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند ہیں- آپ کی دادی محترمہ کا نام بی بی خلفاء، بنت سید قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ تھا جو بہت شفیق، ملنسار اور مہربان خاتون

تھیں- آپ کے والد ماجد نے دو شادیاں کی ہیں پہلی بیوی سے صرف ایک بیٹی ہے جو گڈو بی بی کے نام مشہور ہے جبکہ دوسری زوجۂ محترمہ کا نام بی بی سراج النساء ہے جن سے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: سید ظہیر الحسن شاہ شیر ازی، سید سعید الحسن شاہ شیر ازی، سید حفیظ الحسن شاہ شیر ازی، سید صغیر الحسن شاہ شیر ازی، ڈاکٹر سید تنویر الحسن شاہ شیر ازی، بی بی زاہدہ شیر ازی، بی بی شاہدہ شیر ازی، بی بی آمنہ شیر ازی، بی بی کوثر شیر ازی اور بی بی طاہرہ شیر ازی- آپ کے تمام بہن بھائی بہت نفیس، ملنسار اور محنتی ہیں- خدا ان سب کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے- آمین!

آپ کی شادی خانہ آبادی ڈاکٹر سیدہ فریدہ شیر ازی، بنت سید ولایت شاہ شیر ازی آف اغز بانڈہ سے ۲۴ مارچ ۲۰۱۱ کو ہوئی- آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید محمد اذلان شاہ شیر ازی (پیدائش ۱۱ مارچ ۲۰۱۴)، سید مومن شاہ بادشاہ (پیدائش ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۰) اور سیدہ سارہ شیر ازی (پیدائش ۳۰ اکتوبر ۲۰۱۵)- آپ کے بچے بہت ذہین، لائق اور محنتی ہیں-

آپ اپنے گاؤں چنار کوٹ میں بروز جمعرات، ۱۸ ربیع الاول ۱۴۰۲ ہجری بمطابق ۱۴ جنوری ۱۹۸۲ کو پیدا ہوئے اور آج یعنی ۱۴ مارچ ۲۰۲۱ عیسوی کو خیر سے ۳۹ سال اور ۲ ماہ کے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۲۹ رجب المرجب ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۴ مارچ ۲۰۲۱)-

جلوڑہ، تحصیل بالاکوٹ، ضلع مانسہرہ: یہ سادات شیر ازی، خیبر پختونخوا کا تحصیل بالاکوٹ، ضلع مانسہرہ میں واحد گاؤں ہے جو بالاکوٹ شہر سے سات کلومیٹر کی مسافت پر اور سطح سمندر سے ۹۷۴ میٹر (۳۱۹۶ فٹ) کی بلندی پر واقع ہے- جلوڑہ دریائے کنہار کے مغربی کنارے جہاں جلوڑہ کٹھہ ملتا ہے وہاں سے آندر مغرب کی طرف ۲ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے- جلوڑہ میں سادات شیر ازی کے 50 کے قریب گھر اور آبادی ۳۰۰ ہے- جلوڑہ میں ایک سرکاری پرائمری سکول بھی ہے- اس کے مغرب میں کھیت سراش، شمال میں جلوڑہ کٹھہ و پتلنگ کا علاقہ، مشرق میں لوئر جلوڑہ اور مشرق کی طرف دریائے کنہار ہے- سید محمد علی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جان، سید کبیر شاہ بابا، ابن سید آمان اللہ شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے ابائی گاؤں چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ سے جلوڑہ آکر اپنی زمین / جائیداد میں آباد ہوئے تھے اور گاؤں چنار کوٹ میں اپنا حصہ اپنے بھائیوں کو چھوڑ دیا تھا- جلوڑہ میں واقع یہ جائیداد پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۶۴۸ عیسوی میں بٹگرام اور مانسہرہ میں مفتوحہ اراضی کی تقسیم کے وقت حصے میں آئی تھی-

جلوڑہ بالا کوٹ میں یہ جائیداد سید کبیر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے پاس آج تک محفوظ ہے-اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں اور اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ بہت اچھے تعلقات رکھتے ہیں-سید مزمل شاہ، سید محرم شاہ، سید اسلم شاہ، سید لازم شاہ اور سید عبد الرؤف شاہ مرحوم کا تعلق اسی خوبصورت گاؤں جلوڑہ سے ہے-اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان، منگل، یکم محرم الحرام ۱۴۴۳ہجری بمُطابِق ۱۰اگست ۲۰۲۱)-

سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ: سنگل کوٹ موجودہ تحصیل پکھل، ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا کا بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے-یہ "سادات شیرازی" کا ضلع مانسہرہ اور بٹگرم میں تیسرا بڑا گاؤں ہے-یہ بٹل شہر سے غرباً ۴ کلومیٹر، چتھر پلین سے جنوباً ۱۰ کلومیٹر کی مسافت پر ایک خوبصورت پہاڑی کی چوٹی پر "وادیٔ کونش" میں واقع ہے-سنگل کوٹ گاؤں کے چند خوبصورت مضافات ہیں جن میں شکر کوٹ اور آیاز آباد (بٹ کوئی) شامل ہیں-یہ گاؤں شاہراہ قراقرم پر واقع بٹل شہر سے بُہت خوبصورت دیکھائی دیتا ہے-سید محمد آیاز شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف شکر کوٹ میں واقع ہیں- پیر سید سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے بڑھاپے میں اپنی ترک بیوی کے ساتھ اپنے سب سے چھوٹے صاحبزادے، سید محمد آیاز شاہ بابا کے ساتھ سنگل کوٹ میں رہتے تھے-عناب (بیر) جس میں آئرن اور فاسفورس بہ کثرت پایا جاتا ہے اس گاؤں کا مشہور پھل ہے-

اس گاؤں کے کچھ لوگ اپنی جائیداد واقع پیال شریف، بٹگرام میں رہائیش پزیر تھے لیکن بد قسمتی سے ان سے لڑائی میں ایک گجر شخص مارا گیا جس کی وجہ سے یہ لوگ پیال شریف چھوڑ کر تانگیر، شمالی علاقہ جات چلے گئے- وہاں بھی انہوں نے کافی جائیداد خریدی ہوئی ہے اور بہت خوش اور آسودہ حال ہیں- ان کی جائیداد واقع پیال شریف پر بٹگرام کے ایک طاقتور خان اور پیال شریف کے صاحبزاد گان نے قبضہ کیا ہے- تاریخ کی کتاب برائے کلاس دوازدہم، علامہ اقبال اوپن یونیوسٹی، اسلام آباد کے مطابق، سید قمر علی شاہ شیرازی آف سنگل کوٹ نے سید احمد شہید بریلوی (۱۷۸۶-۱۸۳۱) اور ان کے جان نثار جانبازوں کو کئی دن تک اپنے ہاں ٹھہرا یا تھا اس گاؤں کے کئی لوگوں نے سکھوں کے خلاف جہاد میں بھرپور حصہ بھی لیا تھا تاکہ ایک اسلامی ریاست قائم کر سکے- مولانا سید پیر شاہ شیرازی، فاضل دارالعلوم دیوبند (ہندوستان)، ڈاکٹر سیدہ فریال شیرازی، سید نوبت شاہ شیرازی، سید دولت شاہ شیرازی، سید رضاء حسین شاہ شیرازی، سید سعد شاہ شیرازی، سید اقبال شاہ شیرازی، سید عدالت

شاہ شیر ازی (المتوفی ۱۹۹۸)، سید حسین شاہ شیر ازی، سید عارف شاہ شیر ازی مرحوم کینیڈا، پروفیسر سید زبیر حسین شاہ شیر ازی اور سید مبشر شاہ شیر ازی کا تعلق اسی خوبصورت گاؤں سنگل کوٹ سے ہے- سنگل کوٹ گاؤں کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس کی ایک بیٹی، ڈاکٹر سیدہ نیلم شاہ شیر ازی نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے جو تمام سادات شیر ازی کیلئے ایک اعزازاور باعث فخر ہے- اس گاؤں کے کچھ لوگوں نے بہتر معاش اوراچھی تعلیم کے سلسلے میں کویٹہ، بلوچستان ہجرت کی ہے جن میں سید عارف شاہ شیر ازی، سید محمد انور شاہ شیر ازی، سید نور نبی شاہ شیر ازی، سید غلام نبی شاہ شیر ازی، سید محمد احمد شاہ شیر ازی، بی بی کلثوم شیر ازی اور بی بی سر تاج شیر ازی شامل ہیں- یہ سب بہت قابل اوراعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اوراچھی اچھی سرکاری عہدوں پر تعینات ہیں بہت خوش اورآسودۂ حال ہیں- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور حسین گاؤں اوراس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اورآباد رکھے- آمین یارب العالمین! (اتوار، ۲۵ شعبان المُعظم ۱۴۴۱ ہجری بمُطابِق ۱۹ اپریل ۲۰۲۰)-

(۸۶) : سید احمد شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ آف سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ ایک متقی، پرہیز گاراور بہت جفاکش انسان تھے۔ شائستگی آپؒ کے کردار کی نُمایاں خصوصیت تھی۔ آپؒ نے اپنا بیشتر وقت اسلام کی تبلیغ میں صرف کیا- آپؒ بلوچستان کی تبلیغی جماعت "شوریٰ" کے رکن بھی رہے۔ آپؒ تبلیغی برادری میں بلال مسجد والے شاہ صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے۔ آپؒ نے تبلیغی مقصد کے لئے متعدد ممالک کا سفر کیا۔ آپؒ نے ۱۹۸۶ میں حج کیا۔ آپؒ بلوچستان میں ہزارہ (خیبر پختونخوا) کے "آبادکاروں" کے امور کے جرگہ کے رہنما بھی رہے- آپؒ سید فرقان شاہ شیر ازی، ابن سید سید علی شاہ شیر ازی، ابن سید احمد شاہ شیر ازی، ابن سید آیاز شاہ شیر ازی، ابن سید پیر سعادت شاہ شیر ازی، ابن حاجی سید محمد احمد شاہ شیر ازی، ابن سید ہارون شاہ شیر ازی، ابن سید حسن شاہ شیر ازی، ابن سید محمد ابراہیم شاہ شیر ازی رحمۂ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام گڈیا بی بی تھا جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون تھیں- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام اختر نساء تھا جن کا تعلق مانسہرہ کے دریال کے سواتی جہانگیری قبیلے سے تھا۔ آپؒ کے تین بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید ولایت شاہ شیر ازی، سید فتح علی شاہ شیر ازی، سید علی اکبر شاہ شیر ازی، بی بی پری شیر ازی، (والدۂ محترمہ سید نیاز اللہ شاہ شیر ازی اور سید سیف اللہ شاہ شیر ازی)، اور بی بی بزرگا شیر ازی (اہلیہ سید محمد شاہ)۔ سید احمد شاہ شیر ازی نے ۱۹۳۴ میں اپنے آبائی گاؤں سنگل کوٹ (مانسہرہ) سے بہتر روزگار کی تلاش میں کوئٹہ ہجرت کی اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کے چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں- آپ کے تمام بچے بہت ہی ذہین اوراعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں (جن کی مختصر تاریخ درج ذیل ہے)۔ آپؒ ۱۹۲۱ میں اپنے ابائی گاؤں سنگل کوٹ میں پیدا ہوئے

اور ۰۵ جنوری ۲۰۰۱ کو کوئٹہ میں مسجد فاروقیہ (بلوچستان تبلیغی مرکز) میں نمازِ فجر کی دوسری رکعت کے قیام کے دوران وفات پائی اور کانسی قبرستان، کوئٹہ میں آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

(۱): سید نور نبی شاہ شیرازی: آپ بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان ہیں۔ آپ نے پولیٹیکل سائنس میں ماسٹر ڈگری اور ایل ایل بی کی ڈگری بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ سے حاصل کی ہے- آپ نے ۱۹۷۱ میں گورنمنٹ آف بلوچستان، کویٹہ میں محکمہ تعلیم میں بطور سپرنٹنڈنٹ اپنی خدمات سرانجام دیں اور ۲۰۱۳ تک وہیں رہے۔ آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ ساتھ پورے بلوچستان کے عوام کے لئے بھی مشعل راہ ہیں۔ آپ کی راہنمائی اور نگرانی کی وجہ سے ہی ان کے تمام بھائی بہنوں نے تعلیم حاصل کی جو اب با وقار عہدوں پر اپنی خدمات سرانام دے رہے ہیں۔ ا آپ کی شادی سید اکبر حسین شاہ شیرازی کی بیٹی نرگس بی بی سے ۱۹۷۲ میں ہوئی تھی۔ آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید زبیر حسین شاہ شیرازی، سید ابو بکر حسین شاہ شیرازی، سید عمیر حسین شاہ شیرازی، سید آصف حسین شاہ شیرازی، سید جمال حسین شاہ شیرازی، بی بی سلمہ شیرازی، بی بی اسماء شیرازی اور بی بی نازیہ شیرازی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی، صحت مند اور خوشحال زندگی عطاء کرے۔ امین!

(۲): سید غلام نبی شاہ شیرازی: آپ بہت متقی، پرہیزگار اور محنتی انسان ہیں۔ آپ گورنمنٹ سکول کوئٹہ میں استاذ کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں- آپ کی شادی سید محب شاہ شیرازی کی بیٹی امرینہ بی بی سے ہوئی- آپ کے دو بیٹے اور سات بیٹیاں ہیں (۱) سید عابد علی شاہ شیرازی، بین الاقوامی تعلقات اور تعلیم میں ماسٹر (۲) سید بلال شاہ شیرازی (۳) بی بی طیبہ شیرازی، اسلامیات و تعلیم میں ماسٹر (۴) جویریہ شیرازی، ایم اے (۵) عائشہ شیرازی (۶) سومیا شیرازی (۷) ذبیحہ شیرازی (۸) لائبہ شیرازی اور (۹) اومامہ شیرازی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لمبی، صحت مند اور خوشحال زندگی عطاء کرے۔ امین!

(۳) : سید انور شاہ شیرازی: آپ بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان ہیں۔ آپ حافظ قرآن بھی ہیں۔۔ آپ نے بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ سے "زوالوجی" اور ایجوکیشن میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے۔ آپ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن حکومت بلوچستان ہیں۔ آپ کی شادی ان کی پھوپھی پری شیرازی اور سید احمد شاہ کی بیٹی بی بی نذیرہ شیرازی سے ۱۹۸۲ میں ہوئی۔ آپ کے چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں (۱) ساجد انور شاہ شیرازی جو اسلامیات میں ماسٹر اور بنوری ٹاؤن، کراچی سے درس نظامی ہیں اور پاک ریلوے، کوئٹہ میں اسٹیشن ماسٹر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں (۲) سید نعمان انور شاہ شیرازی (کیپٹن پاکستان آرمی) (۳) عثمان انور شاہ

شیر ازی (۴) سلمان انور شاہ شیر ازی (۵) میمونہ انور شاہ شیر ازی، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ سے انگریزی (گولڈ میڈلسٹ) میں ماسٹر ہیں اور ایف جی کالج، کوئٹہ میں لیکچرار کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں اور (۶) ایمن انور شاہ شیر ازی- اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لمبی، صحت مند اور خوشحال زندگی عطاء کرے۔ امین!

(۴) : سید نعیم شاہ شیر ازی: آپ بہت پرہیز گار اور جفاکش انسان ہیں- آپ ٹیچر کی حیثیت ایک سرکاری سکول میں اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں- آپ کے دو صاحبزادے ہیں: سید عبداللہ شاہ شیر ازی اور سید عبدالرحمان شاہ شیر ازی- اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لمبی، صحت مند اور خوشحال زندگی عطاء کرے۔ امین!

(۵) : سید عارف شاہ شیر ازی: آپ بھی بہت شفیق، ملنسار اور جفاکش انسان ہیں۔ آپ سید احمد شاہ شیر ازی اور اختر نساء کے دوسرے چھوٹے بیٹے ہیں جن کا تعلق مانسہرہ کے دریال سواتی قبیلے کی شاخ جہانگری سے ہے۔ آپ نے ۱۹۸۶ میں فضل الرحمن خان کی بیٹی فرخندہ شہزادی سے شادی کی جن کا تعلق مانسہرہ کے دریال سواتی کے قبیلے جہانگری سے بھی ہے۔ آپ نے جامعہ بلوچستان، کوئٹہ سے انگریزی، تاریخ، ایجوکیشن اور ریاضی میں ماسٹر ڈگری اور فارسٹ انسٹی ٹیوٹ، پشاور سے "جنگل بانی" میں بیچلر آف سائنس کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ، سے ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔ آپ نے ۱۹۹۴ میں اپنی سروس کا آغاز کیا اور مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ تعلیم، قانون اور پارلیمانی امور حکومت بلوچستان، کوئٹہ میں ڈپٹی سکریٹری رہے۔ آپ نے لورالائی، بلوچستان میں سول جج کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت آپ ڈپٹی سکریٹری / ڈائریکٹر برائے مذہبی امور اور حج، حکومت پاکستان، اسلام آباد کے طور پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی چھ بیٹیاں ہیں: قرت العین شیر ازی (حافظ قرآن)، عمارہ شیر ازی (حافظ قرآن)، توبہ شیر ازی، ماہم شیر ازی، علیشہ شیر ازی اور آمنہ شیر ازی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لمبی، صحت مند اور خوشحال زندگی عطاء کرے۔ امین!

(۶) : سید محمد احمد شاہ شیر ازی: آپ سید احمد شاہ شیر ازی کے چھوٹے بیٹے ہیں۔ آپ نے بین الاقوامی تعلقات میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے اور کوئٹہ، بلوچستان، انٹیلی جنس بیورو میں انسپکٹر کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کی شادی اپنے ماموں کی بیٹی فاطمہ بی بی سے ہوئی جو مانسہرہ کے دریال سواتی کے قبیلے جہانگری سے بھی ہے۔ آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید فرقان شاہ شیر ازی، سید شہیر شاہ شیر ازی اور ایشا شیر ازی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لمبی، صحت مند اور خوشحال زندگی عطاء کرے۔ امین!

(۷) : بی بی سر تاج شیر ازی: آپ گورنمنٹ سکول کوئٹہ میں ٹیچر کی حیثیت سے اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ آپ کی شادی سید عارف شاہ بخاری سے ہوئی۔ آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں: سید اسامہ شاہ، بی بی مشاہیم اور بی بی سارہ- اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لمبی، صحت مند اور خوشحال زندگی عطاء کرے۔ امین!

(۸) : بی بی کلثوم شیر ازی: آپ ایک ذہین، لائق اور بہت محنتی خاتون ہیں۔ آپ نے ریاضی میں ماسٹر آف سائنس کی ڈگری حاصل کی ہے اور گورنمنٹ سکول کوئٹہ میں سینئر انگلش ٹیچر کی حیثیت سے اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ آپ کی شادی سید آصف شاہ سے ہوئی جن کا تعلق کوئٹہ، بلوچستان سے ہے۔ آپ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے: سید عمر شاہ اور بی بی مریم۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مزید ترقی و کامرانی نصیب فرمائے- آمین یارب العالمیں!

(۸۷) : سید دولت شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ آف سنگل کوٹ، تحصیل و ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت بہادر، نڈر اور باہمت انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور مضبوط شخصیت کے مالک تھے- آپؒ کے والد ماجد، سید محمد ایاز شاہ بابا جو سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے کی دو بیویاں تھیں: ایک بیوی کا تعلق سواتی قبیلے سے تھا جن سے تین بیٹے تھے: سید غلام شاہ، سید مصطفیٰ شاہ اور سید سعید شاہ- دوسری بیوی کا تعلق بخاری سادات آف شیر گڑھ تناول سے تھا جن سے دو بیٹے تھے: سید دولت شاہ اور سید احمد شاہ- سید دولت شاہ جن کی والدہ ماجدہ کا تعلق بخاری سادات آف شیر گڑھ تناول سے تھا نے "وادیٔ کونش" مانسہرہ میں اپنی سلطنت یعنی نوابی قائم کی ہوئی تھی اور اس کو بہت احسن اور اچھے طریقے سے چلا رہے تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت خوش تھے کیوں کہ وہ علاقہ کونش کے خوانین کے ظلم و ستم سے بہت تنگ تھے اور آپؒ کا ہر حکم بجا لاتے تھے- دن بدن آپؒ کی حکومت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی- لیکن آپؒ کے سوتیلے بھائی آپؒ کی اس حکومت پر بالکل خوش نہیں تھے اور وہ آپؒ کی راہ میں طرح طرح کے روڑے اٹکا رہے تھے- آپؒ کو اپنے سوتیلے بھائیوں کی ان بزدلانہ ہتھکنڈوں کی کوئی پرواہ نہیں تھی اور اپنا کام خوب جاری رکھے ہوئے تھے- لیکن آخر کار سید دولت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے عین جوانی میں شہید کر دیا اور اسی طرح آپؒ کی نوابی کا خاتمہ ہو گیا- آپؒ کی والدہ صاحبہ نے اپنے چھوٹے بیٹے، سید احمد شاہ کو لیکر شیر گڑھ اپنے میکے چلی گئیں اور مرتے دم تک سنگل کوٹ واپس نہیں آئیں- آپؒ کے چھوٹے بھائی، سید احمد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ نے ادھر ہی تناول میں بخاری سادات میں شادی کی اور اس بیوی سے ان کے چار بیٹے ہوئے: سید علی شاہ، سید محمد شاہ، سید کبیر شاہ اور سید محمود شاہ- جب یہ چاروں بھائی تناول میں جوان ہوئے پھر وہ سنگل کوٹ آکر اپنے دوسرے چچازاد بھائیوں سے جائیداد میں اپنا حصہ زبردستی لے لیا- سید رضاء حسین شاہ شیر ازی، سید حسین شاہ شیر ازی، سید ضامن شاہ

شیر ازی اور سید عارف شاہ شیر ازی (کویٹہ والے) سید دولت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی، سید احمد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں اور بہت خوش اور آسودۂ حال ہیں- چونکہ سید دولت شاہ بابا رحمۂ اللہ علیہ نے شادی نہیں کی تھی لہٰذا ان کی کوئی اولاد نہیں ہے- اللہ تعالیٰ سید دولت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (اتوار، ۲۱ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۸ نومبر ۲۰۲۰)-

(۸۸) : سید نوبت شاہ شیر ازی رحمۂ اللہ علیہ آف سنگل کوٹ، تحصیل و ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہمیشہ نفیس اور خوبصورت کپڑے زیب تن کرتے تھے- سر پر قراقلی کیپ اور ہاتھ میں عصا ہوتا تھا- آپؒ بہت فیاض اور سخی انسان تھے اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے تھے- آپؒ اپنے گاؤں سنگل کوٹ کے بہت عمر رسیدہ بزرگوں میں شمار ہوتے تھے- آپؒ کا علاقہ کونش، ضلع مانسہرہ میں بہت مشہور اور منفرد مقام تھا- آپؒ اپنے گاؤں سنگل کوٹ کے نمبردار اور یونین کونسل بٹل مانسہرہ کے دو دفعہ ممبر (۱۹۶۲-۱۹۶۵ اور ۱۹۶۵- ۱۹۶۹) بھی رہے تھے- آپؒ تقسیم ہند سے قبل بریٹش آرمی میں بطور جونئیر کمیشنڈ آفیسر بھی رہے تھے- آپؒ نے اپنی جوانی میں مشرقِ بعید اور مشرقِ وسطیٰ کے کئی ممالک کی سیر بھی کی تھی- آپؒ سید علی شاہ، ابن سید احمد شاہ، ابن سید آیاز شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا رحمۂ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی بیوی کا نام بوجان تھا جن کا تعلق ککو کے اخونخیل قبیلے سے تھا جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون تھیں- آپؒ کے تین بھائی تھے: (۱) سید تراب شاہ- وفات چین (۲) سید مہر گل شاہ اور (۳) سید فرقان شاہ-

آپؒ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں: (۱) **سید منور شاہ:** آپؒ سید رضاء حسین شاہ، سید مبشر حسین شاہ، سید یاسر حسین شاہ، سید اسد حسین شاہ، سید انعام الحسن شاہ، سید حارث حسین شاہ، سید شعیب حسین شاہ، سید وقاص حسین شاہ، بی بی میمونہ اور بی بی منیبہ کے والد صاحب تھے (۲) **سید اکبر حسین شاہ** (وفات سنگل کوٹ)- آپؒ کی نماز جنازہ مفتی کفایت اللہ صاحب نے پڑھائی تھی- آپؒ مولانا سید عارف حسین شاہ (فات کینیڈا)، سید امداد اللہ شاہ، سید طفیل شاہ، نرگس بی بی، افسرینہ بی بی، بیباں بی بی، صغریٰ بی بی اور سمیعہ بی بی کے والد صاحب تھے (۳) **سید تاج شاہ:** سید نوبت شاہ بابا کے تیسرے فرزند، سید تاج شاہ جوانی میں انتقال کر گئے تھے شادی نہیں کی تھی (۴) چن بی بی اور (۵) بی بی نجم النساء-

آپؒ سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ میں ۱۸۹۵ میں پیدا ہوئے اور ۸۵ سال کی عمر میں ۱۹۸۰ عیسوی کو وفات پائی اور اپنے آبائی قبرستان سنگل کوٹ میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (منگل، ۳ربیع الاوّل ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۱ اکتوبر ۲۰۲۰)-

(۸۹): ڈاکٹر سیدہ نیلم شاہ شیرازی دامت برکاتہا آف سنگل کوٹ، تحصیل و ضلع مانسہرہ: آپ پروفیسر سید زبیر حسین شاہ شیرازی کی صاحبزادی اور سید غلام حیدر شاہ آف سنگل کوٹ مانسہرہ کی پوتی ہیں- آپ بہت ذہین، لائق اور محنتی خاتون ہیں- آپ نے یونیورسٹی آف پشاور سے بائیو کیمسٹری میں ماسٹر کیا- آپ نے بائیو کیمسٹری میں قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد سے ایم فل کیا اور اسی مضمون میں ۲۰۱۸ عیسوی میں "موناش" یونیورسٹی ملبورن، آسٹریلیا سے کم عمری میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر کے اسی یونیورسٹی میں ریسرچ فیلو کی حیثیت سے تعینات ہیں- آپ سادات شیرازی کی پہلی خوش قسمت بیٹی ہیں جنہوں نے پی ایچ ڈی کی ہے- آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ ضلع بٹگرام اور ضلع مانسہرہ کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے کسی بھی مضمون میں ڈاکٹریٹ کی ہے- ہمیں قوی امید ہے کہ آپ سادات شیرازی کا نام مزید روشن کریں گی، انشاءاللہ- آپ کے والد ماجد پروفیسر سید زبیر حسین شاہ شیرازی گورنمنٹ کالج اوگی مانسہرہ کے ریٹائرڈ پرنسپل ہیں، بہت شفیق، ملنسار اور مخلص انسان ہیں- آپ کا ایک بھائی اور ایک بہن ہیں: (۱) سید حامد حسین شاہ شیرازی: آپ نے انگلش میں ماسٹر اور ایم فل کیا ہے اور آج کل اسلام آباد ماڈل پوسٹ گریجوایٹ کالج، ایچ ۸، اسلام آباد میں انگلش کے لیکچرار ہیں- آپ بھی بہت ملنسار، مخلص اور شفیق انسان ہیں (۲) سیدہ سمن شاہ شیرازی: آپ نے آرکیٹکچرل انجنئیرنگ میں نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، اسلام اباد سے "بی ایس" کیا ہے- آپ آج کل اسلام آباد میں آرکیٹیکچر کی ایک پرائیویٹ فرم چلا رہی ہیں- ماشاءاللہ، تینوں بہن بھائی بہت ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں- اللہ تعالیٰ مزید سعادت اور ترقی نصیب فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو، آپ کے والدین اور دونوں بہن بھائی کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۲۳ جمادی الاول ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۸ جنوری ۲۰۲۱)-

(۹۰) : مولانا پیر سید شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف سنگل کوٹ، تحصیل و ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا :

آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپ نہایت ہی پرہزگار، تقویٰ دار اور نیک انسان تھے- آپ بہت نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت

محبت اور پیار کرتے تھے- آپؒ نے دارالعلوم دیوبند جسے "الازہر" آف انڈیا بھی کہا جاتا ہے سے ۱۹۳۶ میں سندِ فراغ حاصل کی تھی- سادات شیرازی ہزارہ ڈویژن کے دارالعلوم دیوبند سے درسِ نظامی میں سندِ فراغ حاصل کرنے والوں میں مولانا سید ہیبت شاہ آف لنڈئی اُغزبانڈہ کا پہلا، مولانا سید سخی شاہ آف چنار کوٹ کا دوسرا، قاضی سید عبد الصادق شاہ آف چنار کوٹ کا تیسرا، مولانا سید پیر سید شاہ کا چوتھا، مولانا سید فیض علی شاہ آف چنار کوٹ کا پانچواں اور ڈاکٹر عبد الرحمان شاہ ولی آف لنڈئی اُغزبانڈہ کا چھٹا نمبر ہے- ڈاکٹر عبد الرحمان شاہ ولی آف لنڈئی اُغزبانڈہ سب سے آخری پاکستانی طالبِ علم تھے جنہوں نے دارالعلوم دیوبند سے درسِ نظامی میں سندِ فراغ حاصل کی تھی پھر اس کے بعد حکومت ہندوستان کی طرف سے پاکستانیوں پر پابندی لگ گئی تھی- سادات شیرازی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہزارہ ڈویژن میں کسی بھی قوم یا قبیلے کے اتنے لوگ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل نہیں ہوں گے- سادات شیرازی کو یہ منفرد اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان میں دو ایسے خوش قسمت باپ بیٹے ہیں جو دونوں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل تھے اور وہ مولانا سید سخی شاہ صاحب اور مولانا سید فیض علی شاہ صاحب تھے- مولانا سید پیر سید شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام اپنے ابائی گاؤں سنگل کوٹ میں گزارے- آپؒ نے پاکستان کے مختلف اسلامی مدارس میں کئی سال تک پڑھایا- آپؒ نے ۱۰۳ سال سے زیادہ عمر پائی- آپؒ سید یعقوب شاہ، ابن سید محمد احسن شاہ، ابن سید پیر علی شاہ، ابن سید غلام شاہ، ابن سید محمد ایاز شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے بھائی کا نام سید غلام حیدر شاہ تھا جو پروفیسر سید زبیر حسین شاہ کے والد صاحب تھے- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی قمر النساء، بنت قاضی سید عبد الصادق شاہ آف چنار کوٹ تھا- آپؒ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: سید صابر حسین شاہ، سید صادق حسین شاہ، مفتی سید اصغر حسین شاہ اور سید ریاض حسین شاہ- آپؒ کی صاحب زادیوں کے نام معلوم نہیں ہیں-

آپؒ اپنے ابائی گاؤں سنگل کوٹ مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور ادھر ہی ۱۰۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۱۹ جمادی الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۴ جنوری ۲۰۲۱)-

(۹۱) سید غفران شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف چھپڑا پائیں، سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت پرہیز گار، تقویٰ دار اور صاحبِ کرامت بزرگ تھے- آپؒ "نگینہ فروش بابا" کے نام سے مشہور تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ ولی اللہ سے بہت زیادہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپؒ نے ۳۰ سال تک داتا صاحب کے مزار کے پاس، لاھور میں اور ۳۷ سال تک حضرت سخی سائیں سہیلی سرکار کے مزار کے سامنے مظفر آباد آزاد کشمیر میں نگینے بیچا کرتے تھے-

آپؒ سید پیر گلاب شاہ، ابن سید سخاوت شاہ، ابن سید دلاور شاہ، ابن سید لطف شاہ، ابن شاہ مرتضیٰ علی شاہ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی عائشہ تھا جو بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون تھیں- آپؒ کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں: سید یوسف شاہ، سید ولایت شاہ، سیدہ شمیم اور سیدہ پروین- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: بی بی مہر النسا، بنت سید پیر احمد شاہ اور بی بی میر افطون- آپؒ کی پہلی بیوی سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی جبکہ دسری بیوی سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید عبد الرحیم شاہ (والد صاحب سید حمزہ شیر ازی)، سید انور شاہ، سید اعجاز شاہ، سید مشتاق شاہ، بی بی جنت خاتون، سیدہ نسرین شیر ازی، سیدہ عاصمہ اور سیدہ آصفہ شیر ازی-

آپؒ ۱۹۳۲عیسوی کو چھپڑا پائیں، سنگل کوٹ میں پیدا ہوئے اور ۸۷ سال کی عمر میں بروز پیر، ۱۳ جمادیالثانی ۱۴۴۰ بمطابق ۱۸ فروری ۲۰۱۹ کو وفات پائی اور اپنے ابائی قبرستان رُگلہ ڈھیری چھپڑا پائیں میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۱۳ربیع الثانی ۱۴۴۲ہجری بمطابق ۲۹ نومبر ۲۰۲۰)-

(92) : پروفیسر سید زبیر حُسین شاہ شیر ازی آف سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج او محنتی انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے- آپ زمانۂ طالب علمی میں سیاست میں گہری دلچسپی رکھتے تھے- حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ہر دل عزیز شخصیت تھے- آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بٹل مانسہرہ سے کیا- آپ نے جامعہ محمدیہ قلعہ دیدار سنگھ، گوجرانوالہ سے درسِ نظامی میں فراغت حاصل کی- آپ نے یونیورسٹی آف پشاور سے اسلامیات میں ماسٹر کیا ہے- علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم فل کیا۔ اور اب اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی مکمل کرنے والے ہیں، ان شاء اللہ۔ آپ نے اپنی سروس کا آغاز محکمہ اعلی تعلیم خیبر پختونخوا میں اسلامیات کے لیکچرر کی حیثیت سے کیا- آپ پروفیسر / پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، اوگی مانسہرہ کی حیثیت سے ۹ اکتوبر ۲۰۲۰ کو ریٹائر ہوئے ہیں- آپ گورنمنٹ کالج بالاکوٹ، مانسہرہ، خان پور اور پٹن کوہستان میں بھی رہے ہیں- آپ نے اپنی پوری سروس میں بہت دیانتداری، پابندی اور دل جمعی سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی ہے- آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ سادات شیر ازی سنگل کوٹ، مانسہرہ کی پہلی شخصیت ہیں جو کسی گورنمنٹ کالج کے پرنسپل بنے- سید زُبیر حسین شاہ کو شاہ عبد القادر رائے پوریؒ کے خلیفہ اجل شاہ نفیس الحسینیؒ نے اپنا خلیفہ مجاز قرار دیا ہے- آپ کے والد ماجد کا نام سید غلام حیدر شاہ (وفات ۱۹۸۲)، ابن سید یعقوب شاہ، ابن سید محمد حسین شاہ، ابن سید پیر علی شاہ، ابن سید غفران شاہ، ابن سید محمد ایاز شاہ، ابن سید

پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے-سید غلام حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ مولانا اشرف علی تھانویؒ سلسلے میں بیعت تھے اور نہایت متقی اور پرہیز گار انسان تھے۔ آپ کے چچا محترم کا اسمِ گرامی مولانا پیر سید شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ انہوں نے ۱۹۳۶ میں دارالعلوم دیوبند سے سند فضیلت حاصل کی- آپ مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد تھے۔ ۲۰۰۵ میں بعمر ۱۰۵ سال انتقال ہوا۔ پیر سید شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے چار بیٹے ہیں: مولانا سید صابر حسین شاہ (فاضل بنوری ٹاؤن، کراچی)، سید ریاض حسین شاہ (مرحوم)، سید صادق حسین شاہ (ایل ایل بی) اور مفتی سید اصغر حسین شاہ (فاضل بنوری ٹاؤن، کراچی)- سید زبیر حسین شاہ صاحب کے تین بھائی ہیں: سید شبیر احمد شاہ، سید ظہیر احمد شاہ اور مولانا سید منیر احمد شاہ- سید منیر احمد شاہ بنوری ٹاؤن، کراچی کے فاضل اور مدرس ہیں۔ آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام سعیدہ بی بی، بنت امیر سعید شاہ آف سنگل کوٹ ہے جو بہت شفیق اور ملنسار خاتون ہیں- آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ تینوں بچے ماشاءاللہ بہت ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں: (۱) سید حامد حسین شاہ: آپ کے دو خوبصرت سے بچے ہیں: سید ازلان شاہ شیرازی اور سید زہران شاہ شیرازی- آپ نے انگلش میں ماسٹر اور ایم فل کیا ہے اور آج کل اسلام آباد ماڈل پوسٹ گریجوایٹ کالج، ایچ ۸، اسلام آباد میں انگلش کے لیکچرر ہیں، بہت ملنسار، مخلص اور شفیق انسان ہیں (۲) سیدہ نیلم شاہ شیرازی: آپ نے بائیو کیمسٹری میں قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے ایم فل کیا اور اسی مضمون میں ۲۰۱۸ میں "موناش" یونیورسٹی ملبورن آسٹریلیا سے کم عمری میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کر کے اسی یونیورسٹی میں ریسرچ فیلو کی حیثیت سے تعینات ہیں- آپ سادات شیرازی کی پہلی خوش قسمت بیٹی ہیں جنہوں نے پی ایچ ڈی کی ہے (۳) سیدہ سمن شاہ شیرازی: آپ نے آرکیٹکچرل انجنیئرنگ میں نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، اسلام اباد سے "بی ایس" کیا ہے- آج کل اسلام آباد میں آرکیٹیکچر کی ایک پرائیویٹ فرم چلا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعرات، ۱۸ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۴ دسمبر ۲۰۲۰)-

(93) سید حسین شاہ شیرازی آف سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور جفاکش انسان ہیں- آپ سماجی اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں- آپ بہت کھلے ذہن کے مالک ہیں- آپ کی خواہش ہے کہ پاکستان میں امن ہو، ترقی ہو اور سب لوگ بہت خوشحال ہوں- آپ کی یہ بھی خواہش ہے کہ تمام سادات بچے اور بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تاکہ وہ اپنے ملک و قوم کی ترقی میں کوئی اہم کردار ادا کر سکیں- آپ کو ہندکو، پشتو اور اردو زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں کیلئے باعث فخر ہیں- آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بٹل مانسہرہ

سے کیا ہے- آپ پاکستان پیپلز پارٹی وادی کونش کے سرگرم کارکن ہیں- ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے بہت بڑے شیدائی ہیں- آپ پاکستان پیپلز پارٹی وادی کونش کے جنرل سیکریٹری بھی رہے ہیں- آپ شیر ازی کنسٹرکشن کمپنی کے پروپرائٹر ہیں- آپ اپنے سادات شیر ازی کی تاریخ سے بہت گہری دلچسپی رکھتے ہیں- آپ کی خواہش ہے کہ سادات شیر ازی کی تاریخ پر کوئی ایسی جامع کتاب ہونی چاہئے جو صدیوں بعد ان کی آئندہ نسلوں کے کام آسکے کہ ان کے اباؤاجداد کون تھے اوران کے کارہائے نُمایاں کیا تھے کہاں پیدا ہوئے اور کہاں آسودۂ خاک ہیں وغیرہ وغیرہ- آپ نے سادات شیر ازی کی تاریخی معلومات حاصل کرنے میں سید ولایت شاہ شیر ازی، مصنف، تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کے ساتھ بہت تعاون کیا ہے مختلف مقامات کے دورے کئے ہیں مختلف لوگوں سے ملے ہیں مختلف کتابیں فراہم کی ہیں جن کا وہ آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہیں اورآج وہ سادات شیر ازی خیبر پختونخوا پر ایک جامع کتاب لکھنے میں کامیاب ہو چکے ہیں-

آپ سید ہیبت شاہ، ابن سید محمود شاہ، ابن سید احمد شاہ، ابن سید آیاز شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کے تین بھائی ہیں: سید فصیح الدین شاہ، سید مطلوب شاہ اور سید انور شاہ- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام بی بی دُنیا زہرا، بنت سید نور رحمان شاہ المعروف باچا بابا ہے جن کا تعلق آغزبانڈہ بٹگرام سے ہے، بہت ملنسار، شفیق اور مہربان خاتون ہیں- آپ کے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں: سید اصغر علی شاہ شیر ازی، سید صفدر علی شاہ شیر ازی، سید آیاز علی شاہ شیر ازی، سید واجد علی شاہ شیر ازی، سیدہ نجم النسا شیر ازی، بی بی طیبہ شیر ازی، بی بی آمنہ شیر ازی اور بی بی شاہدہ شیر ازی- آپ کے تمام بچے بہت ہی ذہین، لائق اور تعلیم یفتہ ہیں- آپ اپنے ابائی گاؤں سنگل کوٹ مانسہرہ میں ۱۹۵۰ عیسوی کو پیدا ہوئے اورآج کل اپنے گاؤں میں رہائش پزیر ہیں، بہت خوش اورآسودۂ حال ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اورآپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (اتوار، ۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۲ نومبر ۲۰۲۰)-

شکر کوٹ، تحصیل و ضلع مانسہرہ : یہ وادیٔ کونش، ضلع مانسہرہ، خیر پختونخوا کا بہت خوبصورت اور حسین گاؤں ہے- یہ بٹل شہر سے جنوب مغرب میں تین کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے- چنار کوٹ سی پیک ٹرمینل اس کے بہت قریب واقع ہے- ندی "بٹ کس" اس کے عین سامنے سے گزرتی ہے- اس گاؤں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سادات شیر ازی ضلع مانسہرہ اور بٹگرام کے جد امجد سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف شکر کوٹ میں واقع ہے- سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے

چھوٹے صاحبزادے سید محمد ایاز شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اس گاؤں میں آباد ہے جو بہت خوش اورآسودۂ حال ہے- اس خوبصورت گاؤں کے شمال مغرب میں چھپڑا پائیں، شمال میں سنگل کوٹ، جنوب میں سلطان ڈھیری اور جنوب مغرب میں گاؤں چنار کوٹ واقع ہے- اس گاؤں میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بھی ہے- مولانا سید رفیع الدین شاہ شیرازی، مولانا سید ظہیر الدین شاہ شیرازی، قاری سید افتخار حسین شاہ شیرازی، تحصیلدار سید اسامہ شیرازی، چیف وارنٹ افیسر سید اقبال شاہ شیرازی، سید ممتاز علی شاہ شیرازی اور سید فدا حسین شاہ شیرازی کا تعلق اسی خوبصورت اور حسین گاؤں سے ہے- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں کو ہمیشہ آباد اور قائم رکھے- آمین یارَبُّ العالمین!(منگل،۲۳ذی الحجہ ۱۴۴۲ہجری بمُطابِق ۱۳اگست ۲۰۲۱)-

(94) : سید اُسامہ شیرازی آف شکر کوٹ، تحصیل و ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا: آپ بہت ذہین، فطین اور لائق شخصیت ہیں- آپ سادات شیرازی، خیبر پختونخوا کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن، پشاور کے مقابلے کا امتحان پاس کر کے "تحصیلدار" تعینات ہوئے ہیں جس پر ہم سب سادات شیرازی کے سر فخر سے بلند ہیں اور تمام سادات بھائیوں کیلئے باعثِ فخر ہیں- آپ نے پاکستان کی مشہور "قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد" سے بِزنِس سٹڈیز میں گریجوایشن کی- آپ نے اسی یونیورسٹی سے بِزنِس ایڈ مینسٹریشن میں ماسٹر کیا اور اسی یونیورسٹی سے بین الاقوامی تعلقات میں "ایم فل" بھی کیا- آپ اسی یونیورسٹی کی سماجی، ثقافتی، سیاسی اور ادبی تنظیموں کے رکن بھی رہے ہیں- آپ پختون- ہزارہ سٹوڈنٹ کونسل کے جنرل سیکریٹری بھی رہے ہیں- آپ نے مختلف ملکی اور بین الاقوامی اخبارات کیلئے مختلف قسم کے موضوعات پر ارٹیکلز بھی لکھے ہیں جو باقاعدہ شائع ہو چکے ہیں- آپ کو ہندکو، اُردو اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے- آپ نے ہونڈا جاپان میں بحیثیت اسسٹنٹ مینیجر ایک سال تک اپنی خدمات سرانجام دی ہیں-

آپ سید شاہ حسین شیرازی، ابن سید افسر علی شاہ، ابن سید سخی شاہ، ابن سید اکبر شاہ، ابن سید محمد شاہ، ابن سید احمد شاہ، ابن سید محمد آیاز شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجُمند ہیں- آپ کی دادی ماجدہ کا نام بی بی جمروز ہے- آپ کے چار چچے ہیں: سید شوکت حسین شاہ (سرکاری سکول ٹیچر)، سید شبیر حسین شاہ، سید فاروق حسین شاہ اور سید عارف حسین شاہ- آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی عائشہ، بنت سید اخبار اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ آف چنار کوٹ ہے جو بہت شفیق، ملنسار اور مہربان خاتون ہیں- آپ کے والد صاحب ایم اے اسلامیات ہیں اور محکمہ تعلیم، خیبر پختونخوا میں تیس سال اپنی خدمات سرانجام دیکر بحیثیت ایک استاذ ریٹائر ہوئے ہیں- آپ آجکل مختلف اخبارات کیلئے مختلف موضوعات پر ارٹیکلز لکھتے رہتے ہیں، بہت ملنسار، مُخلص اور محنتی انسان

ہیں- آپ کا ایک بھائی اوردو بہنیں ہیں: (۱) سید عمر شاہ شیرازی: آپ نے میڈیا سٹڈیز میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز(نمل)، اسلام آباد سے گریجوایشن کی ہے اورآجکل "روز ٹیلی وژن" میں بحیثیت پروڈیوسر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں (۲)سیدہ نازش شیرازی: آپ نے ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ سے ایل ایل بی اورانٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد سے انسانی حقوق میں ایل ایل ایم کیاہے اوراب ان شاءاللہ، جوڈیشری کا امتحان دینے کا ارادہ ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطاء فرمائے- آمین! (۳)سیدہ عروہ شیرازی: آپ مانسہرہ پبلک سکول (ایم پی ایس) میں کلاس ہشتم کی طالبہ ہیں- آپ کے تمام بہن بھائی بہت ذہین، لائق اور محنتی ہیں- آپ بروز اتوار، ۲۲رجب المرجب ۱۴۱۵ہجری بمطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۹۴عیسوی کو اپنے ابائی گاؤں شکر کوٹ مانسہرہ میں پیدا ہوئے اورآج کل مانسہرہ میں رہائیش پزیر ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اورآپ کے تمام بہن بھائیوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (جمعۃ المبارک، ۲۲رجب المرجب ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۲۶فروری ۲۰۲۱)-

چھپڑاپائیں، تحصیل وضلع مانسہرہ: یہ وادیٔ کونش، ضلع مانسہرہ، خیر پختونخوا کا بہت خوبصورت اور حسین گاؤں ہے- یہ بٹل شہر سے شرقاً تین کلومیٹر کی مسافت پر، سطح سمندر سے ۱۵۹۹میٹر (۵۲۴۹فٹ) کی بلندی پر ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے جہاں سے وادیٔ کونش کا نوے فیصد علاقہ نظر آتا ہے- چھپڑاپائیں علاقے کے تمام مواضعات اور شاہراہ ریشم کے ساتھ ایک پکی سڑک کے زریعے منسلک ہے- سی پیک اس کے بہت قریب سے گزرتا ہے- چھپڑاپائیں کے مشرق میں سنگل کوٹ، مغرب میں لمی، شمال میں ضلع بٹگرام اور جنوب میں سادات شیرازی کا مرکزی گاؤں چنار کوٹ واقع ہے- چھپڑاپائیں سادات شیرازی کا وادیٔ کونش میں محل وقوع کے لحاظ سے عین درمیان میں واقع ہے- گورنمنٹ ہائی سکول چنار کوٹ بھی اس کے بہت قریب ہے- وادیٔ کونش کا موسم خیبر پختونخوا میں بہت پیارا ہوتا ہے لیکن گاؤں چھپڑاپائیں کے موسم کا تو جواب نہیں ہے البتہ موسم سرما میں تھوڑی سی سردی ضرور ہوتی ہے- اس گاؤں میں سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آباد ہے جو بہت خوش اورآسودۂ حال ہے- سید آیوب شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت میں سادات شیرازی کے سب سے معمر شخصیت تھے اورآپؒ سو سال سے زیادہ عمر پاکر اس دار فانی سے رخصت ہوئے، بہت ملنسار، جفاکش اور محنتی انسان تھے، کا تعلق بھی چھپڑاپائیں سے تھا- سید ممتاز علی شاہ صاحب گاؤں کے ہمیشہ کونسلر رہے ہیں اور گاؤں چھپڑاپائیں کیلئے آپ کی انگنت خدمات ہیں جن کے سب لوگ بہت معترف ہیں- اس گاؤں کے لوگ نہایت ہی تقویٰ دار، دیندار اورصوم وصلوٰۃ کے بُہت پابند ہیں- اس گاؤں کو یہ فخر اوراعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے بہت سے ذہین، تعلیم یافتہ، مہمان نوازاور جفاکش لوگ پیدا کئے ہیں-

پروفیسر ڈاکٹر سید نسیم شاہ شیرازی، پروفسر سیدہ کلثوم شیرازی، ڈاکٹر سید عابد حسین شاہ شیرازی، سید اشرف حسین شاہ شیرازی، سید تاج محمد شاہ شیرازی، سید امتیاز حسین شاہ شیرازی، سید مدثر شاہ شیرازی اور سید کبیر شاہ شیرازی کا تعلق اسی خوبصورت اور حسین گاؤں سے ہے- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور جنت نظیر گاؤں اوراس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اورآسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (تحریر کنندہ: سید ولایت شاہ شیرازی، مصنف تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان جمعۃ المبارک، ۱۹ذی الحجہ ۱۴۴۲ہجری بمُطابِق ۳۰جولائی ۲۰۲۱)-

(95) : پروفیسر ڈاکٹر سید نسیم شاہ شیرازی آف چھپڑا سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ: آپ بہت ملنسار، خوش مزاج اور ہمدرد انسان ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے ہیں- آپ بہت خوبصورت اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں- آپ اپنے تمام سادات بھائیوں کیلئے باعث فخر ہیں- آپ کو ہندکو، پشتو، اردو اور انگریزی زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ آپ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بٹل مانسہرہ سے پاس کیا ہے- آپ نے یونیورسٹی آف پشاور سے معاشیات میں ماسٹر کیا ہے- آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ انٹرنیشنل اسلامی یونیوسٹی، اسلام آباد کے پہلے گریجوایٹ ہیں جنہوں نے اسی یونیورسٹی سے اسلامی معاشیات میں ڈاکٹریٹ کی ہے- آپ انٹرنیشنل اسلامی یونیوسٹی، اسلام آباد میں پروفیسر آف معاشیات رہے ہیں- آپ انٹرنیشنل اسلامی یونیوسٹی، ملائشیاء میں پروفیسر آف معاشیات بھی رہے ہیں- آپ نے اسلامی ترقیاتی بینک جدہ، سعودی عربیہ میں سینئر اگزیکٹو کی حیثیت سے بھی اپنی خدمات سرانجام دی ہیں- آپ اج کل یعنی ۲۴ نومبر ۲۰۲۰ عیسوی کو مملکت قطر میں کسی فنانشل انسٹی ٹیوشن میں سینئر پوسٹ پر اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں- (پیدائش ۱۹۱۹)

آپ سید ایوب شاہ (پیدائش ۱۹۱۹) ، ابن سید یعقوب شاہ، ابن سید لطف شاہ، ابن شاہ مرتضیٰ علی شاہ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں- آپ کے تین بھائی ہیں: سید عظیم شاہ شیرازی ایڈووکیٹ، سید سراج شاہ شیرازی اور ڈاکٹر سید عابد حسین شاہ شیرازی- آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام سیدہ کلثوم شیرازی، بنت سید معروف شاہ شیرازی ایڈووکیٹ ہے جو بہت نفیس اوراعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں- آپ ماڈل کالج برائے خواتین، سپر مارکیٹ، اسلام آباد میں اسلامیات کی پروفیسر رہی ہیں- آپ کے دو بیٹے ہیں: ڈاکٹر سید عاصم شیرازی اور ڈاکٹر سید حمزہ شیرازی- آپؒ کے بچے بہت ہی ذہین، لائق اوراعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں-

اللہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اورآپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (منگل، ۸ ربیع الثانی ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۴ نومبر ۲۰۲۰)-

لمی (Lammi)، ضلع مانسہرہ: لمی تحصیل پکھل، ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا کا بُہت خوبصورت اور حَسین گاؤں ہے- یہ "سادات شیر ازی" کا ضلع مانسہرہ اور بٹگرم میں چوتھا بڑا گاؤں ہے- یہ بَٹل شہر سے غرباً ۷ کلومیٹر، چتھر پلین سے جنوباً ۱۵ کلومیٹر، بٹگرام شہر سے ۲۵ کلومیٹر کی مسافت پر اور سطح سمندر سے ۱۵۹۹ میٹر (۵۲۴۹ فٹ) کی بلندی پر حَسین "وادیٔ کونش" میں واقع ہے- یہ شاہراہ قراقرم، بٹل سے بہت خوبصورت دیکھائی دیتا ہے جو وادیٔ کونش سے گزر کر "درہ خنجراب" سے جاتے ہوئے چین جا پہنچتا ہے- لمی گاؤں میں بُہت خوبصورت مسجد ہے جو پانچ وقت نمازیوں سے بھری ہوتی ہے- اس گاؤں کے لوگ بُہت تہذیب یافتہ، مہمان نواز، پرہیز گار اور محنتی ہیں- اس گاؤں کے لوگ بیکری اور مٹھائی کے کاروبار میں بہت مہارت رکھتے ہیں اور پاکستان کے اکثر شہروں میں ان کی بڑی بڑی دُکانیں ہیں-

لمی کے لوگ سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے بیٹے، سید رُکن الدین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں ان کو لمی وال کہتے ہیں- اسی گاؤں میں سید سراج الدین شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد بھی رہتی ہے جن کو چنار کوٹی کہتے ہیں- دونوں ایک دوسرے سے بہت ہم اہنگ اور دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں- یہ سب بہت پر امن، ترقی پسند اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کے ساتھ بھی اچھے تعلقات رکھتے ہیں- لمی کے لوگ دوسرے گاؤں والوں کے مقابلے میں بہت زیادہ متحد ہیں- اس گاؤں کے لوگ زراعت پیشہ ہیں اور اپنی زرخیز زمینوں سے زیادہ سے زیادہ فصل اُگانے کی کوشش کرتے ہیں- لمی علاقہ میں فروٹ کے لحاظ سے بھی بہت مشہور ہے جن میں املوک، اخروٹ، ناشپاتی، خوبانی اور انجیر شامل ہیں جو دِل کے مریضوں کیلئے بے حد مفید ہیں- سی پیک سے لمی اور چنار کوٹ کے درمیان فاصلہ بہت کم ہوا ہے- سی پیک ٹنل جو ضلع مانسہرہ اور بٹگرام کو آپس میں ملاتی ہے لمی کے نیچے سے شروع ہو کر بانڈیگو ضلع بٹگرام میں نکلتی ہے- سی پیک سے علاقہ کونش بٹگرام کے علاقہ ٹکری کے بہت قریب ہوا ہے-

مولانا سید عالم شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ، فاضل دارالعلوم دیوبند، ہندوستان، سید مُحِب شاہ شیر ازی، سید شوکت شاہ شیر ازی، ڈاکٹر سید بلال شاہ شیر ازی، سید دولت شاہ شیر ازی، سید ولایت شاہ شیر ازی، سید اکبر شاہ شیر ازی، سید صدیق شاہ شیر ازی، سید دلبر شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ، سید فضیلت شاہ شیر ازی، سید اشتیاق شاہ شیر ازی، سید سجاد شاہ شیر ازی اور آسماء شاہ ولی کا تعلق اسی خوبصورت گاؤں لمی سے ہے- سید صدر خان شاہ شیر ازی آف باڑہ اُغز بانڈہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ اسی گاؤں میں ایک خوشحال اور پُر مُسرت زندگی بسر کر رہے ہیں-

لمی نے بہت سے حافظِ قرآن مجید پیدا کیے ہیں جن میں سید اشتیاق حسین شاہ شیرازی، سید آمین الحق شاہ شیرازی، سید کلیم اللہ شاہ شیرازی، شاہ حسین شیرازی اور سید ارشد حسین شاہ شیرازی شامل ہیں-

اس گاؤں کے کچھ لوگوں نے بہتر معاش اور اچھی تعلیم کے حصول کے سلسلے میں انگلستان، برطانیہ ہجرت کی ہے- انہوں نے وہاں اپنا اپنا زاتی کاوبار قائم کیا ہے اور بہت کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں- یہ اپنے گاؤں میں اپنے غریب عزیز رشتہ داروں کی مالی مدد بھی کرتے رہتے ہیں-

اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت اور حَسین گاؤں اور اس کے جفاکش لوگوں کو ہمیشہ خوش اور آباد رکھے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۲۶ شعبان المُعظم ۱۴۴۱ ہجری بمُطابِق ۲۰ اپریل ۲۰۲۰)-

(۹۶) : سید محمد رفیق شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف لمی، ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا: آپؒ نہات متقی، محنتی اور مخلص انسان تھے- آپؒ ۱۴ مئی ۱۹۵۸ کو اپنے ابائی گاؤں لمی مانسہرہ میں پیدا ہوئے- آپؒ سید عثمان شاہ، ابن سید میر احمد شاہ، ابن سید فضل شاہ، ابن سید راج ولی شاہ، ابن سید معروف شاہ، ابن سید قطب شاہ، ابن سید مہندی شاہ، ابن سید رکن الدین شاہ، ابن سید بیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی شغل فا، بنت سید پیر احمد شاہ تھا- آپؒ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں: سید شفیق الرحمان شاہ شیرازی، سید ریاض علی شاہ شیرازی، بی بی نور جہاں اور بی بی نسرین- آپؒ کی زوجہ محترمہ کا نام بی بی نسیم النساء، بنت سید نوران شاہ ہے- آپؒ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید اشتیاق حسین شاہ شیرازی، سید عمار حسین شاہ شیرازی، سید شفیق الرحمان شاہ شیرازی، سیدہ عتیقہ شیرازی اور سیدہ سندس شیرازی- آپؒ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول لمی سے حاصل کی- آپؒ نے میٹرک گورنمنٹ ہائی سکول بٹل مانسہرہ سے پاس کیا- آپؒ نے انٹرمیڈیئٹ گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج اوگی، مانسہرہ سے کیا اور یونیورسٹی آف پشاور سے اسلامیات میں ماسٹر کیا- آپؒ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کچھ عرصہ تک درس و تدریس سے وابستہ رہے- اس کے بعد آپؒ بہتر زریعہ معاش کی تلاش میں سعودی عربیہ چلے گئے اور وہاں آٹھ سال تک رہے پھر آپؒ اپنے ملک پاکستان واپس آئے- آپؒ پاکستان میں تین سال گزارنے کے بعد متحدہ عرب امارات چلے گئے اور وہاں چھ سال گزار کر پاکستان واپس آ گئے - آپؒ کو یہاں پاکستان میں ایک موذی مرض نے اپنی لپیٹ میں لے لیا- آپؒ کئی سال تک اس موذی مرض سے لڑتے رہے- مختلف ہسپتالوں میں علاج کروایا لیکن جانبر نہ ہو سکے اور آخر کا اس دار فانی سے ۵۱ سال ایک ماہ اور ۱۹ دن کی عمر میں ۳ جولائی ۲۰۰۹ کو رخصت ہوئے- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون-

آپؒ اپنے ابائی گاؤں لمی مانسہرہ میں آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (منگل،۹ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۲۵ نومبر ۲۰۲۰)-

(۹۷) : اکبر سید شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف لمی، تحصیل و ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا : آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت اور نورانی شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور عزت سے پیش آتے تھے- آپؒ بہت فیاض اور سخی انسان تھے آپؒ ہر وقت مہمانوں کو دل سے خوش آمدید کہتے تھے- آپؒ خدائی خدمتگار اور بہت بڑے سوشل ورکر تھے- آپؒ اپنے سادات بھائیوں کے ساتھ بہت پیار کرتے تھے- جب آپؒ کے بٹگرام کے سادات بھائی کسی مصیبت اور دکھ میں مبتلا ہوتے تو آپؒ بہت افسردہ اور غمگین رہتے تھے اور ہمیشہ یہی دُعاء کرتے تھے کہ یااللہ! میرے بٹگرام کے سادات بھائیوں کو اس ظلم اور مصیبت سے نجات دے- آمین! آپؒ سید حیدر شاہ، ابن سید حضرت شاہ، ابن سید علی مردان شاہ، ابن سید شاہ مرتضیٰ، ابن سید آمان اللہ شاہ، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی اج نور بنت سید فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا- آپؒ کا کوئی بھائی نہیں تھا صرف ایک بہن تھیں جن کا نام صاحبہ بی بی تھا- آپؒ کی زوجۂ محترمہ کا نام مہرانگیز بنت سید محبت شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا- آپؒ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے: قاری سید اطوار شاہ، اکبر شاہ، سید گل افسر شاہ، سید غلام نبی شاہ اور بی بی مریم- آپؒ اپنے گاؤں لمی ضلع مانسہرہ میں ۱۹۳۳ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۸۴ سال کی عمر میں بروز ہفتہ، یکم رمضان المعظم ۱۴۳۸ ہجری بمطابق ۲۷ مئی ۲۰۱۷ عیسوی کو وفات پائی- اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون- آپؒ اپنے ابائی قبرستان لمی میں آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العلمین! (منگل،۶ جمادی الاول ۱۴۴۲ھجری بمطابق ۲۲ دسمبر ۲۰۲۰)-

(۹۸) : مولانا سید عالم شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف لمی، تحصیل و ضلع مانسہرہ، خیبر پختونخوا: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپؒ نہایت ہی پرہیزگار، تقویٰ دار اور نیک انسان تھے- آپؒ بہت نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آتے تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور پیار کرتے تھے- آپؒ نے درسِ نظامی جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ، پاکستان سے کیا- آپؒ ایک مشہور عالم دین، مولانا سرفراز احمد صفدر صاحب کے شاگردوں میں سے تھے- آپؒ کی وجہ سے گاؤں لمی میں علماء اور حفاظ کا ایک جال پھیلا ہوا ہے جو ہم سب سادات شیرازی کے لئے باعث فخر ہے- مولانا سید عالم شاہ شیرازی جامعہ مسجد لاہور ہائی کورٹ، لاہور میں خطیب تھے- آپؒ سید عبد اللہ شاہ، ابن سید دین علی شاہ، ابن سید غلام علی شاہ، ابن سید حسین شاہ، ابن سید میر شاہ، ابن سید عمرین شاہ، ابن

سید رکن الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی حکم جان آف اچھڑیاں مانسہرہ تھا جو مولانا سرفرازاحمد صفدر صاحب کی ہمشیرہ اور علامہ زاہد الراشدی، ڈائرکٹر تعلیمات جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کی پھوپھی تھیں، بہت شفیق، ملنساراور مہربان خاتون تھیں- آپؒ کے تین بھائی اورایک بہن تھیں: سید حبیب شاہ، سید مردان شاہ، سید رحمت شاہ اوربی بی صفورہ- آپؒ کی دو بیویاں تھیں: بی بی سیرت نساء اور بی بی عالیہ- آپؒ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں: سید دائم شاہ شیرازی، سید سالم شاہ شیرازی، رفیعہ شیرازی، سمیعہ شیرازی زوجہ اکثر شاہ شیرازی اور بی بی عقیلہ شیرازی- آپؒ عصر کی نماز سے چند منٹ قبل جامع مسجد لاہور ہائی کورٹ میں ہی ۲۰۰۳ عیسوی کو خالق حقیقی سے جاملے- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- آپؒ اپنے ابائی گاؤں لمی کے ریتزا قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یارب العالمین! (منگل،۶ جمادی الاول ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۲۲ دسمبر ۲۰۲۰)-

(۹۸) : سید دلبر شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف لمی، تحصیل و ضلع مانسہرہ: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت ہر دل عزیز شخصِیت کے مالک تھے- آپؒ بہت قد آور شخصیت تھے- سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے تھے- آپ بہت فیاض اور سخی انسان تھے اور ہر وقت مہمانوں کو دِل سے خوش آمدید کہتے تھے- آپؒ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول لمی ضلع مانسہرہ سے حاصل کی لیکن مالی حالات اچھے نہ ہونے کی وجہ سے مزید آگے نہ پڑھ سکے- آپؒ ۱۹۶۲ میں کراچی گئے اور وہاں کافی سال تک ایک پرائیویٹ کمپنی میں سپروائزر کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیں- آپؒ نے ۱۹۸۲ عیسوی میں اوگی بازار میں بیکری کا کاروبار شروع کیا جو بہت کامیاب رہا- آپؒ نے لوگوں کے بہت اصرار پر ۱۹۸۵ میں جنرل کونسلر کا انتخاب لڑا اور کامیاب ہوئے اور ۲۰۰۲ تک جنرل کونسلر رہے- آپؒ کو سب لوگ "ممبر صاحب" کے نام سے پکارتے تھے- آپؒ اپنے علاقے کے فلاحی اور رفاہی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے- آپؒ سید محبت شاہ شیرازی، ابن سید محمود شاہ شیرازی، ابن سید راج ولی شاہ شیرازی، ابن سید معروف شاہ شیرازی، ابن سید قطب شاہ شیرازی، ابن سید مہندی شاہ شیرازی، ابن سید رکن الدین شاہ شیرازی، ابن سید پیر سعادت شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی بی بی خائستہ جان تھا جو بہت ملنسار، شفیق اور مخلص خاتون تھیں- آپؒ کے دو چچے تھے: سید ولایت شاہ شیرازی اور سید صاحب شاہ شیرازی- آپؒ کا ایک بھائی اورایک بہن ہے: سید بخت علی شاہ اوربی بی محب النساء- آپؒ نے اپنی خالہ صاحبہ کی بیٹی بی بی مہر افزون، بنت سید اکبر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۹۶۷ میں شادی کی- اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو اُن کے دستِ شفقت سے کبھی محروم نہ کرے- آمین! آپؒ کا ایک صاحبزادہ اور دو صاحبزادیاں ہیں: سید عبدالوحید شاہ شیرازی (ایم ایس سی-بی ایڈ)، بی بی طاہرہ شیرازی اور بی بی گلناز شیرازی- آپؒ اپنے

آبائی گاؤں لمی ضلع مانسہرہ میں ۱۹۴۶عیسوی کو پیدا ہوئے- آپؒ ۲۰۱۱ کو جگر کی موذی بیماری میں مبتلا ہوئے- کافی علاج کروایا لیکن صحت یاب نہ ہوسکے اور بالآخر اس فانی دنیا سے بروز جمعرات، ۱۶ جمادی الاول ۱۴۳۴ ہجری بمطابق ۲۸ مارچ ۲۰۱۳ کو رخصت ہوئے اور اپنے آبائی قبرستان لمی ضلع مانسہرہ میں آسودۂ خاک ہیں-اِنّالِلّٰہِ وَاِنّااِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے-آمین یارب العالمین! (جمعرات، ۲۲ شوال ۱۴۴۲ بمطابق ۳ جون ۲۰۲۱)-

ٹوپی، ضلع صوابی، خیبر پختونخوا:

(۹۹) : سید محمود شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف ٹوپی ضلع صوابی: آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج، نرم خو اور جفاکش انسان تھے- آپؒ بہت خوبصورت شخصِیت کے مالک تھے- آپؒ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی- آپؒ سید جلال الدین شاہ المعروف سید جلال شاہ بابا، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا، ابن سید ہارون شاہ المعروف سید بابا، ابن سید حسن شاہ، ابن سید ابراہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے ایک چچا تھے جن کا نام سید آمان اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا- آپؒ کے دو بھائی تھے: سید نادر شاہ اور سید مراد شاہ- سید مراد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے تین بیٹے تھے، سید محبوب شاہ، سید کالو شاہ اور سید محمود شاہ- ان سب کی اولاد بدھا شریف، ہملٹ، قاضی پور، تحصیل غازی میں آباد ہے- سید مراد شاہ بابا کا مزار شریف بھی بدھا شریف میں ہے- البتہ سید نادر شاہ بابا کی اولاد کا کوئی علم نہیں ہے- سید محمود شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے چار بیٹے تھے جن کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

سید فیض علی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ بہت خوبصورت اور قد آور شخصیت کے مالک تھے- آپؒ اپنے والدین کے سب سے بڑے بیٹے تھے- آپؒ چنار کوٹ مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کی زندگی میں ٹوپی صوابی میں وفات پائی اور تاج خان قبرستان، ٹوپی صوابی میں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ کے تین بیٹے تھے: (۱) سید علی شاہ بابا (وفات ملتان جون ۱۹۶۲)- آپؒ کا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں: سید حسن شاہ بابا جن کے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں: سید عبدالباقی المعروف سید امیر حمزہ شیرازی، سید لیاقت شاہ، سید محسن شاہ، سید کامران شاہ، سید نعمان شاہ، بی بی شازیہ، بی بی گلناز، بی بی سراج، بی بی گلشاد اور بی بی دلشاد (۲) سید لعل شاہ (وفات ٹوپی ۲۰۱۲) جن کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید صحبت شاہ، سید گلزادہ شاہ، سید محبت شاہ، تاج بیگم اور بی بی سعیدہ (۳) سید زیارت شاہ (وفات ٹوپی ۱۹۹۹) جن کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں:- سید شیر نواز شاہ، بی بی سمیرہ اور رضیہ بیگم-

سید میر احمد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ ٹوپی میں پیدا ہوئے اور ملتان میں وفات پائی اورادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- آپؒ کا ایک بیٹا تھا جن کا نام سید رحمت شاہ تھا- آپؒ کے پانچ بیٹے تھے: سید ظاہر شاہ، سید سلیم شاہ، سید رحیم شاہ، سید جاوید شاہ اور سید نعیم شاہ-سید رحمت شاہ رحمۃ اللہ علیہ ملتان سے مٹہ سوات چلے گئے اورادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی- سید رحمت شاہ ملتان میں پیدا ہوئے اور گاؤں خریڑی مٹہ سوات میں وفات پائی اورادھر ہی آسودۂ خاک ہیں-

سید کوکا خان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ- آپؒ ٹوپی میں پیدا ہوئے اورادھر ہی وفات پائی اور تاج خان قبرستان ٹوپی میں آسودۂ خاک ہیں- آپؒ کے دو بیٹے ہیں: فقیر رحمان شاہ (مستقل سکونت حسن ابدال) اور وزیر رحمان شاہ (مستقل سکونت ہری پور)-

سید میر زمان شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ: آپؒ اپنے والدین کے سب سے چھوٹے فرزند ارجمند تھے- آپؒ ٹوپی میں پیدا ہوئے اور ملتان میں ۱۹۹۲ کو وفات پائی اور ادھر ہی آسودۂ خاک ہیں- آپؒ کے تین مختلف ازواج سے نو بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید فضل الرحمان شاہ، سید اکبر شاہ، سید وارث شاہ، سید علی زمان شاہ، سید بخت زمان شاہ، سید دلبر شاہ، سید قمر زمان شاہ، سید زاکر زمان شاہ اور سید فضل شاہ- بیٹی کا نام معلوم نہیں ہے-

سید محمود شاہ بابا ۱۸۷۵ عیسوی کو بہتر روزگار کی تلاش میں اپنے گاؤں چنار کوٹ سے میاں عبدالجبار شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں گھڑی ستانہ آئے اور وہاں سے اپنے بھائیوں کے ہمراہ گدون کے علاقے منگل چھائی آئے اور پھر وہاں سے ضلع صوابی کے گاؤں ٹوپی آکر مستقل سکونت اختیار کی- لوگوں کا کہنا ہے کہ آپؒ نے شدید قحط کی وجہ سے اپنے آبائی گاؤں سے ہجرت کی تھی- آپؒ نے اپنی جائیداد واقع چنار کوٹ یا تو کسی کے ہاتھ بیچ دی تھی یا کسی رشتہ دار کو تحفتاً دی تھی-واللہ اعلم- آپؒ کی اولاد گاؤں ٹوپی ضلع صوابی، غازی، ضلع ہری پور، ملتان، حسن ابدال اور خریڑی مٹہ سوات میں آباد ہے اور متمول زندگی گزار رہی ہے-

سید محمود شاہ بابا چنار کوٹ میں پیدا ہوئے اور ٹوپی ضلع صوابی میں سو سال سے زیادہ کی عمر میں وفات پائی اور گاؤں منگل چھائی، ضلع صوابی کے تاج خان قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں-اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون-اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۱۲ جمادی الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۲۸ دسمبر ۲۰۲۰)-

(1-۹۹) سید حسن علی شاہ شیرازی دامت برکاتہ آف ٹوپی ضلع صوابی، خیبر پختونخوا: آپ بہت ملنسار، فیاض، خوش مزاج او محنتی انسان ہیں- آپ بہت خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں- آپ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش

آتے ہیں- سب لوگ آپ سے بہت محبت اور عقیدت رکھتے ہیں- آپ ہر وقت تبلیغی جماعت سے وابستہ رہتے ہیں- آپ نے ابتدائی تعلیم سمرہ پبلک ہائی اسکول التتمش روڈ گجر کڈہ، ملتان سے حاصل کی- چونکہ آپ کے والد محترم سید علی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ ملتان میں کنسٹرکشن کے ٹھیکیدار تھے آپ کے پاس نشتر ہسپتال، ھیڈ سلیمانکی، ملتان ائیر پورٹ، پاک عرب پرٹیلائیز راور کشمور کنسٹرکشن کے ٹھیکہ دار تھے- آپ ۱۹۶۲ میں آٹھویں کلاس میں تھے کہ آپ کے والد محترم سید علی شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے رخصت ہوئے- والد محترم کی وفات کے بعد آپ مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے اور اپنے آبائی گاؤں ٹوپی میں آکر سکونت اختیار کی- آپ نے ۱۶ جون ۱۹۷۹ سے ۲ جون ۱۹۸۴ تک تربیلا جوائنٹ ونچر اور ایئ آر سی میں بطور سینڈ بلاسٹ فورمین اور شاول فورمین کی ڈیوٹی سرانجام دی- آپ کو سرائیکی، پنجابی، ہندکو، اردو اور پشتو زبانوں میں اعلیٰ مہارت حاصل ہے- آپ سید علی شاہ، ابن سید فیض علی شاہ، ابن سید محمود شاہ، ابن سید جمال الدین المعروف سید جلال بابا ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں-

آپ کے جد امجد سید جمال الدین شاہ المعروف سید جلال بابا، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۷۵ عیسوی کو بہتر روزگار کی تلاش میں اپنے آبائی گاؤں چنار کوٹ سے میاں عبدالجبار شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں گھڑی ستانہ آئے اور وہاں سے اپنے تین بیٹوں سید محمود شاہ، سید مراد شاہ اور سید نادر شاہ کے ہمراہ گدون کے علاقے منگل چھائی آئے اور پھر وہاں سے ضلع صوابی کے گاؤں ٹوپی آکر مستقل سکونت اختیار کی- لوگوں کا کہنا ہے کہ آپؒ نے شدید قحط کی وجہ سے اپنے آبائی گاؤں سے ہجرت کی تھی- آپؒ نے اپنی جائیداد واقع چنار کوٹ یا تو کسی کے ہاتھ بیچ دی تھی یا کسی رشتہ دار کو تحفتاً دی تھی-" واللہ اعلم "- سید جمال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد گاؤں ٹوپی ضلع صوابی، غازی، ضلع ہری پور، ملتان، حسن ابدال اور خریڑی مٹہ سوات میں آباد ہے اور متمول زندگی گزار رہی ہے- اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ آپ کی تمام اولاد کو کامیابی، کامرانی اور خوشحال زندگی نصیب فرمائے- آمین! سید حسن علی شاہ بابا کے دو چچے ہیں: سید لال شاہ اور سید زیارت شاہ- آپ کی والدہ صاحبہ کا اسمِ گرامی سیدہ خورشید بی بی، بنت سید اکرم شاہ تھا جن کا تعلق سادات ترمذی سے تھا- آپ کے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں: سید عمر علی شاہ (وفات بچپن)، سید اسلم شاہ (وفات بچپن)، سیدہ سراج بی بی (وفات ۲۰۱۸) اور سیدہ گلشاد بی بی-

آپ کی زوجۂ محترمہ کا نام سیدہ تاج بیگم، بنت سید لال شاہ ہے جو بہت ملنسار، ہمدرد اور مہربان خاتون ہیں- آپ کے سات بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: (۱) سید گلفراز شاہ- وفات بچپن (۲) سید لیاقت علی شاہ- وفات بچپن (۳) سید عبدالباقی المعروف سید امیر حمزہ شیرازی: آپ نے گورنمنٹ ہائی سکول ٹوپی سے ۱۹۹۵ میں میٹرک پاس کیا اور ۱۹۹۸ میں تھرڈ ائیر کی تعلیم پرائیویٹ حاصل کی- اپ پاک

آرمی میں بطور انسپکٹر عسکری ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں- آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید عماد علی شاہ، سید امیر عبداللہ شاہ، سید امیر سیف اللہ شاہ، سیدہ لائبہ گل اور سیدہ صاحبہ گل (۴) سید لیاقت شاہ شیرازی: آپ نے ۱۹۹۸ میں گورنمنٹ ہائی سکول ٹوپی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا- آپ نے ۲۰۱۴ سے ۲۰۱۸ تک ٹوپی غربی سے "نائب ناظم" کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیں- آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید امیر حمزہ، سید امیر طلحہ، سیدہ فیضا گل اور سیدہ عائشہ گل (۵) سید محسن شاہ (۶) سید کامران شاہ (۷) سید نعمان شاہ (۸) سیدہ شازیہ گل زوجہ لطیف اللہ (۹) سیدہ گلناز بی بی زوجہ سید ظاہر شاہ (وفات ۲۰۲۰)-

آپ بروز ہفتہ، ۹ شعبان ۱۳۶۶ ھجری مطابق ۲۸ جون ۱۹۴۷ عیسوی کو محلہ لنڈے چم پائندہ خیل، گاؤں ٹوپی ضلع صوابی میں پیدا ہوئے- آپ آج کل یعنی ۱۷ دسمبر ۲۰۲۰ عیسوی کو اپنے گاؤں ٹوپی میں اپنے بچوں کے ساتھ پرسکون زندگی گزار رہے ہیں، روبصحت اور آسودۂ حال ہیں-

للہ تعالیٰ سے دُعاء ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کے تمام بچوں کو ایک لمبی، تندرست اور خوشحال زندگی عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۱۲ جمادی الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۲۸ دسمبر ۲۰۲۰)-

بدھا شریف، تحصیل غازی، ضلع ہری پور: یہ تحصیل غازی، ضلع ہری پور کا بہت مشہور گاؤں ہے- اس گاؤں میں سید مراد شاہ، ابن سید جمال الدین شاہ المعروف سید جلال بابا، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آباد ہے- سید جمال الدین شاہ المعروف سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۷۵ عیسوی کو بہتر روزگار کی تلاش میں اپنے آبائی گاؤں چنار کوٹ ضلع مانسہرہ سے پہلے میاں عبدالجبار شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں گھڑی ستانہ آئے اور پھر وہاں سے اپنے تین بیٹوں سید محمود شاہ بابا، سید مراد شاہ بابا اور سید نادر شاہ بابا کے ہمراہ گدون کے علاقے منگل چھائی آئے اور پھر وہاں سے بدھا شریف، تحصیل غازی، ضلع ہری پور آئے- اور ادھر ہی بدھا شریف میں مستقل سکونت اختیار کی- آپؒ کبھی بھی اپنے آبائی گاؤں چنار کوٹ ضلع مانسہرہ واپس نہیں گئے - سید مراد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد بدھا شریف کھڑی کنگر کے علاوہ حسن ابدال، گوندل (پنجاب) غازی شہر، ہملٹ اور قاضی پور تحصیل غازی، ضلع ہری پور میں بھی آباد ہے اور بہت خوش اور آسودۂ حال ہے- سید جمال الدین شاہ المعروف سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ گدون کے علاقے منگل چھائی میں آسودہ خاک ہیں- سید مراد شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ بدھا شریف، تحصیل غازی، ضلع ہری پور میں آسودۂ خاک ہیں- سید محمود شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ چنار کوٹ ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کی زندگی میں ٹوپی صوابی میں وفات پائی اور تاج خان قبرستان، ٹوپی صوابی

میں آسودۂ خاک ہیں- البتہ سید نادر شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کا کوئی علم نہیں ہے- اللہ تعالیٰ سے میری دُعاء ہے کہ وہ اس خوبصورت گاؤں اوراس کے جاکش لوگوں کو کو ہمیشہ خوش اور آسودۂ حال رکھے- آمین یارَبُّ العالمین! (جمعرات، ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۴۲ ہجری بمُطابِق ۵ اگست ۲۰۲۱) -

(۱۰۰) : سید پیر گلاب شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آف بدھا شریف، تحصیل غازی، ضلع ہری پور:

آپؒ بہت ملنسار، خوش مزاج اور محنتی انسان تھے- آپؒ نہایت ہی پرہزگار، تقویٰ داراور نیک انسان تھے- آپؒ بہت نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے- آپؒ ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ پیاراور محبت سے پیش آتے تھے-سب لوگ آپؒ سے بہت محبت اور پیار کرتے تھے- آپؒ نے ابتدائی تعلیم قاضی پور، تحصیل غازی سے حاصل کی- آپؒ نے اپنی جوانی نعت خوانی میں گزاری- آپؒ پڑھے لکھے بہترین نعت خواں رہے- آپؒ کو اللہ تعالیٰ نے بہت خوش آواز سے نوازا تھا- آپؒ حضور پاکؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں بہترین کلام پیش کیا کرتے تھے- آپؒ کے ہاں نعت خوانی کے علاوہ محفلِ سماع کا اہتمام ہمہ وقت رہتا تھا- آپؒ بہترین موذن بھی تھے- آپؒ صوفیانہ مزاج رکھتے تھے- آپؒ کو میاں محمد بخش کا کلام وردِ زبانی یاد تھا- آپؒ نے زندگی کے آخری پندرہ بیس سال معصوم شہید، سید قاسم شاہ اور سید عاشق شاہ کی درگاہ پر گزارے جہاں خوب محافل اور لنگر کا اہتمام ہمہ وقت چلتا رہتا تھا- آپؒ ستر کی دھائی میں شہر کراچی میں ٹرانسپورٹ سے منسلک رہے- آپؒ نے باقاعدہ تحصیل غازی کے اندر پاک گڈز ٹرانسپورٹ اڈہ غازی کے نام سے تربیلہ ڈیم کے ابتدائی پروجیکٹ، انڈس ریور کنٹریکٹ میں اہم کردار ادا کیا- آپؒ سید محمد شاہ (قبر مبارک قاضی پور غازی)، ابن سید حضرت شاہ، ابن سید محمود شاہ، ابن سید مراد شاہ (جد امجد سادات شیر آزی بدھا شریف تحصیل غازی، ضلع ہری پور)، ابن سید جمال الدین شاہ المعروف سید جلال بابا رحمۃ اللہ علیہ (مزار شریف منگل چھائی گدون صوابی)، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ رحمۃ اللہ علیہ (مزار شریف چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ)، ابن سید محمد احمد شاہ المعروف حاجی بابا (مزار شریف اُغزبانڈہ، ضلع بٹگرام) ابن سید ہارون شاہ ابن سید حسن شاہ ابن سید محمد ابرہیم شاہ المعروف حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ (مزار شریف طوطاکان، ضلع ملاکنڈ) کے فرزند ارجمند تھے- آپؒ کے جد امجد سید جمال الدین شاہ المعروف سید جلال بابا، ابن سید سراج الدین شاہ، ابن سید پیر سعادت شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۷۵ عیسوی کو بہتر روزگار کی تلاش میں اپنے آبائی گاؤں چنار کوٹ سے میاں عبدالجبار شاہ بابا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں گھڑی ستانہ آئے اور وہاں سے اپنے تین بیٹوں سید محمود شاہ، سید مراد شاہ اور سید نادر شاہ کے ہمراہ گدون کے علاقے منگل چھائی آئے اور پھر وہاں سے بدھا شریف، تحصیل غازی، ضلع ہری پور آکر مستقل سکونت اختیار کی- لوگوں کا کہنا ہے کہ آپؒ نے شدید قحط کی وجہ سے یا بہتر زریعہ معاش کی تلاش میں اپنے

آبائی گاؤں سے ہجرت کی تھی- آپؒ نے اپنی جائیداد واقع چنار کوٹ مانسہرہ یا تو کسی کے ہاتھ بیچ دی تھی یا کسی رشتہ دار کو تحفتاً دی تھی-"واللہ اعلم"-اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ آپ کی تمام اولاد کو کامیابی، کامرانی اور خوشحال زندگی نصیب فرمائے- آمین! سید پیر گلاب شاہ شیرازی کے چار چچے تھے: سید گوھر شاہ، سید نادر شاہ، سید جمال شاہ اور سید امیر شاہ- آپؒ کی والدۂ محترمہ کا نام بی بی زینب، بنت سید مرید شاہ آف بدھا تحصیل غازی تھا جو بہت عالم فاضل خاتون تھیں- آپؒ نے ۱۲۶ سال کی عمر میں وفات پائی- آپؒ تاحیات اہل محلہ کے بچوں کو درسِ قران شریف دیتی رہیں- آپؒ کے تین بھائی تھے لیکن بہن کوئی نہیں تھی: سید یعقوب شاہ، سید گلاب شاہ اور شاہ اسحاق- آپؒ کی بیوی محترمہ کا نام بخت بیدار بی بی، بنت سید چنن شاہ آف قاضی پور غازی تھا- آپؒ کے تین بیٹے اور آٹھ بیٹیاں ہیں: (۱) سید منظور شاہ: آپ کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید نوید شاہ، سید وحید شاہ اور سید اسماعیل شاہ (۲) سید ظہور شاہ: آپ کے بھی تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں: سید شاہ زیب، سید شعور علی شاہ اور سید حیدر علی شاہ (۳) سید محمود شاہ: آپ کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے: سید ذین علی شاہ، سید عباس علی شاہ اور سید رضاء علی شاہ- سب بدھا شریف، تحصیل غازی، ضلع ہری پور میں آباد ہیں اور بہت آسودۂ حال ہیں- آپؒ گاؤں بدھا شریف تحصیل غازی، ضلع ہری پور میں ۱۹۲۴ عیسوی کو پیدا ہوئے اور ۶۶ سال کی عمر میں بروز ہفتہ، ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۱۱ ہجری بمطابق ۱۲ جنوری ۱۹۹۱ عیسوی کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے اور اپنے ابائی قبرستان قاضی پور غازی میں آسودۂ خاک ہیں- اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ راجِعُون- اللہ تعالیٰ آپؒ کو اپنی جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے- آمین یا رب العالمین! (پیر، ۱۲ جمادی الاول ۱۴۴۲ ہجری بمطابق ۲۸ دسمبر ۲۰۲۰)-

میرے محترم سادات بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ۔ بعد از سلام عرض ہے کہ ہم سادات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے آباؤاجداد ہیں۔ لہٰذا میری حصار بابا رحمۃ اللہ علیہ کی تمام اولاد جہاں کہیں بھی ہو سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ بحیثیت سید ہم اپنے پیارے بیٹوں کے نام دوسرے سادات کے بیٹوں کے نام کی طرح رکھیں یعنی "سید" کے مبارک لفظ سے شروع ہوں اور "شاہ" کے خوبصورت لفظ پر ختم ہوں۔ مثلاً سید اجمل شاہ، سید اجمیر شاہ، سید ظاہر علی شاہ، سید ہارون شاہ، سید ولایت شاہ، سید ارشد حُسین شاہ، سید اسماعیل شاہ، سید اشفاق علی شاہ اور سید عبدالحکیم شاہ وغیرہ۔ اسی طرح ہم اپنی پیاری بہنوں اور بیٹیوں کی شادی خانہ آبادی اپنے ہی سادات بیٹوں میں کرائیں۔ غیر سادات میں اپنی بہنوں اور بیٹیوں کی شادی خانہ آبادی کرانے سے اجتناب کریں تاکہ سب لوگ ہمیں عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھیں۔ ہمارے سید ہونے پر کوئی شک و شبہ نہ کریں۔ ہمارا ایک الگ اور نُمایاں تشخص اور پہچان ہو۔ ہم زہد اور تقویٰ میں بھی سب سے بڑھ کر ہوں۔ لیکن ہمارے بعض سید بھائی اِن آداب اور خصوصیات کا خیال نہیں رکھتے ہیں جو نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ آخر میں میری دُعاء ہے کہ خداوند کریم ہم سب کو دنیا میں کامیابی، کامرانی اور آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین یا رب العالمین !والسلام۔ آپ کا بھائی سید ولایت شاہ شیرازی آف اُغزبانڈہ، تحصیل وضلع بٹگرام۔

آخر دُعاء اور ختم کتاب: اے اللہ ہمارے مالک اور کُل مخلوق کے خالق، اے زبردست اور قدرت والے، اے دلوں کی باتوں کو جاننے والے، اے اچھے اور بُرے عملوں کا حساب لینے والے، اچھے کاموں پر انعام اور ثواب دینے والے اور بُرے کاموں پر سزاء اور عزاب دینے والے، اے شریعت محمدی کی حفاظت کرنے والے، اے ہدایت اور مہربانی کرنے والے۔ ہم کو دین اسلام کے صحیح اور سچے طریقہ پر قائم رکھیو اور اسی سچے طریقہ پر ہم کو موت دیجیو اور اسی طریقے کے بزرگوں اور نیک لوگوں کے ساتھ قیامت میں ہم کو رکھیو۔ ربنا آمنا فاغفرلنا وارحمنا وانت خیرُ الراحمین۔ آمین! بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

پیر، ۲۸ شعبان ۱۴۴۲ ھجری بمطابق ۱۲ اپریل ۲۰۲۱ء

آپ کا مخلص بھائی، **سید ولایت شاہ شیرازی۔**

میرے مُحترم سادات بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہ- بعد از سلام عرض ہے کہ کتاب "تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان" صرف اور صرف ہمارے سادات کی تاریخ پر مبنی کتاب ہے- اس کا کسی اور قوم یا قبیلے سے کوئی تعلق نہیں ہے- لہٰذا آپ سب سے مودبانہ درخواست ہے کہ اس کتاب کو کسی غیر متعلقہ شخص کے ساتھ ہرگز شیئر (share) نہ کریں تاکہ یہ کسی بھی قسم کی رد و بدل (Tampering) وغیرہ سے بالکل محفوظ رہے کیونکہ ہم سادات شیرازی، خیبر پختونخوا کے خیر خواہ کم اور دشمن بہت زیادہ ہیں وہ کبھی بھی نہیں چاہیں گے کہ ان کی صاف اور شفاف تاریخ ہو اور اس کی وجہ سے لوگ ان کو احترام اور عزت کی نگاہ سے دیکھ سکیں- آپ سب سے یہ بھی گذارش ہے کہ آپ اس کتاب کو بار بار پڑھیں تاکہ آپ کو اپنے شجرے اور اس میں موجود تمام آباؤ اجداد اور ان کی تاریخ معلوم ہو جائے کہ وہ کون تھے؟ کہاں اور کب پیدا ہوئے؟ اُن کے کارہائے نُمایاں کیا ہیں اور وہ کہاں کہاں آسودۂ خاک ہیں وغیرہ- تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کے دو حصے ہیں- "حصہ اوّل" میں تذکرۂ سادات بخاری و شیرازی ہے جس میں سادات بخاری و شیرازی کا شجرۂ طیبہ اور اس میں تمام آباؤ اجداد اور ان کا مُختصر تعارف درج ہے کہ وہ کون تھے؟ کہاں اور کب پیدا ہوئے؟ اُن کے کارہائے نُمایاں کیا ہیں اور وہ کہاں کہاں آسودۂ خاک ہیں؟ وغیرہ- "حصہ دوئم" میں سادات شیرازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کی اُن سو (۱۰۰) عظیم شخصیات پر مُختصر مضمون لکھے گئے ہیں جو عِلمی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے مشہور اور معروف گزری ہیں یا ماشاءاللہ حیات ہیں- ویسے تو اُن میں سے اکثر پر بڑی بڑی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں لیکن میں نے اُن کی سوانح حیات پر اِکتفاء کیا ہے تاکہ ہماری موجودہ اور آنے والی نوجوان نسل کو اُن کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ سادات شیرازی، خیبر پختونخوا میں کیسی کیسی عظیم ہستیاں گزری ہیں جو عِلمی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے سب سے بڑھ کر تھیں جنہوں نے خلقِ خُدا کی خِدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اُن کی ان خِدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، انشاءاللہ- میں نے اُن عظیم شخصیات پر مضمون لکھتے وقت اُن کی سوانح حیات پر زیادہ زور دیا ہے کہ وہ کون تھے؟ اُن کی تعلیمی قابلیت کیا تھی اُن کے والدین اور بچوں کے نام کیا تھے اور اُن کی تاریخ پیدائش اور وفات کیا تھی اور وہ کہاں کہاں آسودۂ خاک ہیں وغیرہ- اسی طرح وہ ہمیشہ ہمیں یاد رہیں گے- میں نے یہ تمام مضامین بہت خلوص، محبت اور پیار سے لکھے ہیں- انہیں لکھتے وقت بہت کوشش اور تحقیق سے کام لیا ہے- اگر آپ چاہیں تو آپ اس کتاب کی پرنٹ کروا کر اُس کو خوبصورت سی جِلد کروا کر اپنے پاس ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھ سکتے ہیں- شکریہ- آپ کا مخلص بھائی،

سید ولایت شاہ شیرازی، گاؤں اُغزبانڈہ، تحصیل و ضلع بٹگرام، ۱۳ جون ۲۰۲۱- جری کو بخارا سے اوچ شریف، ملتان تشریف لائے اور ادھر ہی مستقل سکونت اختیار کی اسی نسبت

شجرۂ طیبہ سادات بخاری و شیر ازی ضلع بٹگرام، مانسہرہ، ملاکنڈ اور دیر پائیں، خیبر پختونخوا میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا وہ مندرجہ زیل ہیں:

(۱) روحانی رابطہ اوتڑون از قاضی عبدالحلیم اثر افغانی رحمۃ اللہ علیہ، دارالاشاعت، باجوڑ ایجنسی، پاکستان-بتاریخ رمضان المبارک ۱۳۸۳ہجری بمطابق ۱۱اکتوبر ۱۹۶۵عیسوی-

(۲) اسلام، یہودیت اور عیسائیت از سید اعجاز حسین ترمذی، پشاور ۲۰۰۰عیسوی۔

(۳) شجرۂ طیبہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم (گلشن زہرہ) از مولانا سید علی حسن الحسینی رحمۃ اللہ علیہ، ضلع کوہاٹ ۱۹۷۰عیسوی۔

(۴) تاریخ بنی ہاشم از اِرتضیٰ ابن رضا، نوازپوری۔

(۵) شجرۂ طیبہ سادات شیر ازی از سید پیر سعادت شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۵۰عیسوی۔

(۶) تذکرۂ سادات شیر ازی از قاضی سید غلام رحمانی القادری رحمۃ اللہ علیہ، باغ کنڈی شریف، ضلع دیر پائیں۔

(۷) سرحد میں مغلِ اعظم کا اسلامی مشن اور شجرۂ طیبہ سادات شیر ازی، از ایڈووکیٹ سید معروف شاہ شیر ازی، چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ ۲۰۰۰عیسوی۔

(۸) شجرۂ طیبہ سادات بخاری و شیر ازی از پیر سید حیات شاہ شیر ازی رحمۃ اللہ علیہ، مانسہرہ ۱۹۶۵عیسوی۔

(۹) مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری از محمد ایوب صابری القادری، کراچی ۱۹۶۳عیسوی-

(۱۰) گلدستہ اہل بیت سلام اللہ ورضوانہ علیہم از مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ، ۲۰مئی ۲۰۱۸-

میں اُن حضرات کا تہ دل سے شُکر گزار ہوں جنہوں نے تذکرۂ سادات بخاری و شیر ازی، خیبر پختونخوا، پاکستان کی تصنیف و تالیف میں اپنی قیمتی معلومات، آراء اور راہنمائی سے نوازا جن میں سید غُلام رحمانی القادری رحمۃ اللہ علیہ، باغ کنڈی شریف، ضلع دیر پائیں، سید حُسین شاہ شیر ازی، سنگل کوٹ، ضلع مانسہرہ، گروپ کیپٹن سید جلال شاہ شیر ازی، پروفیسر ڈاکٹر سید ضیاءاللہ شاہ شیر ازی، ڈاکٹر سید حیدر شاہ شیر ازی، مفتی سید ممتاز شاہ شیر ازی، اغزبانڈہ، ضلع بٹگرام، پرنسپل سید عبدالباری شیر ازی، طوطہ کان، ضلع ملاکنڈ اور سید ارشد حسین شاہ شیر ازی، امبیلہ، ضلع بونیر، خیبر پختونخوا، پاکستان قابل ذکر ہیں-

(تمت بالخیر)